دکنی زبان کی قواعد

ڈاکٹر حبیب ضیاء

www.taemeernews.com

دکنی زبان کی قواعد

از

ڈاکٹر حبیب ضیاء
ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (عثمانیہ)

بار اوّل: ـــــــــ مارچ سنہ ۱۹۶۹ء
تعداد: ـــــــــ ۵۰۰
قیمت: ـــــــــ ۱۵ روپیہ

www.taemeernews.com

فہرست ابواب

دیباچہ ۵
دکنی کا آغاز ۷
صرف ۱۲
اسم ۱۳
اسم خاص ۱۳
اسم عام ۱۷
اسم کیفیت ۱۷
اسم ظرف ۲۱
اسم جمع ۲۶
اسم آلہ ۲۷
لوازم اسم ۲۸
جنس ۲۹
جانداروں کی تذکیر و تانیث کے قاعدے ۲۹
بے جان اسماء کی تذکیر و تانیث ۳۶
تعداد ۴۸
حالت ۶۰
اسماء کی تصغیر و تکبیر ۶۵
تصغیر ۶۵
تکبیر ۶۶
صفت ۶۷
صفت ذاتی ۶۷
منفی صفات ذاتی ۷۰
صفت نسبتی ۷۱
صفت عددی ۷۳
صفت مقداری ۸۰
صفت تنکیری ۸۲
صفتوں کی تذکیر و تانیث اور جمع ۸۳
ضمیر ۸۵
ضمیر شخصی ۸۵
ضمیر موصول ۹۹
ضمیر استفہام ۱۰۳
ضمیر اشارہ ۱۰۷
ضمیر تنکیر ۱۰۹
فعل ۱۱۳
فعل لازم ۱۱۳
فعل متعدی ۱۱۴
فعل ناقص ۱۱۴
لوازم فعل ۱۱۸
قرینہ یا طور ۱۱۸

www.taemeernews.com

نوعیت یا صورت ۱۱۹
زمانہ ۱۲۲
ماضی ۱۲۳
حال ۱۲۹
مستقبل ۱۳۴
مضارع ۱۳۹
امر و نہی ۱۴۱
فعل مجہول کی بناوٹ ۱۴۴
فعل معطوف ۱۴۴
افعال کی نفی ۱۴۷
افعال کا تعدیہ ۱۵۴
افعال کی گردان ۱۵۶
شبۂ فعل ۱۶۲
اسم فاعل ۱۶۲
اسم مفعول ۱۶۴
اسم حالیہ ۱۶۵
حاصل مصدر ۱۶۶
مرکب افعال ۱۶۷
فعل مرکب امدادی ۱۶۷
فعل مرکب ارتباطی ۱۷۲
متعلق فعل ۱۷۹
متعلق فعل کیفیت و حالت ۱۷۹
متعلق فعل زمان ۱۸۱
متعلق فعل مکان ۱۸۶
متعلق فعل استفہام ۱۹۱
متعلق فعل سبب و علت ۱۹۲
متعلق فعل عدد ۱۹۳
متعلق فعل مقدار ۱۹۴
متعلق فعل ایجاب و انکار ۱۹۵
متعلق فعل تاکید ۱۹۵
متعلق فعل ظن ۱۹۶
مرکب متعلق فعل ۱۹۷
الفاظ کی تکرار ۲۰۲
حرف ۲۰۶
حروف ربط ۲۰۶
حروف عطف ۲۲۴
حروف تخصیص ۲۳۲
حروف تشبیہ و مثال ۲۳۵
حروف قسم ۲۳۶
حروف فجائیہ ۲۳۶
"کر" اور "سو" کا مخصوص استعمال
مرکب الفاظ ۲۴۳
مرکب ارتباطی ۲۴۴
مرکب امتزاجی ۲۵۶
نحو ۲۵۹
جملے کے اجزا ۲۶۱
جملے کی تقسیم ۲۶۴
مفرد جملہ ۲۶۴
مرکب جملہ ۲۶۵
ملتف جملہ ۲۶۸
جملۂ خبریہ ۲۷۴
جملۂ انشائیہ ۲۷۵
تحلیل صرفی ۲۷۶
ترکیب نحوی ۲۷۷

www.taemeernews.com

دیباچہ

دکنی زبان کی صرفی اور نحوی خصوصیات اور اردو سے دکنی کے اختلافات پر اب تک کوئی ایسا مستقل اور تشفی بخش کام نہیں ہوا تھا۔ جن یورپی ادیبوں نے ہندوستانی زبان کی قواعدیں لکھی ہیں اردو اور دکنی کے صرفی اور نحوی اختلافات پر ان کی نظر ہی نہیں پڑی۔ اس موضوع پر سب سے پہلے ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور نے اپنی مشہور کتاب "ہندوستانی لسانیات" میں پہلی مرتبہ قلم اٹھایا ہے اور دکنی زبان کی نمایاں اور امتیازی خصوصیات کو پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے بعد پھر کسی نے دکنی قواعد کے کسی پہلو پر قلم نہیں اٹھایا۔ میں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور یورپی اور ہندوستانی ادیبوں کی مختلف اردو قواعدیں دیکھیں لیکن مجھے ان کا تجزیہ اور ترتیب پسند نہ آئی خصوصاً ہندوستانی اہل قلم کی قواعدیں الجھی ہوئی اور غیر تشفی بخش پائی گئیں۔ البتہ مولوی عبدالحق صاحب کی قواعد اردو جو غالباً اس موضوع پر آخری کتاب ہے تمام قواعدوں سے زیادہ جامع ہے۔ دراصل مولوی صاحب نے نہ محض انگریزی قواعدوں کی ترتیب و ترکیب پر تکیہ کیا ہے اور نہ تو پہلی لکھی گئی اردو قواعدوں کو ہی بنیاد بنایا۔ بلکہ دونوں سے استفادہ کرکے ایسی ابواب بندی کی ہے جو اردو کی قواعد کے ہر ممکنہ پہلو کو محیط ہے۔ لیکن اس قواعد کے بعد انھوں نے تدریسی مقصد کے لئے جو

www.taemeernews.com

صرف ونحو کی مختصر کتاب مرتب کی ہے وہ ان کی ضخیم قواعد اردو کے مقابلہ میں زیادہ واضح ہے۔ میں نے اس کام کے لئے قواعد کی مختصر کتاب کے خاکے میں ردوبدل کر کے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن دکنی کی قواعد جہاں مروجہ اردو کا ساتھ نہیں دے سکتی تھی میں نے حسب ضرورت ابواب ومباحث میں ترمیم کرلی ہے۔ نحوی ساخت کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ لیکن جہاں دکنی زبان کی قواعد، اردو کی قواعد سے مختلف ہوجاتی ہے میں نے خصوصیت کے ساتھ ایسے اختلافات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ درحقیقت میرے ریسرچ کا یہی پہلو نمایاں اور اہم ہے۔

میں نے اپنی حد تک اس موضوع کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور مجھے یقین ہے کہ دکنی زبان کی صرف ونحو کی کوئی ایسی امتیازی خصوصیت نہیں ہے جو اس مقالے میں نظر انداز ہوگئی ہو۔ میں ڈاکٹر حفیظ قتیل صاحب کی ممنون ہوں کہ ان کی رہنمائی اور مفید مشوروں کی وجہ سے میں اس تحقیقاتی کام کو سرانجام دے سکی۔

حبیب ضیاء ایم۔اے۔ پی۔ایچ۔ڈی
عثمانیہ یونیورسٹی

۱۹۶۴ء

www.taemeernews.com

دکنی کا آغاز

اردو یا ہندوستانی کے بارے میں ماہرین لسانیات نے مختلف نظریات پیش کئے ہیں۔ ان سب نظریات میں یہ نظریہ حقیقت سے قریب تر معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی کی داغ بیل گیارھویں صدی عیسوی میں پنجاب کے مشرقی علاقے میں پڑی۔ جبکہ اس علاقے پر غزنوی سلاطین ۱۰۲۱ء سے ۱۱۹۲ء تک قابض رہے۔ اس طویل عرصے میں فارسی بولنے والے حکمران طبقے اور مقامی باشندوں کے سیاسی اور تہذیبی تعلقات کے نتیجے کے طور پر ایک نئی زبان کے ہیولا کا تیار ہونا تاریخ اور تہذیب کا ایسا تقاضا ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

محمود شیرانی نے مختلف لسانی اور تاریخی شہادتوں کی بنا پر قدیم پنجابی ہی کو اردو کی اصل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن بعض ارباب تحقیق کا یہ خیال ہے کہ ہندوستانی کا آغاز مسلمانوں کی فتح دہلی کے بعد دلی اور اس کے اطراف واکناف کی بولیوں کی بنیاد پر ہوا ہے۔ ڈاکٹر زور نے دونوں نظریات میں تطبیق دیتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ گیارھویں اور بارھویں صدی عیسوی میں مشرقی پنجاب اور اس سے متصل ہریانی کے علاقے کی زبان میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا۔ اس علاقے میں شورسینی اپ بھرنش کی ایک شاخ مغربی ہندی کی وہ بولیاں

www.taemeernews.com

مستعمل تھیں جن کے افعال، اسماء اور صفات ا یا آ پر ختم ہوتے ہیں۔
اگرچہ سنیتی کمار چٹرجی بھی ہندوستانی کا مولد دہلی اور اس کے اطراف کے علاقے ہی کو قرار دیتے ہیں اور اس نئی زبان کو اس علاقے کی (آ) اساس والی بولیوں پر مبنی سمجھتے ہیں، لیکن وہ بھی اس زبان کو بنانے میں قدیم پنجابی کے گہرے اثر و نفوذ کو تسلیم کرتے ہیں۔

جب محمد غوری نے ۱۱۹۳ء میں دہلی کو فتح کیا اور پایۂ تخت بجائے لاہور کے دہلی کو قرار دیا تو پنجاب کے وہ فارسی گو مسلمان جو مقامی زبان سے آشنا ہو چکے تھے اور وہ مقامی نو مسلم جنھوں نے فارسی سیکھ لی تھی سبھی کھنچ کر دہلی آ گئے اور اپنے ساتھ وہ زبان بھی لائے جس کا خمیر گذشتہ ڈیڑھ صدی میں پنجاب میں تیار ہو رہا تھا۔ دہلی، ہریانی یا بانگرو کے علاقے میں واقع ہے اور برج بھاشا، راجستھانی اور کھڑی بولی جیسی مختلف بولیوں کا نقطۂ اتصال بھی ہے۔ فاتحوں کے ساتھ آئی ہوئی یہ نئی زبان اطراف و اکناف کی (آ) اساس والی زبانوں کے اتحاد سے تیزی کے ساتھ ترقی کرنے لگی اور اس ترقی میں برج بھاشا اور راجستھانی کے اثر نے بھی حصہ لیا۔ اس تیز رفتار ترقی کے باعث یہ نئی زبان دیکھتے دیکھتے ایک مستقل اور منفرد زبان کی حیثیت سے ابھرنے لگی اور اس کے خد و خال نمایاں ہونے لگے۔ غالباً اسی ترقی کے باعث بعض ماہرین لسانیات دہلی ہی کو ہندوستانی کی جنم بھومی قرار دیتے ہیں، بہرحال یہ نئی زبان ابھی ارتقاء کے ابتدائی منازل ہی میں تھی کہ دکن پر مسلمانوں کے حملے شروع ہوئے اور یہ زبان ان حملہ آوروں کے ساتھ دکن پہنچی ۱۳۲۷ء میں جب محمد تغلق نے بجائے

www.taemeernews.com

دہلی کے دولت آباد کو پایہ تخت بنایا اور دلی کی پوری آبادی کھینچ کر دولت آباد میں آبسی تو دکن کے ان نو واردوں میں ہندوستانی کی وہی شکل مستعمل تھی جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔

۱۳۴۷ء میں جب دکن آزاد اور خود مختار ہو گیا اور یہاں سلطنت بہمنیہ قائم ہو گئی تو شمالی ہند سے دکن والوں کا سیاسی ربط ختم ہو گیا اور اس کے ساتھ ساتھ لسانی ربط بھی اس طرح ختم ہوا کہ دلی کے اطراف کی بولیوں سے اثر پذیر ہونے اور ترقی کرنے کے امکانات ختم ہو گئے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دلی میں ہندوستانی اطراف واکناف کی بولیوں سے متاثر و متغیر ہوتی رہی۔ اس کے برخلاف دکن میں جس حالت میں آئی تھی، کم و بیش اسی حالت کے ساتھ نشو نما پاتی رہی، اس لئے کہ یہ زبان ایک آریائی زبان تھی۔ دکن کی دراوڑی زبانوں سے اس کا میل جول ممکن نہ تھا۔ جنوب میں مرہٹی ایک آریائی زبان ضرور تھی اور مرہٹوں سے بہمنیوں اور ان کے جانشینوں کا قریبی ربط بھی رہا ہے، لیکن ایک مختلف پراکرت سے نکلی ہوئی زبان ہونے کے باعث دکن کے ہندوستانی بولنے والوں کے لئے مرہٹی ایک اجنبی سی زبان تھی۔

دکن کی آزادی اور خود مختاری سے دکن آئی ہوئی ہندوستانی کو جہاں یہ نقصان پہنچا کہ وہ دلی کے اطراف واکناف کی زبانوں کے ارتباط سے محروم ہو گئی، وہیں ایک فائدہ یہ ہوا کہ اہل دکن مختلف سیاسی سماجی اور مذہبی مقاصد کے لئے شمال سے لائی ہوئی اسی زبان کو برتنے لگے۔ اس طرح یہ عوامی بولی جو شمال میں صدیوں تک ارتقاء

www.taemeernews.com

پانے کے باوجود علمی اور ادبی مقصد کے لئے استعمال کرنے کے قابل نہیں سمجھی گئی، دکن میں ایک باوقار علمی اور ادبی زبان بن گئی۔

بہمنی سلطنت کے خاتمے یعنی ۱۵۶۷ء کے بعد دکن میں پانچ آزاد سلطنتیں قائم ہوئیں۔ برار میں عماد شاہی، بیدر میں برید شاہی، احمد نگر میں نظام شاہی، بیجاپور میں عادل شاہی اور گولکنڈے میں قطب شاہی سلطنت قائم ہوئی۔ دکنی زبان اور ادب کی تاریخ میں برید شاہی اور نظام شاہی سلطنتوں کا بہت کم حصہ رہا ہے۔ درحقیقت دکنی ادب کی پوری تاریخ گولکنڈہ اور بیجاپور کی خدمات کی مرہون منت ہے۔ سلطنت گولکنڈہ تلنگانے کے علاقے میں قائم ہوئی تھی۔ تلنگی کا دکنی پر صرف اتنا اثر پڑا کہ کچھ تلنگی کے الفاظ دکنی میں آگئے اور کچھ دکنی کے الفاظ تلنگی میں مروج ہوگئے۔ گولکنڈے کے مقابلے میں بیجاپور میں دکنی زبان مرہٹی اور کنڑی سے نسبتاً زیادہ متاثر ہوئی۔ یہ اثر بھی یقیناً لفظوں کے لین دین تک محدود رہا، تاہم بیجاپوری دکنی میں "کرا" کے کثرت استعمال کا جو پراکرت کے لفظ "کیرا" کی متاخر شکل ہے اثر مانتے ہوئے بھی مرہٹی کے اثر کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔ بیجاپور کی زبان پر گجراتی ہندوستانی کا بھی گہرا اثر پڑا۔ ہندوستانی کی جو شاخ گجرات پہنچی، وہ بھی ۱۴۰۱ء میں گجرات کی خود مختاری کے بعد دکنی کی طرح شمالی ہند کی ہندوستانی کے اثر سے آزاد ہوکر نشوونما پانے لگی۔ ۱۵۷۲ء میں اکبر نے جب سلطنت گجرات کو ختم کر کے سلطنت مغلیہ کا ایک صوبہ بنا لیا تو یہاں کے بیشتر علماء اور شعرا بیجاپور چلے آئے اور ان کے ساتھ آتی ہوئی گجراتی ہندوستانی کا بیجاپور کی ہندوستانی پر گہرا اثر پڑا۔ یہی وہ اسباب ہیں جن کے

www.taemeernews.com

باعث بیجاپور اور گولکنڈے کی ہندوستانی میں فرق وامتیاز پیدا ہوا۔
یہاں اس لسانی حقیقت کو بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ دکن سیاسی حیثیت سے شمالی ہند سے منقطع تو ہو چکا تھا، لیکن شمالی ہند سے ہر زمانے میں علماء و فقرا دکن آتے رہے اور اپنے ساتھ شمالی ہند کی ترقی پذیر ہندوستانی لاتے رہے۔ اس کے علاوہ شاہجہاں کے دور سے دکنی سلطنتوں سے جو چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی تھی اور جس کا نتیجہ بالآخر اورنگ زیب کے عہد میں دکنی سلطنتوں پر مغلوں کے قبضے کی صورت میں نکلا۔ اس پورے عرصے میں شمالی ہند کی فوجوں اور سفارتی وفود کی آمد و رفت کے نتیجے کے طور پر اہل دکن شمالی ہند کی ترقی پذیر ہندوستانی سے تھوڑا بہت واقف ہوتے رہے اور اس واقفیت کا دکنی زبان پر کچھ نہ کچھ اثر ضرور پڑتا رہا۔ گیارھویں صدی ہجری سے دکنی ادب میں کہیں کہیں "نے" کا جو غلط استعمال نظر آتا ہے اس کی توجیہہ شمالی ہند والوں کی اس آمد و رفت کے اثر سے ہی کی جا سکتی ہے۔
جب دکن بالکلیہ مغلیہ سلطنت کا جز بن گیا تو دکنی ہندوستانی بھی شمالی ہند کی ہندوستانی سے شدت کے ساتھ اثر پذیر ہونے لگی اور بہت جلد علمی اور ادبی زبان کی حیثیت ختم ہو گئی، البتہ بول چال کی زبان کی حیثیت سے دکن کے دیہات میں اب بھی باقی ہے۔
مختصر یہ کہ دکن کی ہندوستانی یا دکنی، جدید ہند آریائی بولیوں میں سے وہ بولی ہے جو فارسی بولنے والے فاتحین کے ہندوستان میں بس جانے کے بعد ایک مشترکہ زبان کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے عوام میں غیر شعوری طور پر نشو و نما پاتی رہی، جو اپنے ارتقاء کے مختلف مدارج

www.taemeernews.com

ہیں ہندوی، ہندی، دہلوی، ریختہ اور اُردو جیسے مختلف ناموں سے موسوم ہوتی رہی۔ واضح ہو کہ ان ناموں میں سے ریختہ، ہندوستانی بھی اس عہد سیرانی روپ کا نام تھا، جو بہت بعد کو مغلوں کے دور میں اُردو کے نام سے موسوم ہوا۔ یہی ہندوستانی دکن پہنچی تو دکنی کہلائی جو اپنے لفظی سرمایے کے علاوہ قواعدی ساخت کی بعض خصوصیات میں بھی اُس ہندوستانی سے مختلف ہے، جو شمالی ہند میں ارتقاء کے مختلف منازل طے کرنے کے بعد اُردو کہلائی۔

---

www.taemeernews.com

صرف

صرف۔ وہ علم ہے جس میں کلموں اور ان کے تغیر و تبدل سے بحث کی جاتی ہے۔

اسم

اسم وہ کلمہ ہے جو کسی شخص یا چیز یا جگہ کا نام ہو۔

جیسے: (۱) توں نور محمدؐ کا۔ جانم (ص ۲۴۔ کلمۃ الحقائق)

(۲) آرسی گزریا تو ذات میں ذات مل گیا۔ جانم (ص ۶۸۔ کلمۃ الحقائق)

(۳) ایک شہر تھا۔ اس کا ناؤں سیستان۔ وجہی (ص ۱۶۔ سب رس)

اسم کی قسمیں

اسم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اسمِ خاص (معرفہ)

(۲) اسم عام (نکیرہ)

(۱) اسمِ خاص

اسم خاص، کسی معین شخص، شے یا مقام کا نام ہوتا ہے۔

www.taemeernews.com

شخصوں کے نام۔ جیسے :۔

(۱) آدم سے محمدؐ لک یک لک چوبیس ہزار پیغمبراں ہوئے۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۵۔ معراج العاشقین)

(۲) جبرائیل عقل کوں بولتے، میکائیل ذل کوں بولتے ہیں، اسرافیل
دم کوں، عزرائیل روح کوں بولتے ہیں۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۸۔ معراج العاشقین)

(۳) سو منہر کنور عاشقاں کا پتی
اتھی جس کوں معشوق مدمالتی

نصرتی (ص ۵۹۔ گلشن عشق)

خاص چیزوں کے نام۔ جیسے:

(۱) جو اپنے برج اوپر مشتری ہور زہرہ آئے کر
بڑائی ان تھے پانو روز نو روزی صفا دیتا

محمدؐ قلی (ص ۱۷۔ کلیات ۔ ح۔ ۳)

(۲) چندر سور ترے نور تھے نس دن کوں نورانی کیا
تیری صفت کن کر سکے توں آپی ہے میرا جیا

محمدؐ قلی (ص ۳۔ کلیات۔ ح۔۱)

(۳) اتھی یاسمن تے غرابیاں کی ریز
سٹے تھے جتے خار برچھیاں سے تیز

نصرتی (ص ۲۲۴۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

خاص جگہوں کے نام۔ جیسے:

(۱) مہارس نگر سات دریا کے پار
رہے وہ دھرم راج لبستی کا ٹھار

نصرتی (ص ۹۶۔ گلشنِ عشق)

(۲) یوں بالا پور کی بی بیاں مجھے پوچھتیاں ننھی ہو خوں
اُنے روئی سوموں پوچھے تماری زر کی چادر سوں

ہاشمی (ص ۱۶۲۔ دیوان)

اسم خاص کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) عُرف (۲) کنیت (۳) لقب (۴) خطاب (۵) تخلص

(۱) عُرف۔ وہ نام ہے جو محبت یا حقارت سے اصل نام کو مختصر کرکے پکارا جائے جیسے:-

(۱) مری سانولی[۱] من کی پیاری دِسے
کہ رنگ روپ میں کونلی ناری دِسے

محمدؐ قلی (ص ۲۲۲۔ کلیات۔ ج۔۱)

(۲) سکیاں جا منالیاؤ پیاری کوں آج
کہ سب چھند بھریاں کا رہے سیس تاج

محمدؐ قلی (ص ۲۳۹۔ کلیات۔ ج۔۱)

(۳) تمہارے سوں میں ملتی کر دیکھو د ولز کوں کیں گے سو
میرا جی بھوت ڈرتا ہے فتح بی اور شاہی سوں

ہاشمی (ص ۱۷۹۔ دیوان)

[۱] محمدؐ قلی کی پیاریوں میں سے ایک پیاری کا نام ہے۔

www.taemeernews.com

(۲) **کنیت**۔ وہ نام ہے جو باپ، بیٹا یا بھائی کے رشتے سے متعلق ہو جیسے :- ۱

ابا بکر، عمر ہور عثمان، جنوں کی نیکی جانتا سب جہاں، حضرت کے یاراں ہیں بزرگواراں ہیں۔

وجہی (ص ۷۔ سب رس)

(۳) **لقب**۔ وہ نام ہے جو کسی وصف یا خصوصیت کے سبب عام لوگوں میں مشہور ہو جائے جیسے :

کلیم اللہ، حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا لقب تھا۔

(۴) **خطاب**۔ وہ نام ہے جو کسی بادشاہ یا دربار سے کارنمایاں کے صلے میں ملے جیسے :

میاں خاں، ہاشمی بیجاپوری کا خطاب تھا۔

(۵) **تخلص**۔ وہ چھوٹا نام ہے جو شاعر اپنے کلام میں استعمال کرتا ہے جیسے :-

(۱) اے معانی رات دن نام محمدؐ ورد کر
تج دعا با مدعا ہے رتبۂ منصور تھے

محمد قلی (ص ۱۲۔ کلیات۔ ج۔ ۱)

(۲) اگر باور نہیں تمنا انگوٹھی لیو اوّل راکھیو
اتا اب ہاشمی چھوڑو تمھاری سوں میں آتی ہوں

ہاشمی (ص ۱۸۴۔ دیوان)

---

www.taemeernews.com

(۲) اسمِ عام

اسمِ عام ۔ وہ نام ہے جو ایک ہی جنس کے تمام مخصوص جانداروں اور چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔

اسمِ عام کی قسمیں

اسمِ عام کی چار قسمیں ہیں:

(۱) اسمِ کیفیت ۔ (۲) اسمِ ظرف (۳) اسمِ جمع (۴) اسمِ آلہ

(۱) اسمِ کیفیت

اسمِ کیفیت ۔ وہ اسم ہے جس سے کسی شئے کی حالت یا کیفیت ظاہر ہوتی ہے جیسے:

سچ ۔ تیزی ، درد ، کوشش ، گھبراہٹ وغیرہ ۔

اسمائے کیفیت تین طرح سے بنتے ہیں ۔

(۱) بعض اسم سے بنتے ہیں ۔

(۲) بعض صفت سے بنتے ہیں ۔

(۳) بعض فعل سے بنتے ہیں ۔

(۱) اسم سے بننے والے اسمائے کیفیت ۔

بھائی سے بھائی پن جیسے :

(۱) یو وقت بھائی پنے ہور یاری کا وقت ہے ۔ وجہی (ص ۲۴۲ سب رس)

دوست سے دوست داری ۔

(۲) دل داشتی ہور دوست داری کا وقت ہے ۔ وجہی (ص ۲۴۳ ۔ سب رس)

پہلوان سے پہلوانی ۔

www.taemeernews.com

(۳) شجاعت کا دیکھت تجھ مکھ پوا پانی
سٹے سب پہلواناں پہلوانی

ابن نشاطی (ص ۱۸۔ پھولبن)

دشمن سے دشمناگی۔

(۴) دشمن کی دشمناگی مجھ کام یوں کیتی جیوں
سیتا کے ست کی شہرت راون کدھن نے ہوئی ہے

ہاشمی (ص ۲۷۶ - دیوان)

(۲) صفت سے بننے والے اسمائے کیفیت

کڑوا سے کڑوائی یا کڑواس۔

اُردو میں "کڑوا" سے "کڑواپن" عام طور پر کہا جاتا ہے لیکن دکنی میں کڑوائی یا کڑواس استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(۱) اس کڑوائی میں کون رکھے مٹھائی۔ وجہی (ص ۷۵۔ سب رس)

(۲) مسجد تھا، دل پر پیٹ میں بت خانہ تھا نو کا ہے کوں
باتاں نیٹھیاں کر کے چلے جو دل میں یو کڑواس تھا

ہاشمی (ص ۴۔ دیوان)

کھٹا سے کھٹائی۔

(۳) بغیر کھٹائی کچی میں مٹھائی نیں کر جان
کہ انب خوب پکے باج رس نہیں کرتا

غواصی (ص ۱۰۶ - کلیات)

وفادار سے وفاداری بے وفا سے بے وفائی

www.taemeernews.com

(۴) وفاداری کی سٹ دل تے صفائی
کریا صاحب سوں اپنے بے وفائی
ابن نشاطی (ص ۷۰۔ پھولبن)

سچا سے سچاپن
(۵) سچاپن سو نبی پر ہے مسلّم
سنیا تیو ہیں کیا واللہ اعلم
ابن نشاطی (ص ۱۵۹۔ پھولبن)

کھٹا سے کھٹن پن، بڑا سے بڑپن
(۶) دل لاکے دل چرانا چوری سٹو یو کھٹن پن
نہیں تو بڑا یو بڑپن تمنا نکل پڑے گا
ہاشمی (ص ۸۔ دیوان)

نرم سے نرمی یا نرمائی۔
(۷) کتک دن کے پچھیں فرصت جو پا کر
زباں آہستہ نرمی سوں اچا کر
ابن نشاطی (ص ۷۵۔ پھولبن)
(۸) اسی تے یافت نئی ہوں پر ذرا نرمائی کا پانی
دیکھو اٹکٹ دھٹائی سوں انکھی سو کھ کر کھڑک ہوئی ہے
ہاشمی (ص ۲۶۱۔ دیوان)

(۳) فعل سے بننے والے اسمائے کیفیت
جیسے چلنا سے چلنت
(۱) جکوئی یو چلنت چلتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔
وجہی (ص ۱۷۔ سب رس)

www.taemeernews.com

بسرنا سے بسراٹ۔

(۲) توسب کتیاں کی خوں ہفنی ہوئی یوں طبع بسراٹ کی

ہاشمی (ص ۲۴۰ - دیوان)

کچکچانا سے کچکچاٹ۔

(۳) دیکھنیگیاں سب سہیلیاں کر کچکچاٹ کھنگیاں

ہاشمی (ص ۱ - دیوان)

بعض اسمائے کیفیت ایسے ہیں جو ایک لفظ کی تکرار یا دو الفاظ کے ملنے سے بنتے ہیں۔ جیسے:

(۱) انگوٹھے کا دسا سر کر نکو خاوند سوں کھٹ کھٹ

ہاشمی (ص ۸۷ - دیوان)

(۲) صفا جھلکے کریں لک لک جھلکتے ہیں پین جن کھُل کھُل

ہاشمی (ص ۱۱۷ - دیوان)

(۳) جانو قدیم آشنا، جانو قدیم جان پہچان

وجہی (ص ۳ - سب رس)

غواصی نے "جان پہچان" کے درمیان حرف عطف "ہور" استعمال کیا ہے

(۴) تج باج کوئی یاں منجے جان ہور پہچان نیں
تج دیکھے لگ پران منے منج پراں نیں

غواصی (ص ۱۳۶ - کلیات)

دکنی میں بعض اوقات اسمائے کیفیت کے آگے ہمزہ اور ری ہم حرف استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے

(۱) نفس اُس کا اماَّرہ یعنی واجب کے آنک سوں غیر نہ دیکھنا سو

www.taemeernews.com

حرص کے کان سوں غیرت شننا سو، حسد نک سوں بدبوئی نہ لینا سو۔
بغض کے زبان سوں بدبوئی نہ لینا سو۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۱ معراج العاشقین)

(۲) اُنے خوشبوئی لائی سو خوشبوئی، اُن نے کھائی ٹھوگولی۔

وجہی (ص ۲۴۴ - سب رس)

(۲) اسم ظرف

اسم ظرف - وہ اسم ہے جس میں وقت یا جگہ کے معنی پائے جائیں۔

(ا) جو اسم وقت پر دلالت کرے اسے اسم ظرف زماں کہتے ہیں۔ جیسے

(ا) برسانت کے پھلاں کا بھید یا ہے باس رَوں رَوں
دھوپ کالے پھول باساں اپ من تھے گنواؤ

محمد قلی (ص ۱۹۸ - کلیات - ج - ا)

(۲) سبھی ہیں مجھ کون پوچھا ہے دندی اسماں ٹھنڈ کالا
منگیا ہے گھات کرنے کوں اکیلی جان ٹھنڈ کالا

ہاشمی (ص ۲۳ - دیوان)

(۳) یک تل سو ایک دن ہور یک ماس یک مہینا
یک دن پیارے تو آفت کا سال ہوئیگا

ہاشمی (ص ۱۰ - دیوان)

(۲) جو اسم جگہ پر دلالت کرے اُسے اسم ظرف مکاں کہتے ہیں۔ فارسی اور ہندی کی چند علامتیں لگانے سے اسم ظرف مکاں بنتا ہے۔

(الف) فارسی علامات کے ذریعے

www.taemeernews.com

(۱) "ستان" کے بڑھانے سے۔ جیسے:

(۱) پھول کا چمن جا کر خارستان ہیں پڑے۔

وجہی (ص ۲۷۶۔ سب رس)

(۲) نادر بہارستان کا زرگر ہزاراں صنع سوں
کیتا جڑت گلزار کے جھاڑاں کوں خوش سنگار آج

غواصی (ص ۴۲۔ کلیات)

(۳) کرے سیر جس وہ بیابان پر
سٹے خار و خس کو گلستان کر

نصرتی (ص ۲۱۳۔ گلشن عشق)

(۲) "گاہ" کے بڑھانے سے۔ جیسے

(۱) شکارگاہ ہے اس کا حقیقت ہور مجاز۔

وجہی (ص ۱۷۔ سب رس)

(۲) نظر جو منج پہ کرم کی مراد لہ کرے
اپے ہو شاہ میرے دل کوں تخت گاہ کرے

غواصی (ص ۱۷۲۔ کلیات)

(۳) ادک خرمی سوں پچھیں صف بہ صف
گھراں سوں چلے عیدگہ کی طرف

نصرتی (ص ۵۲۔ گلشن عشق)

(۳) "خانہ" کے بڑھانے سے۔ جیسے:

(۱) اپنے گھر لیجا کر بندی خانے میں گھالیا۔

وجہی (ص ۱۶۱۔ سب رس)

www.taemeernews.com

(۲) ہتی منگل ہیں سربج اس کے فیل خانے کے
جو گرڑ گڑاتے ہیں جو بن کے بادلاں نئے دل
غواصی (ص ۶۷۔ کلیات)

(۳) پرندے درندے پرندے تمام
جو ہے بن کا مے خانہ جن کا مقام
نصرتی (ص ۷۴۔ گلشن عشق)

(۴) "زار" کے بڑھانے سے۔ جیسے:

(۱) جس کے سینے میں بھریا ہووے محبت تیرا
کیوں نہ شگفتہ اچھے آج وہ جیوں لالہ زار
غواصی (ص ۵۲۔ کلیات)

(۲) ملے پھر وو کلی ہور پھول اس ٹھار
لگا کر شرط کا بھی تازہ گلزار
ابن نشاطی (ص ۹۳۔ پھولبن)

(۵) "دان" یا "دانی" کے بڑھانے سے۔ جیسے:

(۱) کئے جگ مجھے لے ہاشمی دھن باغ توں ہے باغباں
لیاتا ہے چھند کے پھول بھر ہر یک غزل گلدان کر
ہاشمی (ص ۷۲۔ دیوان)

(۲) پانی بھی پان کھاؤ چھڑکو گلاب موں پر
تنبول دان حاضر ہے یو گلاب دانی
ہاشمی (ص ۲۲۷۔ دیوان)

www.taemeernews.com

(۳) کلیاں لالے کی سرے کیاں نشانیاں
دِستے یاقوت کی ہو سرمہ دانیاں
ابن نشاطی (ص ۳۸۔ پھولبن)

(۶) "شن" کے بڑھانے سے۔ جیسے

(۱) جس کا دل روشن ہے وہ نذر کا گلشن ہے۔
وجہی (ص ۱۵۔ سب رس)

(۲) گیا سو دشت کا آہو نکل کر
پڑیا اس مکھ کے گلشن میں پھسل کر
ابن نشاطی (ص ۵۵۔ پھولبن)

(۷) "آباد" کے بڑھانے سے۔ جیسے،

(۱) جو شہر اس شاہ کا ہے حیدرآباد
سعادت ہور بقا اس کا ہے بنیاد
غواصی (ص ۱۹۳۔ کلیات)

(۸) "آنہ" کے بڑھانے سے۔ جیسے؛

(۱) دکن ملک بھوتیچ خاصا اہے
تلنگانہ اس کا خلاصا اہے
وجہی (ص ۱۰۰۔ قطب مشتری)

(۲) سوما ہور بنگالہ نَل کوہ کن
برابر نہ نول تیلنگانہ دکھن
نصرتی (ص ۱۲۲۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

(ب) ہندی علامات کے ذریعے۔

(ا) "واڑی" یا "باڑی" کے بڑھانے سے۔ جیسے:

(۱) پھول کوں پھول واڑی کرے

وجہی (ص ۵۳ ۔ سب رس)

(۲) جو یو دنیا ہے رنگا رنگ پھول باڑی آج
وفا کوں اس کے توں کر بلبلاں کے غل کئے جل

غواصی (ص ۶۵ ۔ کلیات)

(۲) "نگر" کے بڑھانے سے۔ جیسے:

(۱) سو اس شہر کا ناؤں بیجا نگر
جو ہے شاہ سلطان فاضل کٹر

مقیمی (ص ۹۱ ۔ چندر بدن و مہیار)

(۲) مہارس نگر سات دریا کے پار
اہے وہ دھرم راج بستی کا ٹھار

نصرتی (ص ۹۶ ۔ گلشن عشق)

(۳) "پورہ" یا "پور" کے بڑھانے سے۔ جیسے:

(۱) کنچن کا خوب اسے جو گرد تھا کوٹ
کنچن پورہ کو اس کنچن کی تھی کوٹ

ابن نشاطی (ص ۲۴ ۔ پھولبن)

(۲) عجب عید گہ ہے بیجا پور کا
بلندی میں جیوں تخت گہ سور کا

نصرتی (ص ۵۲ ۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

(۳) یوں بالاپور کی بی بیاں مجھے پوچھتیاں ننھی ہو خوں
اُنے رو دی سوموں پوچھے تمہارای زر کی چادر سوں
ہاشمی (ص ۱۴۲ - دیوان)

(۴) "بن" کے بڑھانے سے۔ جیسے:
(۱) دسیا ہر ایک صفحہ جوں حسن ہو
لگیا یو نظم جوں کے پھولبن ہو
ابن نشاطی (ص ۲۳ - پھولبن)

(۳) اسم جمع

اسم جمع وہ اسم ہے جو شخصوں یا چیزوں کے مجموعے کے لئے استعمال کیا جائے۔ جیسے:

(۱) سنیا ہوں بادشاہ تھا کوئی اوّل
ستاریاں سوں زیادہ تھا اُسے دَل
ابن نشاطی (ص ۶۰ - پھولبن)

(۲) لگے مارنے جب سراباں کے موج
چلی چوکدن تب حرارت کی فوج
نصرتی (ص ۱۴۹ - گلشن عشق)

(۳) کیا توں اپنے سب لشکر کی تعریف
سناؤں اب مرے لشکر کی تعریف
ابن نشاطی (ص ۱۳۰ - پھولبن)

www.taemeernews.com

(۴) گمت سات سارے قبیلے کے بسنگ
گمیا تھا وطن کرکے دھر راگ رنگ
(نصرتی ص ۲۷۷ - گلشن عشق)

(۵) اُنو سب اگے جیا کے اُن سوں ملن
سو فرمانے یک باغ میں انجمن
(نصرتی ص ۱۸۴ - گلشن عشق)

(۴) اسم آلہ

اسم آلہ وہ اسم ہے جس میں آلہ یا اوزار یا ہتھیار کے معنی پائے جائیں۔ جیسے:-

(۱) کٹورے پر شاہ دیں غصے سوں ست ہات
کہیا یوں بول پھر اس سنگدل سات
(ابن نشاطی ص ۱۳۰ - پھولبن)

(۲) لٹوے کا جھل جھلانا دیکھ جھلکار
دیویں بوسے سبج کر دھن کے رخسار
(ابن نشاطی ص ۱۳۱ - پھولبن)

(۳) ہے ایسے فن میں جھگڑے کے قوی دل
گنے پلکاں کوں تیراں کے مقابل
(ابن نشاطی ص ۱۳۱ - پھولبن)

(۴) دلیری سوں دلیراں ہات میں ہات
ملائے گرز ہور شمشیر کے سات
(ابن نشاطی ص ۱۳۲ - گلشن عشق)

www.taemeernews.com

(۵) عجب کوئی نیو ماہی تھی تیری کٹار
پانی کا ڈہ تن ہے کڑسکے سو دھار
نصرتی (ص ۳۱ گلشن عشق)

(۶) دیکھا ذیو آتا ہے پھر جب کوں
چکر اس پہ مارا ادک ضرب ہول
نصرتی (ص ۱۲۴۔ گلشن عشق)

اسم آلہ بنانے کے قاعدے

(۱) بعض اسم آلہ فعل سے بنائے جاتے ہیں۔
ڈولنا سے ڈولارا۔ جیسے

(۱) پینگاں بندھو پینگو خوں ماں میرا پچھا تک چھوڑ دیو
گھر کا دھنی ہے گھر منے پنگا ڈولارا کا ہے کوں؛
ہاشمی (ص ۱۴۰۔ دیوان)

جھولنا سے جھولا۔

(۲) کنتل کے جھولے سہتے ہیں ادمکھ
کہ جو پھل پر ڈلے بھونرا سو گیانی
محمد قلی (ص ۱۳۸۔ کلیات ج ۱)

لوازم اسم

ہر اسم میں چند خصوصیتیں ضرور پائی جاتی ہیں۔ جیسے یا تو وہ واحد ہوگا یا جمع، مذکر ہوگا یا مونث، فاعل ہوگا یا مفعول۔ چونکہ یہ

www.taemeernews.com

خصوصیتیں ہر اسم میں لازمی طور سے پائی جاتی ہیں، اس لئے ان کا نام لوازم اسم رکھا گیا ہے۔ لوازم اسم تین ہیں:

(۱) جنس۔ (۲) تعداد۔ (۳) حالت

(۱) جنس

ہر اسم مذکر ہوگا یا مونث۔ اسم کی اسی حالت کو جنس کہتے ہیں۔

جنس کی دو قسمیں:

(۱) جنس حقیقی یعنی جاندار اسموں میں نر کے مقابل مادہ ہوتا ہے۔ جیسے: مرد، عورت، گھوڑا، گھوڑی وغیرہ۔

(۲) جنس غیر حقیقی یعنی بے جان اسموں میں نر کے مقابل مادہ نہیں ہوتا، مگر بول چال میں ان کو مذکر یا مونث کہتے ہیں۔ جیسے: دن، رات، قلم، دوات۔

چونکہ جانداروں میں تذکیر و تانیث کی حالت حقیقی ہوتی ہے؛ اس لئے اس کی پہچان مشکل نہیں ہوتی۔ ساری دقت بے جان چیزوں کی جنس کے تعین کرنے میں ہوتی ہے۔ کیونکہ ان میں حقیقتاً نہ کوئی نر ہوتا ہے نہ مادہ۔ ان کی جنس قیاسی اور سماعی ہوتی ہے۔ اسی لئے ان کی تذکیر و تانیث غیر حقیقی کہلاتی ہے۔

جانداروں کی تذکیر و تانیث کے قاعدے

دکنی میں جانداروں کی تذکیر و تانیث کے چند عام قاعدے حسب ذیل ہیں:

(۱) ایسے ہندی الفاظ، جن کے آخر میں "الف" ہو وہ مذکر ہوتے ہیں۔ جیسے:

www.taemeernews.com

(۱) آگے رہنڈو نگر پر ایک بڈھا اچھتا ہے۔

وجہی (ص ۵۱ ۔ سب رس)

(۲) کہ یک راجا بڑا کئی گورابس تھا
ہنر ہور فہم کے بی دو رہیں تھا

ابن نشاطی (ص ۶۱ ۔ پھولبن)

(۲) فارسی کے ایسے الفاظ، جن کے آخر میں الف یا ہ ہو وہ مذکر ہوتے ہیں۔ جیسے:

(۱) خدا انوں کوں عبادت معاف کریا۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۸ ۔ معراج العاشقین)

(۲) محمدؐ پیشوا ہے سروراں کا
رہے سرخیل سب پیغمبراں کا

ابن نشاطی (ص ۷ ۔ پھولبن)

(۳) ایسا مراد بخش خطا پوش بادشاہ
کس ملک میں ظہور را جھوں نیں کہاں کیا

غواصی (ص ۳۴ ۔ کلیات)

(۳) ایسے الفاظ جن کے آخر میں یائے معروف ہو عموماً مونث ہوتے ہیں۔ جیسے:

(۱) نہ بھادے منجے پیو بن ہور کچ
میں تیری ہوں چیری منجے آپ راب

محمدؐ قلی (ص ۱۳ ۔ کلیات ۔ ج ۔ ۱)

www.taemeernews.com

(۲) بڈھی ناکی بڈھی ہوئی ہوں جسا دکھ دیا نکھیڑ یا
بوبوا انو سُن کھا بولی تیرا ہنگام نیں خصم کا
ہاشمی (ص ۱۶ ۔ دیوان)

(۳) تھی مگر کوئی پیر زن اس گھر مجھار
ایک بیٹی تھی ایسی پرہیزگار
اسحاق (ص ۷۶ ۔ مخطوطہ ریاض العارفین)

(۴) جانداروں میں جنس کی دو صورتیں ہیں ۔ ایک صورت یہ ہے کہ مذکر اور مونث دونوں علیحدہ علیحدہ لفظ ہوتے ہیں۔ ایک لفظ دوسرے سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ جیسے باپ ، ماں ۔ مرد ، عورت وغیرہ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مذکر لفظ کی آخری علامت بدلنے سے یا لفظ کے آخر میں کسی حرف یا چند حروف کے اضافے سے مونث بنتا ہے۔ جیسے مذکر کے آخری "الف" یا "ہ" کو یائے معروف سے بدل دینے سے مونث بن جاتا ہے ۔ جیسے بیٹا سے بیٹی ۔ دادا سے دادی۔ یا جہاں پیشہ وروں وغیرہ کے نام کے آخر میں یائے معروف ہوتی ہے اسے اگر "ن" سے بدل دیا جائے تو وُہ مونث ہو جاتا ہے۔ جیسے مالی سے مالن ، جوگی سے جوگن وغیرہ۔ لیکن جن الفاظ کے آخر میں "الف" یا "ہ" نہ ہو تو ایسی صورت میں دقت پیش آتی ہے۔ اس لیئے زبان میں جس طرح سے بھی مذکر سے مونث بنتے ہیں، ان سب کو علیحدہ علیحدہ لکھا جاتا ہے تاکہ تمام قاعدے بہ آسانی سمجھ میں آجائیں۔

www.taemeernews.com

(۱) مذکر اور مؤنث مختلف

مؤنث	مذکر
ماں	باپ
عورت	مرد

جیسے: (۱) نظر کی ماں تھی ہندوستانی بیاہ پیشانی، باپ تھا ترکستانی

(وجہی (ص ۸۶- سب رس)

(۲) تمھارے دل کوں کیوں سنپڑے عجب ہے آج لگ دیکھو

مرد سنپڑا تو کوئی سنپڑوا ہیں عورت سنپڑ نئیں

(ہاشمی (ص ۱۸۸- دیوان)

(۲) مختلف علامات کے لگانے سے:

(الف) مذکر کے آخر کا "الف" یا "ہ" مونث میں یائے معروف سے بدل جاتی ہے:

مونث	مذکر
نانی	نانا
بیٹی	بیٹا
دادی	دادا
پھوپی	پھوپا
دوانی	دوانہ

جیسے: (۱) قطب زماں معانی لس کر بڈھی کی کہانی

شیطان کی ہے نانی آپس کوں آپ جالی

(محمد قلی (ص ۳۱۶- کلیات- ج-۱)

www.taemeernews.com

(۲) زینتا اسے ایک بیٹی اچھی
زبرتن پر رتن سب ہمیٹی کچھی
مقیمی (ص ۸۴ - چندر بدن و مہیار)

(۳) کل گاڑاں کوں گیاں ہیں آئے گیے نیں او تالچ
کوئی دن تو واچ رہینگیاں دری پھوپی مانی
ہاشمی (ص ۲۰۷ - دیوان)

(۴) میں گئی صواب کرنے بلکے ہیں دائی مجھکوں
اجڑی بیں کاں بلائی چپ گھر بیں ہو روانی
ہاشمی (ص ۲۲۹ - دیوان)

(ب) آخر میں یائے معروف کے اضافے سے۔

مذکر	مونث
پٹھان	پٹھانی

جیسے: رہیا یومال چھپیں کھانے اتیا آتیاں پٹھانیاں تو
فتح صاحب عجب خاتو مہربانو بی بی جانی
ہاشمی (ص ۲۲۱ - دیوان)

(ج) مذکر کے آخری حرف کو "ن" سے بدل دینے سے

مذکر	مونث
بھائی	بھان
پڑوسی	پڑوسن

جیسے: (۱) میرا ہے باپ دکھ ہور درد مائی
ہے میری بھان غم ہور رنج بھائی
ابن نشاطی (ص ۱۵۲ - پھولبن)

www.taemeernews.com

(۲) اکیلا گھر ہے کونے بیں کسی کا نیں گزرا ہے شہر
پڑوسن جواب دیتی نیں انگن میں سیں پکارے پر

ہاشمی (ص ۷۸ ۔ دیوان)

(د) مذکر کے آخری حرف کو حذف کرکے یا بلا حذف "نی" یا "انی" کے اضافے سے :

مذکر	مؤنث
یَار	یَارنی
مَالی	مَالنی
مُلاّ	مُلانی

جیسے : (۱) جگت سوں اس کے نمنے یار کی ہوئی
انے بھی یارنی اس یار کی ہوئی

ابن نشاطی (ص ۸۸ ۔ پھولبن)

(۲) بہر حال ایک تھی کٹنی مالنی واں
کہ باراں پھول کے دیتی تھی جاں تاں

ابن نشاطی (ص ۹۶ ۔ پھولبن)

(۳) انے گھر کھائی سب اس کا اجڑ گئی گولکنڈے میں
سہیلی یک ملائی تھی ڈبے بورے کی مُلاّنی

ہاشمی (ص ۲۲۱ ۔ دیوان)

(ھ) بعض اوقات آخری حرف کو حذف کرکے "یا" کا اضافہ کیا جاتا ہے

مذکر	مؤنث
بیٹا	بٹیا

www.taemeernews.com

جیسے: تب نیں گر چڑیاں سب مل کو آویں
بلیاں کی گود میں اندرے چھپا دیں
ابن نشاطی (ص ۱۷۔ پھولبن)

(۵) ۱ - بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو صرف مذکر استعمال ہوتے ہیں ان کا مونث نہیں آتا۔ جیسے:

(۱) خبر لیا یا ہے ھُدھُد میرے تئیں اس یار جانی کا
خوشی کا وقت ہے ظاہر کروں راز نہانی کا
محمد قلی (ص ۱۷ - کلیات - ج ۲)

(۲) دیکھیا بلبل جو وو دلیاں نہیں رہے
نیٹ درس کے دروازے بند ے گئے
ابن نشاطی (ص ۴۵ - پھولبن)

۲ - بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں، جن کا مذکر نہیں آتا صرف مونث ہی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

کوئل قمریاں، نوریاں ہور بلبلاں تیرے بچن سن کر گلا
روتیاں پھریاں نت آنسک سوں ہو کوئلاں بن میں ہلاک
ہاشمی (ص ۱۵ - دیون)

(۶) چھوٹے جانوروں کے لئے عموماً ایک ہی جنس آتی ہے۔ چیونٹی مونث، مچھر مذکر۔ جیسے:

(۱) سیاہی یوں دکھے اس کے ادھر پر
کہ جیوں بیٹھیاں ہیں چیونٹیاں آشکر پر
ابن نشاطی (ص ۸۲ - پھولبن)

www.taemeernews.com

(۲) تسوں ہمت مجھے گر ٹک جو پا گا،
منٹے منگل کوں تل میں گر پڑ ا گا
ابن نشاطی (ص ۱۹ - پھولبن)

بے جان اسما کی تذکیر و تانیث

بے جان اسماء کی تذکیر و تانیث کسی خاص اصول کے تحت نہیں ہوتی۔ بعض اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ وہی الفاظ جو ایک زمانے میں مذکر بولے جاتے تھے بعد میں کسی خاص وجہ سے مونث استعمال ہونے لگے۔ یا مونث الفاظ کو مذکر استعمال کیا جانے لگا۔ لیکن پھر بھی بے جان اسماء کی تذکیر و تانیث عام طور پر ایک نسل سے دوسری نسل کو وراثتاً پہنچتی ہے۔ چند عام قاعدے یہ ہیں :-

(ا) ہندی یا فارسی کے ایسے لفظ جن کے آخر میں "الف" یا "ہ" ہو وہ مذکر ہوتے ہیں۔ جیسے :

(۱) تارا چاندسوں ہم بھرے گا، دیوا آفتاب کے سمنک آئے گا
وجہی (ص ۳۴ - سب رس)

(۲) جیوں شیشہ حلق لگن پیٹ میں شراب بھرتا دے بدمستی نیں کرتا
جیوں پیالہ دسریاں کوں چڑتا دلے اپے بدمست ہو نہیں پڑتا۔
وجہی (ص ۳۵ - سب رس)

(۳) بارے ناموس پادشاہ کے حضور نظر راز کا پردہ پھاڑ یا۔
وجہی (ص ۴۹ - سب رس)

www.taemeernews.com

عربی کے ایسے سہ حرفی الفاظ جن کے آخر میں "الف" ہو اُردو میں عموماً مونث استعمال ہوتے ہیں لیکن دکنی میں ایسے سہ حرفی الفاظ کو بھی مذکر باندھا گیا ہے۔ جیسے:

(۱) ندا آیا حضرت غیب تھے
کہ اے شاہ توں پاک ہے عیب تھے

مُلا فیروز (مخطوطہ نمبر ۶۵۳۔ توصیف نامہ)

(۲) نبی کا دعا ہے منڈپ سیس اوپر
اماماں دعا سوں طناباں بندھایا

محمد قلی (ص ۱۵۱۔ کلیات۔ ح۔ا)

(۳) کدورت سوں صفا کر راہ میرا
نبی کوں کر شفاعت خواہ میرا

ابن نشاطی (ص ۷۔ پھولبن)

دکنی میں فارسی عربی کے سہ حرفی الفاظ کو بجائے مذکر کے مونث بھی باندھا گیا ہے۔ یہ قاعدے کی استثنائی صورت ہے۔ جیسے:

(۱) عجب تاثیر تھا واں کی ہوا کا
سرا ہنگام تھا نشو نما کا

ابن نشاطی (ص ۲۵۔ پھولبن)

(۲) خدا پاس مقبول تیری دُعا
توکل تیرا حاصل مدعا

نصرتی (ص ۲۴۔ گلشن عشق)

(۴) جن الفاظ کے آخر میں "ی" ہوتی ہے وہ عام طور پر مونث

www.taemeernews.com

ہوتے ہیں۔ جیسے:

(۱) مراقبے کی گولی مشاہدے کے کالسے میں میکائیل کے مدد کے پانی سوں جلی کا کاڑا کر کو پیلا نا۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۱۔ معراج العاشقین)

(۲) مستی تھے اپ صراحی کرتی تھی سرکشی نت
کرتی ہے جام کوں اب ہر دم سلام ساقی
محمدؐ قلی (ص ۱۰۴۔ کلیات۔ ج ۱)

(۳) عدالت کی تیری دیکھ آج ہستی
چھپی خوباں کے جانیناں میں مستی
ابن نشاطی (ص ۱۸ پھولبن)

(۴) پرت کی ندی نت ابلتی اہے
پرت سوں جگ دنیا یو چلتی اہے
مقیمی (ص ۸۱۔ چندر بدن ومہیار)

پانی، موتی، جی وغیرہ اس قاعدے سے مستثنا ھیں اس لئے کہ یہ الفاظ سنسکرت سے آئے ہیں اور ان کی آخری علامت تبدیل ہو گئی ہے۔ جیسے:

(۱) آب حیات کتے سو وہ آب حیات مرد کے موں کا پانی
وجہی (ص ۹۴۔ سب رس)

(۲) ہاراں ہو تج گلے کے دھر پیار تج اپر خوش
لیتے ہیں پیار تیرا لیل و نہار موتی
غواصی (ص ۱۰۳۔ کلیات)

www.taemeernews.com

(۳) تمھارے سوں بیں ملتی کر دیکھو دونوکوں کیں گے سو
میراجی بہوت ڈرتا ہے فتح بی اور شانی سوں
ہاشمی (ص ۶۷۹ دیوان)

ایسے ہندی یا غیر ہندی الفاظ، جن کے آخر میں "ی" ہو وہ عموماً مونث ہوتے ہیں۔ لیکن دکنی میں بعض کو مذکر بھی باندھا گیا ہے جیسے:

(۱) ترا ہستی اسی کا نانوں ہے نن میں جنیا ہو
تو تج مستی ازل تھے تا ابد لک با صفا ہو
محمد قلی (ص ۲۶۳۔ کلیات۔ ح۔۱)

(۲) بلندی محل کا ہے اسماں جیسا
سورج چاند تارے سواس تھے سنگاتے
محمد قلی (ص ۲۱۱۔ کلیات۔ ح۔۱)

(۳) مصدر سے بنائے جانے والے اسمائے کیفیت اردو میں عام طور پر مونث ہوتے ہیں۔ دکنی میں ان کو اکثر مذکر ہی استعمال کیا جاتا ہے جیسے:

(۱) سب پھولاں کی باس میں مہکار مجھ پھول کا نہیں
لذت اس جھلکار کا چھبیا ہے مج من میں عجب
محمد قلی (ص ۲۹۷۔ کلیات۔ ح۔۱)

(۲) جھلکار دیکھ تج نور کا سر اڑ گیا چند سور کا
حیراں اتم تج حور کا زہرہ دیوانا مشتری
غواصی (ص ۱۷۲۔ کلیات)

(۴) وہ اسماء جن کے آخر میں "ت" ہوتی ہے اردو میں عموماً مونث ہوتے ہیں لیکن دکنی میں مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے

www.taemeernews.com

(۱) مُحَمّدؐ کا دولت یہی اسم تھا
مُحَمّدؐ کے نعمت یہی اسم تھا

شاہ برہان (مخطوطہ ۴۴۳۵ پنج گنج

(۲) عاشقاں کے دلاں کا ضیافت

وجہی (ص ۷ ۔ سب رس)

(۳) جس کے سینے میں بھریا ہووے محبت تیرا
کیوں نہ شگفتہ اچھے آج وو جیوں لالہ زار

غواصی (ص ۵۲ ۔ کلیات)

(۴) جو کوئی دھرتا ہے باتاں کا فراست
کتا ہے یوں حکائت میں حکائت

ابن نشاطی (ص ۱۱۸ ۔ پھولبن)

وہ عربی اسماء جن کے آخر میں "ت" ہو کبھی کبھی انھیں مونث بھی باندھا جاتا ہے۔ یہ قاعدے کی استثنائی صورت ہے۔ جیسے:

(۱) دشمن اگر چیٹی ہے تو بھی عداوت سر چڑھے گی۔

وجہی (ص ۶۳ ۔ سب رس)

(۲) ادک لگ دلاں تے صلابت تری
کھڑگ کام کیا بس مہابت تری

نصرتی (ص ۳۱ ۔ گلشن عشق)

(۵) بہت سے بے جان اسماء جو اردو میں مونث ہوتے ہیں، دکنی میں انھیں مذکر باندھا جاتا ہے۔ جیسے

www.taemeernews.com

(۱) تمارے ناز جھنڈکاراں کا نیں تاب
کہ عاجز ہوں منج اوپر نا کرو رنج
محمد قلی (ص ۷۰ ۔ کلیات ۔ ح ۔ ۲ ۔)

(۲) بہت دن تھے لگیا ہے پیاس تیرا آس کا منج کوں
پلا دو نیراپ ہونٹاں کا ہے اوپر منج جنت
محمد قلی (ص ۵۲ ۔ کلیات ۔ ح ۔ ۲ ۔)

(۳) اس جسم میں عشق کا جان ہے ۔
وجہی (ص ۳۶ ۔ سب رس)

(۴) شراب اُسے بھوت بھایا تھا ۔
وجہی (ص ۲۷ ۔ سب رس)

(۵) زلف دیکھیا ہوں خواب میں تیرا
عمر ہوگا میرا دراز اجھوں
غواصی (ص ۱۳۰ ۔ کلیات)

(۶) گیا آواز سو اسمان میں لے
رکھے انگلیاں ملائیک کان میں لے
ابن نشاطی (ص ۱۳۴ ۔ پھولبن)

(۷) اچھے گا جس منے ایمان کا بو
نہ ہوسے داستاں سن کر تیش رو
ابن نشاطی (ص ۱۷۱ ۔ پھولبن)

(۶) "د" پر ختم ہونے والے عربی اور فارسی اسماء اردو میں مونث استعمال ہوتے ہیں لیکن دکنی میں یہ سب مذکر استعمال ہوتے ہیں ۔ جیسے :

www.taemeernews.com

(۱) حضرت علیؓ مولود تھے سب مومناں کا عید ہے
یاراں خوشیاں گھر گھر کرو لے دوستاں کا عید ہے
محمدؐ قلی (ص ۶۳ ۔ کلیات ۔ ج ۔ ۱)

(۲) مرے سر پہ تم دوٹے کی چھاؤں بس
تمہار مندو منج کوں ہر ٹھاؤں بس
غواصی (ص ۱۹۷ ۔ کلیات)

(۳) جو شہر اس شاہ کا ہے حیدرآباد
سعادت ہور لقا اس کا ہے بنیاد
غواصی (ص ۱۹۳ ۔ کلیات)

(۴) دیکھت یو حال ملک آرا ہو دل شاد
دل و جاں سوں خدا کا حمد کر یاد
ابن نشاطی (ص ۱۶۴ ۔ پھولبن)

(۵) جکچھ اس ٹھار پر سو سیا سو سب بہتر کیا بحری
اگر فریاد توں کرتا تو تیرا داد نا ہوتا
بحری (ص ۱۳۲ ۔ کلیات)

(۶) ایسے ہندی لفظ جن کے آخر میں "او" یا "اوں" یا "وں" ہو دکنی میں عام طور پر مذکر باندھے جاتے ہیں ۔ جیسے:

(۱) بھیاں جوں مصریاں پر فتح کا باڈ
کنارے کوں لگیا مقصود کا ناؤ
ابن نشاطی (ص ۱۳۴ ۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

(۲) سورج دیک مقری صبح کا چھاؤں
رکھیا اسماں کے محراب پر پاؤں

ابن نشاطی (ص ۲۶۰۔ پھولبن)

(۳) دیکھت محراب بھول تیرا دکھ بیتاب ہو دل تھے
کیا ہوں وقت اکثر میں قضا اپنے نماناں کا

غواصی (ص ۱۱۳۔ کلیات)

(۷) تفعیل کے وزن پر آنے والے الفاظ جو اردو میں مونث استعمال ہوتے ہیں دکنی میں ان کو مذکر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(۱) شب سر داری کے عالم کا کہن پیر
کتا ہے خواب کا اس دھات تعبیر

ابن نشاطی (ص ۳۰۔ پھولبن)

(۲) سٹے جس ٹھار مشکل لیا کے تقدیر
کسی کا نیں ہے اس جاگہ یہ تدبیر

ابن نشاطی (ص ۹۶۔ پھولبن)

(۳) طبیعت سوں لکھیا تقریر تازہ
کیا مقصود کا تحریر تازہ

ابن نشاطی (ص ۱۵۶۔ پھولبن)

(۴) ترا تعریف کرنا ٹیک ساعت
اہے ہفتاد سالاں کا عبادت

ابن نشاطی (ص ۱۳۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

(۵) عجب تاثیر تھا واں کی ہوا کا
سدا ہنگام تھا نشو نما کا

ابن نشاطی (ص ۲۵ - پھولبن)

(۸) ایسے الفاظ جن کے آخر میں "گاہ" آتا ہو وہ اردو میں مونث مستعمل ہیں لیکن دکنی میں انھیں مذکر ہی باندھا جاتا ہے۔ جیسے:

(۱) عجب عید گاہ ہے بیجا پور کا
بندی ہیں جیوں تخت گاہ سور کا

نصرتی (ص ۵۲ - گلشن عشق)

(۲) ہر یک طلبہ عشق کا بزم گاہ
ہر یک داستاں عقل کوں رزم گاہ

نصرتی (ص ۵۶ - گلشن عشق)

"گاہ" پر ختم ہونے والے الفاظ اردو کے قاعدے کے تحت دکنی میں کبھی کبھی مونث بھی باندھے جاتے ہیں۔ جیسے:

خدا کی درگاہ ناامیدی کفر ہے۔

وجہی (ص ۱۵۶ - سب رس)

(۹) تمام فارسی حاصل مصدر جن کے آخر میں "ش" ہو مونث ہوتے ہیں لیکن دکنی میں انھیں مذکر باندھا جاتا ہے۔ جیسے:

(۱) خواہش مرا یہی ہے جو اس کائنات میں
دھرتا ہے گھن کی جو تلک لے چندر آرسی

غواصی (ص ۹۱ - کلیات)

www.taemeernews.com

(۲) موں چندتارے جگ روشن لے کہکشانی مانگ کا
چندتا نہ ہوئے تابش ہے یو گوری کے گورے آنگ کا
ہاشمی (ص ۲ دیوان)

(۱۰) مرکب الفاظ جو دو لفظوں سے مل کر بنتے ہیں، ان کی تذکیر و تانیث کا اُردو میں قاعدہ یہ ہے کہ لفظ کے دونوں جز اگر مذکر ہوں تو فعل کی جنس مذکر ہوگی اور اگر دونوں جز مونث ہوں تو مونث دکنی میں بھی یہی قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل سب مذکر ہیں۔ جیسے :-

(۱) میرا اسد بد سب لے کر کے ہور بتاتے ہیں جُدا
دل کے آساں ہور اساساں کا ہوا ہے نئے ثبات
محمد قلی (ص ۶۲۔ کلیات۔ ج ۲)

(۲) تج عاشقاں میں ہوتا جنگ وجدل سو سب دن
ہے شرع احمدی تج انصاف کر خُدا را
محمد قلی (ص ۲۔ کلیات۔ ج ۲)

(۳) بوجھیا اہے معانی رازِ درموز پیو کا
ہر کوئی فہم کر کچ ہوتے اپس میں ناجنت
محمد قلی (ص ۶۲۔ کلیات۔ ج ۲)

(۴) انو کا راہ روش انو کا چلنت جُدا ہے
وجہی (ص ۴۸۔ سب رس)

دکنی میں چونکہ راہ اور روش دونوں مذکر استعمال ہوتے ہیں اس لئے راہ روش کو مذکر لکھا گیا ہے :

www.taemeernews.com

(۵) سد برجا تمام ہوئی بے تاب
جب تما آب وتاب دیکھی میں

غواصی (ص ۱۴۸ - کلیات)

دکنی میں آب اور تاب دونوں مذکر مستعمل ہیں

(۶) یکا یک کئی وزیر ایسے منے آ
اوّل مدح وثناء شہ کا بجا لا

ابن نشاطی (ص ۷۷ - پھولبن)

(۱۱) وہ لفظ، جن کے آخر میں "ستان" یا "زار" آتا ہے وہ عموماً مذکر ہوتے ہیں۔ جیسے:

(۱) ایا قطب جہاں بے مثل راجہ بھوج ہے کہ توں
جہاں لگ بھوگ ہیں ہور بھاگ تیرا آستاں چڑے

غواصی (ص ۷۷ - کلیات)

(۲) ملے پھر دو کلی ہور پھول اس ٹھار
لگا کر شرط کا بھی تازہ گلزار

ابن نشاطی (ص ۹۳ - پھولبن)

(۱۲) عربی اسمائے ظرف اردو میں مونث مستعمل ہیں لیکن دکنی میں عموماً انھیں مذکر ہی باندھا جاتا ہے۔ جیسے:

(۱) مجلس ترا سہاتا ہے خوباں کے حسن سوں
نج جیو انھیں کے روپ ستی کامیاب تھا

محمد قلی (ص ۱۹ - کلیات)

www.taemeernews.com

(۲) مسجد تھا موں پر پیٹ میں تبخانہ تھا تو کا ہے کوں
باتاں منٹھیاں کرکے چلے جو دل میں یو کرڑ واسں تھا
ہاشمی (ص ۴ - دیوان)

(۱۳) دکنی میں بعض الفاظ ایسے ملتے ہیں جنھیں مذکر اور مونث
دونوں طرح سے استعمال کیا گیا ہے۔

ناؤں (مذکر)۔ جیسے:

ہزار اور ایک اُس کا ناؤں

وجہی (ص ۲ - سب رس)

ناؤں (مونث)۔ جیسے:

جس کی ناؤں خدا ہے دو سب سوں ملیا ہو سب سوں جدا ہے
وجہی (ص ۱ - سب رس)

غزل (مذکر) جیسے

غواصی صاف باتاں سوں سراسر یو غـزل تیرا
امولک ڈھال موتیاں کا پچھل انبار ہو آیا
غواصی (ص ۱۱۴ - کلیات)

غزل (مونث)۔ جیسے:

جو میں غواص یو میٹھی غـزل کہیا سوشن
فدا ہو دل میں نری باتاں پر از نبات کہیا
غواصی (ص ۱۱۴ - کلیات)

www.taemeernews.com

خنجر (مذکر) جیسے:-

ستم کا گزنگا خنجر جو ہو گا
عجب نیں ہے مگر ہوگا تو سو کا

ابن نشاطی (ص ۱۸ - پھولبن)

خنجر (مونث) جیسے:

تری خنجر جو ہے وو جھل جھلاتی
سو اس کا میان ہے دشمن کی چھاتی

ابن نشاطی (ص ۱۱ - پھولبن)

نیچے دیئے ہوئے شعر میں لفظ "مذہب" کو مذکر اور مونث دونوں طرح باندھا گیا ہے۔ جیسے:

دنیا میں تو لئی جنس کی مذہب ہے ولیکن
مذہب نہیں تج عشق کے مذہب تھے عجب تر

غواصی (ص ۱۲۰ - کلیات)

(۲) تعداد

اسم عام جو ایک پر دلالت کرے واحد کہلاتا ہے اور جو ایک سے زیادہ پر دلالت کرے اسے جمع کہتے ہیں۔ جیسے پھول پھولاں۔ مالی، مالیاں۔ کواڑ، کواڑاں وغیرہ۔

کسی اسم کی تعداد میں تبدیلیاں دو صورتوں میں ہوتی ہیں۔ ایک وہ صورت ہے جبکہ اسم کے بعد حروف مغیرہ یعنی حروف ربط نہ آئیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اسم کے بعد حروف مغیرہ استعمال ہوں پہلے

www.taemeernews.com

ان تبدیلیوں کی تفصیل بتائی جاتی ہے جبکہ اسماء بغیر کسی حرف مغیرہ کے آتے ہیں۔ چند عام قاعدے یہ ہیں:

(۱) ایسے واحد مذکر الفاظ جو "الف" یا "ہ" پر ختم ہوتے ہیں۔ جمع میں "الف" یا "ہ" یائے مجہول سے بدلتی ہے۔ جیسے:

(۱) داکھ دانے انگلیاں کی بوٹ ہیں
رنگ بوٹاں میں سٹے عناب ہست

محمد قلی (ص ۴۸۔ کلیات ج۔۲)

(۲) جیوں حافظ بولیا ہے دل کے گھر کے دروازے کھولیا ہے۔

وجہی (ص ۱۷۔ سب رس)

(۳) ایسیاں رنگیلیاں چھبیلیاں سوں مل مل دائم تماشے دیکھتی

وجہی (ص ۶۸۔ سب رس)

(۲) اردو میں ایسے واحد مذکر اسما، جن کے آخر میں "الف" یا "ہ" نہ ہو۔ ان کی واحد اور جمع دونوں میں یکساں صورت رہتی ہے برخلاف اس کے دکنی میں ان کی جمع (اں) سے بنائی جاتی ہے۔

واحد	جمع
عابد	عابداں
مالی	مالیاں
خیال	خیالاں
قاصد	قاصداں

جیسے: (۱) کریں طاقت گنوا کر عابداں میخانہ کوں سجدا
کیا زنار میں تسبیح دیکھن روئے زیبا را

محمد قلی (ص ۲۰۔ کلیات۔ ج۔۲)

www.taemeernews.com

(۲) قدرتی پھولاں کا سہرا باندھے ہیں تج سیس اوپر
دیکھ ابلیاں ہاتھ جوڑے نیتس ہیں اے پھول بوستانی
محمدؐ قلی (ص ۲۸ - کلیات - ح-۱)

(۳) خال ہندو کا بھلا کر تج کیا ہے بت پرست
سب خیالاں اپنے سٹ، کرتا ہے میرا خیال دست
محمدؐ قلی (ص ۴۹ - کلیات - ح-۲)

(۴) پچھیں کون آتا سو لینے خبر
دیے دل میں اس قاصداں بھیج کر
نصرتی (ص ۲۹۵ - گلشن عشق)

(۳) جن واحد مونث اسماء کے آخر میں "ی" "الف" اور "یا" ان تینوں میں سے کوئی ایک حرف نہیں ہوتا اردو میں ان کی جمع آخر میں "ی ن" بڑھا کر بناتے ہیں، لیکن دکنی میں ایسے الفاظ کی جمع "اں" سے بنائی جاتی ہے - جیسے:

(۱) یو چاند سور ستارے نت اس کی خدمت میں
ادب سوں باندھ کھڑے ہیں صفاں یمین و یسار
غواصی (ص ۴۴ - کلیات)

(۲) عجب چالیں بھریاں ہیں عورتاں یو
نہ جانوں کاں تے سیکیاں حکمتاں یو
وجہی (ص ۲۱۳ - سب رس)

(۳) جگت کوں کے سناتا نیں ہے باتاں
مشکر پر کئی توں لکھتا نیں براتاں
ابن نشاطی (ص ۲۰ - پھولبن)

www.taemeernews.com

(۴) دکنی میں مذکر اور مونث دونوں اسما کی جمع زیادہ تر "اں" ہی سے بنائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ضمائر، افعال، فعل ناقص وغیرہ کی بھی جمع "اں" سے بنائی جاتی ہے۔ جیسے:

(۱) ہمیں سب اس کے غلاماں ہیں، عاشقاں کے دلاں کے داراں ہیں

وجہی (ص ۸۸ - سب رس)

(۲) لطافت ایسیاں چاند جیسیاں ہنگر سہیلیاں سوں ملیاں ایسیاں رنگیلیاں، چھبیلیاں سوں مل دام تماشے دیکھتی پھرتی۔

وجہی (ص ۸۰ - سب رس)

(۳) نولاں ایسیاں نہا سیاں مارے مجھے چال کرے نہی کھینگی ان ازگا کیس بھی پڑتا ہے پیٹ اوٹ کر تراں

ہاشمی (ص ۲۲ - دلیوان)

۵) دکنی میں فاعل اگر جمع مونث ہو تو فعل کی بھی جمع "اں" ہی سے بنائی جاتی ہے۔ جیسے:

(۱) سورج چند آئے مہماں ہو کر مہمانی ہوئی ستے گھر
خوشیاں سوں ناچتیاں بجلیاں بدل عشرت کے چڑاتے ہیں

محمد قلی (ص ۱۵۶ - کلیات - ج - ۱)

(۲) محبت پیالہ بدریاں لے کھڑیاں
دیے یوں انو ہت میں جیوں سورچند

محمد قلی (ص ۸۵ - کلیات - ج - ۲)

(۳) حوراں ترستیاں ہیں اس باغ کے پھول کا طرہ لاتے

وجہی (ص ۶۷ - سب رس)

www.taemeernews.com

(۴) تج اِلاّں کے ہر ایک نیچ میں آنے
لیا لک جابایاں رہیاں ہیں ڈر ڈر کر
غواصی (ص ۱۱۷۔ کلیات)

(۵) سیاہی یوں دکھے اس کے اُدھر پر
کہ جیوں بیٹھیاں ہیں چمٹیاں آتشکر پر
ابن نشاطی (ص ۸۲۔ پھولبن)

(۶) دکنی میں اگر مضاف الیہ مونث ہو تو حرف اضافت کی بھی جمع بنائی جاتی ہے۔ جیسے:

(۱) تمام معراج کیاں نشانیاں دکھلائے۔
خواجہ بندہ نواز (ص ۱۵۔ معراج العاشقین)

(۲) تہن دو کیاں ماداں بی اپنے منیں
[illegible] گھر [illegible] میں
نصرتی (ص ۱۶۲۔ گلشن عشق)

(۳) یکس یک کے دل کوں لگاتے چلے
بچن کیاں سریاں رہ پہ لاتے چلے
نصرتی (ص ۱۷۶۔ گلشن عشق)

(۴) توں جھانک کر دیکھے پٹک مکھ جبین کیاں فوجاں کوں لے
یک پلک میں ایسا مار دل گا میں غم کے غنیم کرں کھید کھید
ہاشمی (ص ۵۶، ۵۷۔ دیوان)

(۵) سارے قبیلے کیاں بی بیاں کتیاں مجھے یوں ہاشمی
اوٹھ الاج سٹ جوگن ہوئی ان مرد کے دیتاگ سوں
ہاشمی (ص ۱۶۱۔ دیوان)

www.taemeernews.com

بعض اوقات حرف اضافت کی جمع کے خلاف بھی عمل ہوتا ہے جیسے :

(۱) جبرائیل کی باتاں سننا

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۲۰ ۔ معراج العاشقین)

(۲) نظر کوں مرنے خاطر نظر کی انکھیاں بازریا۔

وجہی (ص ۸۹ ۔ سب رس)

۷) جمع الجمع۔

دکنی میں بعض اوقات جمع الفاظ کی بھی جمع بنائی جاتی ہے ۔ اس کو جمع الجمع کہتے ہیں۔

لفظ "عاشق" کی عربی جمع عشاق ہے اور اس کی جمع الجمع "عشاقاں" ملتے ہیں۔ جیسے :

(۱) پرم پتیہ کا ہمارا جیو سنجیو
پرم پنتھ میں ہے عشاقاں کا یہ نیم

محمد قلی (ص ۳۲۲ ۔ کلیات ۔ ج ۔ ۱)

(۲) نہ جانوں ناز کا تعلیم کاں لینا ہے اولس
ولیکن دلبری کا علم عشاقاں سکاتے ہیں

بحری (ص ۱۶۷ ۔ کلیات)

(۳) یہ پانچ عناصراں کا ممتنع الوجود بوجیا تو پیر کا روح معلوم ہوئے گا۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۲ ۔ معراج العاشقین)

(۴) کل اصحاباں ہور خاص اصحاب مجلس میں حاضر تھے۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۳۱ ۔ معراج العاشقین)

www.taemeernews.com

(۵) مدت مدت لیا گر جوں خوف تیں ہیں تمام
یک پختہ ہمارا نہیں ہے سوائے خام

عبدالحق (ص ۱۳۳ - قدیم اردو)

(۸) تعظیم کے لیے بعض اوقات واحد کی بجائے جمع کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(۱) حضور بلائے پان دیئے، بہوت مان دیئے، بعد فرمائے
کہ انسان کے وجود میں کچھ عشق کا بیان کرنا۔

وجہی (ص ۹ - سب رس)

(۲) حضرت رسالت پناہ کبھی اس طرح جاگا کہے ہیں۔

شمس العشاق (ص ۷ - تاج الحقائق)

(۹) بعض اوقات واحد کو بطور جمع استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(۱) اس پانچ حواس کا مراقبہ باندھنا۔

خواجہ بندہ نواز (ص ۱۳ - معراج العاشقین)

(۲) سو اس کا ماں یو کوئی تنہا پال نہ جانا
کہے ہیں عقل کے یوں پہچانا لا

ابن نشاطی (ص ۱۰۳ - پھول بن)

(۳) عجب بے رحم معشوقاں ہے یاراں اس زمانے کے
جو عاشق کچھ کہے سن کے اپس پن اس کچھ راتیاں کی

محمد قلی (ص ۳۴۵ - کلیات - ج ۲)

(۴) دنیا میں ہر ایک کام کوں وسیلے بہوت ہے دنیا میں مکر
ہور حیلے بہوت ہے

وجہی (ص ۶۲ - سب رس)

www.taemeernews.com

(۱۰) وقت، ناپ تول اور سمت کے الفاظ جمع کے موقع پر بھی واحد ہی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

(۱) یو پھول بن تین مہینے لگ سکایا
پونم کا چاند ہو پورا تو آیا
ابن نشاطی (ص ۱۷۳۔ پھولبن)

(۲) عجب خوش وقت کے میانے دکھی یک بال کی چنچل
سہاوے نوجوانی میں سو چودہ سال کی چنچل
ہاشمی (ص ۱۲۴۔ دیوان)

یہ اسموں کی تعداد میں غیر تبدیلی کا ذکر تھا، اب حروف مغیرہ یعنی کا، کیرا، کی، کے، کوں، پر، تے، سوں، تلک، لگ، نے وغیرہ کے آنے سے اسموں میں جو ردو بدل ہوتا ہے اس کو بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) ایسے واحد الفاظ جن کے آخر میں الف یا ہ ہو وہ حروف مغیرہ کے آنے سے یائے مجہول سے بدل جاتے ہیں جیسے:

(۱) نقاب کبریا دور ہونے میں اللہ بندے کا وصل ہوا
خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۲۲۔ معراج العاشقین)

(۲) انجھوں بات پردے میں ہے
وجہی (ص ۳۵۔ سب رس)

(۳) جکوئی خلیفے کوں سمجھیا سو خدا کوں سمجھیا
وجہی (ص ۴۱۔ سب رس)

(۴) سونے کے پانی سوں لکھ رکھنا یو تیری بات
وجہی (ص ۵۰۔ سب رس)

www.taemeernews.com

(۵) دیا عشق کی بات کوں توں سواد
کیا کہنہ قصہ زمانے نے یاد
نصرتی (ص ۳۷۔ گلشن عشق)

(۶) جتے اس شناس کے پیالے سوں متے ہیں
وجہی (ص ۲۴۔ سب رس)

حسبِ ذیل الفاظ اس قاعدے سے مستثنا ہیں۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

الف۔ ہندی اور عربی کے بعض سہ حرفی الفاظ۔ جیسے:

(۱) نبی کے دیا تھے قیامت تلک تم
گنا دو نبی کے سو مولود لاکھاں
محمد قلی (ص ۴۲۔ کلیات۔ ج ۱)

(۲) حقیقتی پیا سوں مجازی سیتیں
جو نسبت کرے گا تو پاوے عتاب
محمد قلی (ص ۱۲۔ کلیات۔ ج ۲)

(۳) برہ کا درد کرو سنج پرت کی یاداں سوں
اے دو توں مل چلیں گے تو کریں گے ہم پرواز
محمد قلی (ص ۱۲۴۔ کلیات۔ ج ۲)

(۴) کھڑے اچھتے ہیں جوں ہریک گئی آ
رضا کی انتظاری سات گویا
ابن نشاطی (ص ۲۹۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

(ب) عربی فارسی کے بعض تین سے زیادہ حرف والے الفاظ۔ جیسے:

(۱) سب معافی کے گنا ہاں بخش اپنے لطف سوں
تیرے دربن مدعا کا در نہیں اے بادشاہ

محمد قلی (ص ۴۰۴۔ کلیات۔ ج ۱)

(۲) چھوٹن ہار تیرے تج تے جگ اچھے
شفاعت تری انبیاء لگ اچھے

نصرتی (ص ۱۴۔ گلشن عشق)

(۳) تنہائی دانا کا خلاصا ہے۔ تنہائی دانا کا خاصا ہے۔

وجہی (ص ۸۷۔ سب رس)

(۴) محبت کوں پالی، اپنے آشنا تے بولی کام ہوا ہے مشکل۔

وجہی (ص ۱۹۲۔ سب رس)

(۵) دریا سیتی قطرہ بھار پڑیا نوقطرا ہوا۔

وجہی (ص ۲۵۔ سب رس)

(۶) احمد مرسل جو ہیں پیغمبراں کے بادشاہ
کئے ہیں مردار اس دنیا کوں ہو طالب کوں کلا

غواصی (ص ۳۸۔ کلیات)

(۲) ایسے الفاظ، جن کے آخر میں "الف" یا "ہ" نہ ہو وہ حروف مغیرہ کے آنے سے تبدیل نہیں ہوتے۔ جیسے:

(۱) حضرت نے بولے اے اخی جبرئیل اللہ کے مہرسوں درمیان ہستی پردا ہے۔

خواجہ بندہ نواز (ص ۲۰۔ معراج العاشقین)

www.taemeernews.com

(۲) پانی میں ماٹی، پانی میں پانی، پانی آگ، پانی میں بارا، پانی میں خالی۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۲۔ معراج العاشقین)

(۳) موں پو مسجد، دل میں بت خانہ۔

وجہی (ص ۱۵۔ سب رس)

(۴) خصوصاً جو ہستی کرا باغبان
نایا سوکو تیون کی داستان

نصرتی (ص ۱۷۔ گلشن عشق)

(۵) عجب تیری قدرت کیرے کام ہے
سمجھنے دو قدرت کسے فام ہے

وجہی (ص ۴۔ قطب مشتری)

(۳) وہ اعداد جن کے آخر میں "اں" ہو، حرفِ مغیرہ کے آنے سے "ی ں" سے بدلتے ہیں۔ جیسے:

صدی آٹھویں میں تھیں اے دلی
کیا تازہ جنت میں جانِ علی

نصرتی (ص ۲۶۔ گلشن عشق)

(۴) وہ جمع مذکر الفاظ جن کے بعد حروف مغیرہ آنے سے جمع کی علامت بدستور قائم رہتی ہے۔ جیسے:

(۱) واں دیکھیں بریاں کا کیا حال ہے، ہور بھلیاں کے ہاتھ میں کیا آتا ہے۔

وجہی (ص ۴۸۔ سب رس)

www.taemeernews.com

(۲) زحل چھپ رہیا سات پردیاں کے آڑ
جینے جیو لیا سیس اپس کھٹی مینیں ناہر

نصرتی (ص ۲۲ - گلشن عشق)

(۳) یقین جان کہ تیرے تدیم بندیاں میں
غدا (؟) آج جو ہے خوطئی شکر گفتار

غواصی (ص ۴۷ - کلیات)

(۴) عرش پایا ہے تمن پنج کو ہراں تلے رونق
نیش فرشتیاں کوں رضا صلوات بھیجیں تنے باج

محمد قلی (ص ۴۶ - کلیات - ج - ۱)

(۵) پانی پیوے گا سو وسواس کے قطریاں میں ڈوبے گا۔
خواجہ بندہ نواز (ص ۲۵ - معراج العاشقین م

(۵) اردو میں اسم مونث ہو تو حرف ربط کے آنے سے جمع مونث کا "ان" یا "ی ان" "ون" سے بدلتا ہے۔ لیکن دکنی میں حرف ربط کے آنے سے جمع کے "اں" علی الحالیہ قائم رہتے ہیں۔ جیسے:

(۱) مد کے پیالیاں کا دور پھرتا ہے
تقل مد کا کہاں کباب کہاں

محمد قلی (ص ۱۷۴ - کلیات ج - ۲)

(۲) برہ کا درد کرو پرت کی یاداں سوں
لے دونوں مل چلیں گے تو کریں گے جم پرواز
محمد قلی (ص ۱۲۴ - کلیات - ج - ۲)

www.taemeernews.com

(۳) جلیا ہے جیو میرا انکھیاں ییں لالی
کرتج انکھیاں میں یوجیو کا جلا ہے
غواصی (ص ۱۶۳ - کلیات)

(۴) کلیاں پر ٹھنڈا نیر سٹ چھب سوں دیں
ہنسا تس مکدر او نیندریاں کے نیں
نصرتی (ص ۴۷ - گلشن عشق)

(۶) بعض اوقات دکنی میں اسم کی جمع کے بعد حرف مغیرہ کے آنے سے "ان" "وں" سے بدل جاتے ہیں۔ جیسے:

(۱) کانوں سوں جبریئل کی باتاں سننا۔
خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۳ - معراج العاشقین)

(۲) اٹھیا تھا پھول کا سب ٹھار مہکار
کھلے تھے پھول جھاڑوں پر ہر ایک ٹھار
ابن نشاطی (ص ۳۸ - پھولبن)

(۳) سدا کی بختور ہے توں تیرے بختوں کے سوں کھانا
ملے پر ہاشمی آکر تو بھو تیچ بختور ہوئی ہے
ہاشمی (ص ۲۵۲ - دیوان)

(۳) حالت

اسم کی حالت بھی لوازم اسم سے ہے۔ چنانچہ معنی کے اعتبار سے اسم کی چند حالتیں ہیں جو یہ ہیں:

(۱) فاعلی حالت۔

www.taemeernews.com

(۲) مفعولی حالت۔

(۳) ندائی حالت۔

(۴) خبری حالت۔

(۵) اضافی حالت۔

(۶) ظرفی حالت۔

(۷) طوری حالت۔

(۱) **فاعلی حالت**۔ اگر اسم سے فعل صادر ہو تو اسم کی یہ حالت فاعلی حالت کہلاتی ہے۔ جیسے :۔

(۱) دل نظر کوں پنچے ہم راز کیا بہت سرفراز کیا۔

وجہی (ص ۱۲۵ - سب رس)

(۲) لوگاں ناخوشی سوں مرتے ہیں۔

(شمس العشاق (ص ۸۰ - مخطوطہ تاج الحقائق)

(۳) جتے عاقلاں نے عقل دوڑائے آخر عشق کی بے آرامی میں آکر آرام پائے۔

وجہی (ص ۷۱ - سب رس)

اوپر کی مثالوں میں دل، لوگاں اور عاقلاں فاعلی حالت میں ہیں۔

(۲) **مفعولی حالت**۔ جب اسم پر کسی فعل کا اثر پڑتا ہے تو اس کی یہ حالت مفعولی حالت کہلاتی ہے۔ دکنی میں مفعولی حالت "کوں" سے ظاہر ہوتی ہے اور کبھی "کو" اور "نے" سے۔ جیسے :

(۱) عشق خدا کوں بھید یا۔

وجہی (ص ۴ - سب رس)

www.taemeernews.com

(۲) اس کتاب کا ناؤں سب رس، سب کو پڑھنے آوے ہوس۔

وجہی (ص ۹۔ سب رس)

(۳) محبت کوں پالی۔ اپنے آشنا تے بولی۔

وجہی (ص ۱۹۲۔ سب رس)

اوپر کی مثالوں میں خدا، سب، محبت اور آشنا مفعولی حالت میں ہیں۔

(۳) ندائی حالت۔ جب اسم منادیٰ ہوتا ہے یعنی جب اسم کو ندا دی جاتی ہے تو اسم کی یہ حالت ندائی حالت کہلاتی ہے۔ جیسے:

(۱) اے عاشق، اے رہ رو، اے نیک تو کئیں دیکھتا ہے تو اس دیکھنے میں کیا ہے سو دیکھ۔

وجہی (ص ۱۱۹۔ سب رس)

(۲) اے عزیز او فرشتیاں کے معنی سن

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۲۵۔ معراج العاشقین)

جب منادیٰ جمع ہوتا ہے خواہ وہ مذکر ہو یا مونث دکنی میں اس کے آگے "ں" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

طمع داری بری ہے اے عزیزاں
نہیں کچھ خوب اے صاحب تمیزاں

ابن نشاطی (ص ۴۳۔ پھولبن)

اوپر کی مثالوں میں عاشق، عزیز، عزیزاں اور صاحب تمیزاں ندائی حالت میں ہیں۔

(۴) خبری حالت۔ جب اسم کوئی خبر دیتا ہے تو اسم کی یہ حالت

www.taemeernews.com

خبری حالت کہلاتی ہے۔ جیسے:

(۱) ایک شہر تھا، اس شہر کا ناؤں سیستاں، اس سیستاں
کے بادشاہ کا ناؤں عقل

وجہی (ص ۱۶ - سب رس)

(۲) اتھا دو معتقد جو گیاں سوں واقف
ملے دو خاک کے بھو گیاں سوں واقف

ابن نشاطی (ص ۶۱ - پھولبن)

اوپر کی مثالوں میں شہر، سیستاں، عقل اور معتقد خبری حالت میں ہیں۔

(۵) اضافی حالت - جب ایک اسم کا تعلق کسی دوسرے اسم سے ظاہر کیا جاتا ہے تو اس کی یہ حالت اضافی حالت کہلاتی ہے۔ جیسے:

(۱) درس دیکھن کوں نیں ممکن منجے دو بخت کالے ہو
میں اپنے ہاتھ میانے لے پیا کا ہاتھ مل بیٹھوں

غواصی (ص ۱۳۴ - کلیات)

(۲) رضائے کر سٹیں ابر بہاراں
گلے میں باغ کے موتیاں کے ہاراں

ابن نشاطی (ص ۳۷ - پھولبن)

(۳) برہ کی آگ لا پانی اپس کے دل کے لہو کا کر
کدھاں لگ یو نخ اوٹانا دونوں انکھیاں کی بھاجیں

ہاشمی (ص ۱۵۷ - دیوان)

اوپر کی مثالوں میں پیا، موتیاں اور برہ اضافی حالت میں ہیں۔

www.taemeernews.com

(٦) **ظرفی حالت** - جب کسی اسم کا تعلق وقت یا جگہ سے ظاہر ہو، اس کی یہ حالت ظرفی حالت کہلاتی ہے۔ ظرفی حالت میں اسم کے ساتھ عموماً میں، منے، تے، اپرال، وغیرہ حروف ربط آتے ہیں۔ جیسے:

(۱) جو پڑنے سیتے شہ کوں مکتب منے
ہنر سیک ہنروند ہوا سب منے
(وجہی ص ۲۳ - قطب مشتری)

(۲) صبا حشر کی اس گلستان تے
معطر اچھے بوئے ایمان تے
(نصرتی ص ۱۴ - گلشن عشق)

(۳) دوست یک دلیس مجلس کوں بھر کر
جو بیٹھا تخت کے اپر ال آکر
(ابن نشاطی ص ۶۰ - پھولبن)

اوپر کی مثالوں میں مکتب، گلستان اور تخت ظرفی حالت میں ہیں۔

(۷) **طوری حالت** - اسم سے جب کوئی طور، طریقہ، ذریعہ، سبب اور مقابلہ جیسی کوئی کیفیت معلوم ہو تو اس کی یہ حالت طوری حالت کہلاتی ہے۔ جیسے:

(۱) میرا بس چلے تو اُسے چھریاں سوں بھوکوں۔
(وجہی ص ۲۵۷ - سب رس)

(۲) اظہار کیا کروں [illegible]ال سب ہے تمام
تصدیق تج زبان [illegible] ہے قیل وقال
([illegible] ص ۶۳ - کلیات)

اوپر کی مثالوں میں چھریاں اور [illegible]ری حالت میں ہیں۔

www.taemeernews.com

اسما کی تصغیر و تکبیر

اسم میں کسی وجہ سے معمولی تغیر کر کے تصغیر کی کیفیت پیدا کی جاتی ہے تو اس کو اسم کی تصغیر کہا جاتا ہے۔ تصغیر محبت یا حقارت کے لئے آتی ہے یا اس سے چھٹائی کا اظہار بھی ہوتا ہے۔

بعض اوقات لفظ میں کچھ تبدیلی کر کے یا اس کے آگے چند حروف بڑھا کر اسم کی تصغیر کی جاتی ہے۔

اسم کے آگے "ڑی" کے اضافے سے۔ جیسے:

ہے کون یہاں جو استری تمنا ملے گی رات دن
دو آملے گی شوخڑی جس پر بڑیاں کا نہیں ہے واب

ہاشمی (ص ۳۶ - دیوان)

کبھی مذکر لفظ کو مونث کرنے سے بھی اسم کی تصغیر ہوتی ہے
ٹوکرا سے ٹوکری، ڈبا سے ڈبی، ڈھولک سے ڈھولکی وغیرہ۔

جیسے: (۱) کھوپی کے پھل لڑیاں ہیں جیوں ٹوکریاں کے جھیلے
منج شمع مجلس او پر او شمع کوں ہوا سے

محمد قلی (ص ۹۳ - کلیات - ج - ۱)

(۲) کیس یوں بی بیاں شیشے ڈبیاں بھر بھر رکھو خوشبوئی سوں
میں جواب دیوں ساقی نیں یاں خوشبوی بھروا کیا کردں

ہاشمی (ص ۱۳۱ - دیوان)

(۳) نگانا تو کاں کا سننا ہنکار ڈومنیاں سوں
تو گئی ہے کوٹھری میں جو ڈھولکی بجی ہے

ہاشمی (ص ۲۹۰ - دیوان)

www.taemeernews.com

تکبیر

تصغیر کی ضد تکبیر ہے۔ جس طرح اسم کی تصغیر کی جاتی ہے اسی طرح تکبیر بھی کی جاتی ہے۔ تکبیر کا مقصد عظمت اور زیادتی کا اظہار ہے۔ بعض اوقات اسم کے آگے "ش" کا اضافہ کر کے اسم کی تکبیر بنائی جاتی ہے۔ جیسے:

(۱) غواص اس کا داس ہے دل جیوں راسک راس ہے
شہباز کی منج آس ہے جگ کوں مدد شہباز ہے

غواصی (ص ۱۷۱ - کلیات)

(۲) اتھی خوبصورت ہیں جیوں شہ پری
ولیکن پری سوں اتھی برتری

مقیمی (ص ۸۴ - چندر بدن و مہیار)

www.taemeernews.com

صفت

جس کلمے سے اسم کی کوئی حالت یا کیفیت ظاہر ہو اس کو صفت کہتے ہیں۔ صفت سے اسم کی تخصیص ہو جاتی ہے۔

صفت کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) صفت ذاتی۔

(۲) صفت نسبتی۔

(۳) صفت عددی۔

(۴) صفت مقداری

(۵) صفت تنکیری۔

(۱) **صفت ذاتی**۔ وہ صفت ہے جو موصوف کی ذات میں پائے جائے اور مستقل ہو۔ جیسے:

(۱) پرانا ہو رہیا تھا عشق میرا
سو تازہ کر اُسے پھرتے چھیڑیا ہوں

غواصی (ص ۱۳۱۔ کلیات)

(۲) کنور کا جو من میں دولتوں کے بھید
ہوئے تھے جو رو رو کے دیدے سفید

نصرتی (ص ۲۹۷۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

صفت ذاتی بعض اوقات دو لفظوں یعنی دو ہندی، دو فارسی یا فارسی عربی سے مل کر بھی آتی ہے۔ جیسے:

(۱) وجہی بہوگنی گن بھریا، تسلیم کر کر سر پر بات دھریا۔

وجہی (ص ۸۔ سب رس)

(۲) نیک بخت برخوردار شیریں گفتار

وجہی (ص ۴۳۔ سب رس)

(۳) سمج پن وہ درویش روشن ضمیر
ستم کی کیا کدنہ دیکھا اس کے دھیر

نصرتی (ص ۷۶۔ گلشن عشق)

اُردو کے "سا" اور "سے" کی طرح دکنی میں بھی "سا" کے علاوہ "سری کا" "سوں" "تے" اور "تھے" وغیرہ اسموں کے بعد استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان سے مشابہت، مبالغہ یا مقابلہ ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے: (۱) بنائے وہ جیوں آرسی سا محل
صفا صندرتس میں کیئے بے بدل

نصرتی (ص ۸۸۔ گلشن عشق)

(۲) برہ سات ہر دم درو لے کوں کھونچ
رگت بھر سہے لعل سی لال چونچ

نصرتی (ص ۲۱۲۔ گلشن عشق)

(۳) ہمیں تو جیو سر لیکا دھن سٹے ہیں وار تمنا پر
تمھیں اجھوں لگوں یاری ہمارے ستانی کرتے

ہاشمی (ص ۲۳۱۔ دیوان)

www.taemeernews.com

(۴) بال سوں باریک اس کا نیر

وجہی (ص ۱۹۹ - سب رس)

(۵) شہد تے ہے میٹھا تیرا رسنا
ہم شکر تھے میٹھی تیری گالی

غواصی (ص ۱۷۰ - کلیات)

(۶) کہ یو نازک سندر نازک پگاں کی
یو نازک پھول تے نازک ڈگاں کی

ابن نشاطی (ص ۱۳۹ - پھولبن)

(۷) کہ یک کوئی شاہ تھا اول عجم میں
تھا مشہور حاتم سوں کرم میں

ابن نشاطی (ص ۷۸ - پھولبن)

(۸) فلک تے بلند پایہ تج تخت کا
ترا تاج سو سایہ ہاں تخت کا

نصرتی (ص ۳۰ - گلشن عشق)

(۹) تس دن زباں پہ میرے جاگا گیا ہے آکر
شہد و شکر تے میٹھا تیرا اچ نام بولو

ہاشمی (ص ۲۱۲ - دیوان)

(۱۰) یو تھا ردی کے گالے تے دل نرم تر
ستیا تس میں تو شعلۂ گرم تر

نصرتی (ص ۱۱۹ - گلشن عشق)

www.taemeernews.com

بعض اوقات صفت کے آگے چند الفاظ اس غرض سے بڑھائے جاتے ہیں کہ اس سے صفت میں زیادتی یا شدت ظاہر ہو۔ جیسے:

(۱) غرض بہوت نادر باتاں بولیا ہوں، دریا ہو کر موتیاں رولیا ہوں۔

وجہی (ص ۱۲۔ سب رس)

(۲) خلاصہ پاسو لچھن کا کہے تو ہاشمی پھر پھر
مجھے مخلص جو دیکھی تو ہوئی ہے لٹی سندر مخلص

ہاشمی (ص ۹۷۔ دیوان)

(۳) اوّل تے دیکھ کر سمجھی ترا موں
بڑا فتنہ بڑا مکار ہے توں

ابن نشاطی (ص ۱۲۰۔ پھولبن)

(۴) ادک نازوک جاگا ہے پیا کے وصل کا جاگا
جنے پائے وو جاگا جیوں سوں بندہوا ٗ ان کا میں

غواصی (ص ۱۲۷۔ کلیات)

منفی صفات ذاتی

چند علامتیں ایسی ہیں جن کے اضافے سے صفت ذاتی، نفی کے معنی دیتی ہے۔ یہ علامتیں صفت کے آگے بڑھائی جاتی ہیں۔

نا ــــ نا اہل۔ جیسے:

نا اہل پاس جو سوال کرتا ہے وو جیونا نیں مرنا ہے۔

وجہی (ص ۷۴۔ سب رس)

www.taemeernews.com

ن ــــ نڈر ۔ جیسے :

(۱) عشق نڈر عشق کوں کس کا ڈر ۔

وجہی (ص ۴ ۔ سب رس)

(۲) ملوں گی ہوئے دلے ڈر ہے ہر ایک بی بی کی ادئی تقدیر
نڈر عورت نڈر عورت نڈر عورت لکر ہوئیگی

ہاشمی (ص ۲۵۴ ۔ دیوان)

نر ــــ نرگن ۔ جیسے :

(۱) لگیا ہاتھ یو کس تو سری سگن
دیکھے بے ہما تو وہ نرگن کا گن

جانم (مخطوطہ ن ۵۴۳ ۔ پنج گنج)

نر ــــ نراس ۔ جیسے :

(۲) وہ جھاڑ اپیچ نراس کون آوے گا اس جھاڑ پاس ۔

وجہی (ص ۱۳۹ ۔ سب رس)

بے ــــ بے حد ۔ جیسے :

وو بے حد اس کی صفت کوں کاں ہے حد ۔

وجہی (ص ۱ ۔ سب رس)

(۲) صفت نسبتی

صفت نسبتی وہ ہے جو کسی اسم کی نسبت اور علاقے کو ظاہر کرے ۔ جیسے :

(۱) لفظر کی ماں تھی ہندوستانی ، سیاہ پیشانی باپ تھا ترکستانی

وجہی (ص ۸۶ ۔ سب رس)

www.taemeernews.com

(۲) ہمیں ہندی اگر جھگڑے پہ ر آدیں
گھڑی میں مار مصریاں کوں بھگادیں
ابن نشاطی (ص ۱۲۸ - پھولبن)

(۳) اوپرا طلسی جیوں منڈپ او نخ تدر
تلیں جیو کرے سبز مخمل کی صدر
نصرتی (ص ۱۸۶ - گلشن عشق)

(۴) ہوا رنگ مج زعفرانی قرار
سورج ہنس پڑے دیکھ بے اختیار
نصرتی (ص ۲۰۴ - گلشن عشق)

(۵) مت پھاڑ کنی تو پھاڑی چوری چھپے تے ساڑی
اجڑی کوں کل پنھائی سالو برہان پوری
ہاشمی (ص ۲۲۳ - دیوان)

دکنی میں ہندی کی چند ایسی علامتیں بھی مستعمل ہیں، جن کو اسم کے آگے لگانے سے صفت نسبتی بنتی ہے۔

(۱) "لا" یا "لی" کے اضافے سے۔ جیسے:

(۱) پیا سانولا من ہمارا بھلایا
نزاکت عجب سبز رنگ میں دکھایا
محمد قلی (ص ۲۳۳ - کلیات ح-۱)

(۲) نھنی سانولی پر کیا ہوں نظر
خبر سب گنوا کر ہوا بے خبر
محمد قلی (۲۳۳ - کلیات - ح-۱)

www.taemeernews.com

(۲) "یالا" کے اضافے سے۔ جیسے:

لچھن گن کے سو بالوں سوں بھنور ہو رہے ہیں رسیالے
کتے ہیں گلرخاں کا بھی بڑا گلزار کرتے ہیں

ہاشمی (ص ۱۴۷۔ دیوان)

(۳) "سا" کے اضافے سے۔ جیسے:

کنے سکھلائی اے پیارے اتا تمنا کوں ہٹ کرنے
تمارے چاند سے موں پہ یہ بادل سا گھونگٹ کرنے

ہاشمی (ص ۲۴۲۔ دیوان)

(۳) صفت عددی

صفت عددی وہ ہے جس سے اسماء کی تعداد ظاہر ہو۔ جیسے:

وہاں چار گھر تھے تین خراب ایک بستا نہ تھا۔

خواجہ بندہ نواز (مخطوطہ ن ۴۲ ۵ شکار نامہ)

صفت عددی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) عدد معین۔

(۲) عدد غیر معین۔

(۱) وہ کلمہ جس سے کسی شئے کی ٹھیک تعداد یا گنتی معلوم ہوا سے

www.taemeernews.com

صفت عددِ معین کہتے ہیں۔ جیسے:

نو باپاں کے ہور سات ماواں کے چار فرزند تھے۔

خواجہ بندہ نوازؒ (مخطوطہ ن ۲۴۵ شکارنامہ)

عددِ معین کی بھی تین قسمیں ہیں:

(۱) عددِ معمولی۔

(۲) عددِ ترتیبی۔

(۳) عددِ اضعافی۔

(۱) **عددِ معمولی**۔ وہ عدد ہے جس سے صرف تعداد ظاہر ہو۔

جیسے: جیو ہے یکچ کیسے ایک کیسے چار۔

وجہی (ص ۴۷۔ سب رس)

ایک، یک یا یکس عددِ معمولی ہے، لیکن معنوں کے لحاظ سے

اس کا استعمال مختلف ہوتا ہے۔

(۱) ہر ایک کے معنی میں۔ جیسے:

ملا صنعت کے ہاتاں سو یک یک بال

بندیا محراب دو نیناں کے اُپر ال ٧

ابن نشاطی (ص ۲۔ پھولبن)

(۲) کسی کے معنی میں۔ جیسے:

لھوے تے لوگاں ڈرتے ہیں تو آکر یکیں کی طاعت کرتے ہیں۔

وجہی (ص ۵۴۔ سب رس)

(۳) ایک دوسرے کے معنی میں۔ جیسے:

ایک کوں ایک ڈراتے، ایک کوں ایک داٹتے۔

وجہی (ص ۱۹۳۔ سب رس)

www.taemeernews.com

(۴) "ایکس" اور "یکہ" اشخاص کے لئے مخصوص ہیں۔ جیسے:

ایکس تے ایک خوب ایکس تے ایک خوب تر

وجہی (ص ۷۔ سب رس)

یک کوں شہ کیتا یکن کوں مات اے ناتم سو کیا

بحری (ص ۱۴۴۔ کلیات)

(۳) عدد ترتیبی۔ وہ ہے، جس سے سلسلہ معلوم ہو۔ بعض نحوی اسے صفت عددی بھی کہتے ہیں۔ عدد ترتیبی کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ معین عدد کے آگے "واں" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

پانچواں تن واحد الوجود، اس کا فرشتہ ابلیس۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۳۔ معراج العاشقین)

پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا اور چھٹا اس قاعدے سے مستثنٰی ہیں، کیونکہ ان کے بنانے کے لئے عدد معین کے آگے "واں" کا اضافہ نہیں کیا جاتا۔ جیسے:

(۱) پانچ ہوا سو پہلا تن یو باندے پانچو دار
خاکی تن کا فعل ہوا تو رسمی دیکھ بچار

شاہ دادل (مخطوطہ ن ۱۱۱۳۔ چار تن)

(۲) دوسرا تن ممکن الوجود، اس کا نگہبان اسرافیل

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۲۔ معراج العاشقین)

(۳) کتنے ہیں دو میں تیسرا یوں کہ جیوں ہے آنکھ میں کنکرا
جو کچھ حفظ ہے سو کرا پنا دُنیا دوپہر کی چھاؤں

ہاشمی (ص ۱۶۹۔ دیوان)

www.taemeernews.com

(۶) دیا ہر جگہ جوت تارے نمن
کتا تج ہے پہلا کہ چوتھا گگن

نصرتی (ص ۱۵۸ - گلشن عشق)

کبھی عدد معین کے آگے "وں" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ افراد کی کلیت یا استغراق کو ظاہر کیا جائے۔ جیسے:

(۱) دونوں کوں دیک آیا ہر کسے یاد
تمہ ایسے تھے شیریں و فرہاد

ابن نشاطی (ص ۵۸ - پھولبن)

(۲) یو دونوں جنے مل کر منگتے۔

وجہی (ص ۱۳۲ - سب رس)

(۳) بہرحال اس سند سوں دونوں کر بات
اٹھے ٹیکس کے یک لے ہات میں ہات

ابن نشاطی (ص ۱۵۴ - پھولبن)

(۴) قرار آرام نیں ہے تو تھے ساتوں آسماناں میں
دو دھاری تیر بن میاناں کی کہ تیزی بڑھتی ہے کے

غواصی (ص ۱۴۲ - کلیات)

(۵) ڈریا سٹ کہ آئی قیامت مگر
کہ ساتوں ستارے پڑے دھرت پر

نصرتی (ص ۷۰ - گلشن عشق)

(۶) کنے کو چپ کتی ہوں میں و لے یوں جی میں گھٹ گئی ہوں
نزیک ہو ہاشمی کے مل میں آٹھوں پہار بیٹھوں گی

ہاشمی (ص ۲۴۵ - دیوان)

www.taemeernews.com

(۷) یو تینوں جھاڑاں نا مغرب میں نا مشرق میں

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۲۲ - معراج العاشقین)

(۸) اوسمیں ہرن کوں پکائے ہور چاروں ملکر ہرن کوں کھائے۔

خواجہ بندہ نوازؒ (مخطوط ۵۴۲ تلکا نامہ)

فارسی میں معین اعداد کے آگے "م" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

دویم سخاوت اچھے دل کا، سویم عمل اچھے دانائی کا، چہارم مرید کے مال سوں طمع نا کرنا حرص کا، پنجم نادانی کی بات نا کرے مریداں میں، ششم عقل اچھے، ہفتم شجاعت اچھے، ہشتم یاد میں رہنا، نہم حال پر حال ہوئے، دہم سوبوجھ کا مالک ہوئے۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۲۹ - معراج العاشقین)

(۳) عدد اضعافی۔ وہ عدد ہے، جس سے گنتی تعداد ظاہر ہو۔ عدد کے آگے "ہرا" یا "ہری" کے اضافے سے عدد اضعافی بنتا ہے۔ جیسے:

(۱) دے کر شفق سا شوخ رنگ سورج سا چھاپہ چھاپ کے
لائی تگٹ کر دھوپ سا رتہرا تگٹ کر اوڑھنی

ہاشمی (ص ۲۵۳ - دیوان)

(۲) بہتر لیشواز کے چولی اپر کتی شال بھی دوہری
لگے کیوں ہات ہاتھی مست کھنباری ہیں کی جکڑے سو

ہاشمی (ص ۲۱۵ - دیوان)

عدد کسری۔ وہ عدد ہے، جس سے کسی عدد یا مقدار کا کوئی جز ظاہر ہو۔ جیسے:

www.taemeernews.com

(۱) لیوا کسے ہے یا وہاں پھر کر سنگاتی آٹے لگ
ایک پاؤ روٹی بس ہے سو آنار ہور ناریل کی

ہاشمی (ص ۲۷۰- دیوان)

(۲) بی بیاں سب یوں کتیاں مجھ ایک پھڑ کا اوڑتی کی نیں
کیوں بھاتا تمنا اوڑنا نوی دیڑھ پاٹ کی چادر

ہاشمی (ص ۶۲- دیوان)

(۲) عدد غیر معین - وہ کلمہ، جس سے چیزوں کی ٹھیک تعداد یا گنتی ظاہر نہ ہو۔ اسے صفت عدد غیر معین کہتے ہیں - عدد غیر معین کے لئے دکنی میں عام طور پر یہ الفاظ مستعمل ہیں :-

کتک، کئی، سب، سکل، سکلے، کِتے، یتے، جِتے، دتے۔

جیسے :-

(۱) کتک دن کے پچھے دو جھاڑ لایا
لگایا جھاڑ ہور مقصود پایا

ابن نشاطی (ص ۴۴- پھولبن)

(۲) دکھایا کر عجائب کار باراں
دریا پر دو دکے کئی کئی پہاڑاں

ابن نشاطی (ص ۱۵۶- پھولبن)

(۳) عشق سب جا گا حاضر ناظر

وجہی (ص ۴۴- سب رس)

(۴) خلافت دے نبی کہے یوں کہ منج بعد از سو حیدر ہے
سکل مومن مسلماناں کوں دو جگ میں سو رہبر ہے

محمد قلی (ص ۸۰- کلیات- ج ۱)

www.taemeernews.com

(۵) زمانے میں ترے سکلے ہیں چنگے
بغیر از سوئی نیں بھی کوئی بنگے

ابن نشاطی (ص ۱۹ - پھولبن)

(۶) کیتیاں کے خوں کریں گے کی نین اس کے آج
کہ دو تو مدپی متی ہو نڈھالی جاتی ہے

غواصی (ص ۱۵۸ - کلیات)

(۷) کیتے دھرتے اہیں بر عکس تاویل
کتاں کوں وہم سوں دیتے ہیں تمثیل

ابن نشاطی (ص ۳۱ - پھولبن)

(۸) کتے گھر بر گھر پتے اس شہر میں ڈاٹ
کہ واں بارے کے نیں تھا شخص کوں باٹ

ابن نشاطی (ص ۹۴ - پھولبن)

(۹) جتنے ہیں عاشقاں تیرے وُتے حاضر ہوئے ہیں آج.
سکی منج سچ کہو اتنا تمیں تیرے کوں پیارے ہیں

غواصی (ص ۱۳۷ - کلیات)

(۱۰) بسندی ہیں خشکی پہ جس دھات کے
دسیں بحر ہیں سب وتے ذات کے

نصرتی (ص ۱۲۹ - گلشن عشق)

بعض اوقات معین اعداد غیر معین کے معنی دیتے ہیں، جیسے:

(۱) تج یاد کتے ہوئے ہیں سبھی طالباں کباب
ساقی پلا توں لطف سیتی اب تو یک دو جام

محمد قلی (ص ۱۶۸ - کلیات - ج ۱)

www.taemeernews.com

"ایک دو" معین اعداد ہیں' لیکن یہاں غیر معین کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

(۲) چار لوگاں میں عزت پائے۔

(وجہی ص ۱۶۔ سب رس)

(۳) یہاں بی یک آدھے وقت کچھ دِس آتا ہے۔

(وجہی ص ۲۷۲۔ سب رس)

(۴) ملنے اکیلی آئی ہے یاری ہے یو کس دھات کی
لیائی سنگاتی ناؤں کوں چھوری برس چھ سات کی

(ہاشمی ص ۲۳۴۔ دیوان)

(۵) یک پل پیا بن دیس ہور جا ذ گھڑی کئی یاس کی
ہور سو برس ٹلتے نہی یو رات بارہ ماس کی

(ہاشمی ص ۲۵۶۔ دیوان)

(۴) صفت مقداری

صفت مقداری' وہ ہے جو کسی شے کی مقدار کو ظاہر کرے۔ جیسے:

کئی پوت بنگڑیاں تھے تو وو پشواز موتی اوڑھنی
پنچ سیر سونا پہنی ہوئی وو ہی بادلا اور تاس تھا

(ہاشمی ص ۳۔ دیوان)

اتنا، جتنا، کتنا، ایتا، یتا، سگٹ، تمام، سگل، سگلا ات وغیرہ کے الفاظ جس طرح صفت عددی کے لئے آتے ہیں، اسی طرح صفت مقداری کے لئے بھی مستعمل ہیں۔ یہ اسموں کے ساتھ آکر چیزوں کی

www.taemeernews.com

مبہم تعداد کو ظاہر کرتے ہیں جیسے:

(۱) لگیا ہے ضرور اب منجے سوسنا
سجن تجھے درد دوکھ جتنا ہوا
تل اتنا اسوں عشق دھرتا جو تھا
دیکھ آخر تل اتنا سو کتنا ہوا

غواصی (ص ۱۱۱ - کلیات)

(۲) ہرناں میں اتی تندی اتی چالاکی کہاں ہے:

وجہی (ص ۱۸۲ - سب رس)

(۳) تیا دھٹیا گی کیا پیاری جو انکھ منج انکھ کھولے لک
جواُن بے کنت لینے کوں نہیں نج عار آتی کی

محمد قلی (ص ۲۳۸ - کلیات - ح - ۲)

(۴) کتا بولوں نہیں سرتے سو باتاں
کیتا کوں کوئی نیں کرتے سو باتاں

ابن نشاطی (ص ۱۶ - پھولبن)

(۵) جو دن دل میں جیتا کتا منج دُتا اس رین کیتی میں
گر پیاری ٹھکانے نیں مجے آتی دورانے کی

محمد قلی (ص ۲۴۵ - کلیات - ج - ۲)

(۶) توں پھل چاک دیکھ ہور لذت کوں فام
نہ کر مول سب کا سگٹ نین دام

وجہی (ص ۱۶ - قطب مشتری)

www.taemeernews.com

(۷) میں دیکھن ہارا، میری کچ قدرت منج پر تھی نیں، یہ تمام کیوں لکھوں؟
جانم (مخطوطہ ن ۴-۱۰۔ کلمۃ الحقائق)

(۸) کرامت بچن سوں ولا سا اول
سچ کئی یو قصہ ہوا سو سگل
نصرتی (ص ۴۶۔ گلشن عشق)

(۹) اونو بعد ازاں ہیں عمر نام دار
ہوا دین سگلا بھی لئی استوار
مقیمی (ص ۸۰۔ چندر بدن ومہیار)

(۱۰) ارے البلیسات رحمت منگ اپنے حق تعالیٰ کن
اگر او دوست ہے غاصب تو مغضوبی سو میری ہے
بحری (ص ۲۲۲۔ کلیات)

(۵) صفت تنکیری

صفت تنکیری وہ کلمہ ہے جو صفت کا کام دیتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ جب وہ کسی اسم کے ساتھ آتا ہے تو صفت کا کام دیتا ہے اور تنہا مستعمل ہوتا ہے تو ضمیر بن جاتا ہے۔ جیسے:

(۱) وہ میدان کے یک کنارے کوں دور
صفا باغ دستیا دھرتا سو نور
نصرتی (ص ۱۵۴۔ گلشن عشق)

(۲) شراب میں مستی نیں وو شراب کیوں چڑھے گا؟
وجہی (ص ۲۸۔ سب رس)

www.taemeernews.com

(۳) جو عاقل ہے یو بات مانے وہی
قدر اس ادا کی پچھانے وہی

وجہی (ص ۱۶ - قطب مشتری)

(۴) یو خدا کی عنایت، یاں کیا شکایت، خدا بہوت بڑا ہے نہایت۔

وجہی (ص ۱۶ - سب رس)

(۵) جو لب گرمی سوں غم کی سوک جاوے
سو لب کوں جیب کا تر نوک انپڑائے

ابن نشاطی (ص ۱۵۵ - پھولبن)

صفتوں کی تذکیر و تانیث اور جمع

جس طرح کسی اسم کے آخر میں "الف" آنے سے اُسے مذکر مانا جاتا ہے اور یائے معروف آنے سے مونث، اسی طرح اکثر صفات میں بھی "الف" علامتِ تذکیر ہے اور یائے معروف علامتِ تانیث۔ صفت مذکر ہونے کی صورت میں اُس کا آخری حرف "الف" جمع میں یائے مجہول سے بدل جاتا ہے جیسے کالا سے کالے۔ اُردو میں عموماً مونث صفتیں واحد اور جمع میں یکساں رہتی ہیں، لیکن دکنی میں ان کی بھی "اں" کے اضافے سے جمع بنائی جاتی ہے۔ جیسے:

(۱) کالیاں گوریاں سکیاں کوں جگ میں جو تھیاں سو لبریا
کھونلی سکی کوں دیکھت میں سد بھولیا دکن میں

محمد قلی (ص ۲۴۷ - کلیات - ج ۱)

www.taemeernews.com

(۲) کچیاں کونلیاں کنڈانریاں ناریاں کلیاں کوں نو روز آیا
محمد صدقے قطبا کوں انندا سوں ملا یا ہے
محمد قلی (ص ۱۳۰۔ کلیات۔ ج ۱)

(۳) عورتاں بچاریاں بہت بھلیاں ھیں۔
وجہی (ص ۲۲۰۔ سب رس)

(۴) رو رو کے نیل پڑے ہیں نیلیاں انکھیاں ہویاں بھی
تو دل میں وہی صورت ہے جو جھڑک گئے نیلے پر
ہاشمی (ص ۸۰۔ دیوان)

(۵) یک وقت نئی یک دقت پر ملتی ہے باتاں کر میٹھیاں
جیو میں تمھارے کچھ اچھو ہمنا تو وئی یک لاک ہے
ہاشمی (ص ۲۶۲۔ دیوان)

دکنی میں جس طرح مونث صفتوں کی جمع بنائی جاتی ہے ، بعض اوقات اسی قاعدے کے مطابق مذکر صفتوں کی بھی جمع بنالی جاتی ہے۔
جیسے :(۱) اپے چل نیٹں جانتے ، دسریاں پر بُرا مانتے ۔
وجہی (ص ۱۶۔ سب رس)

(۲) خدایا منجے خیر دے شر ستی
نڈر کر بڑیاں کے بڑے ڈر ستی
وجہی (ص ۵۔ قطب مشتری)

www.taemeernews.com

ضمیر

ضمیر وہ کلمہ ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہوتا ہے تاکہ اسم کی تکرار نہ کرنی پڑے۔

ضمیر کی حسب ذیل پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیر شخصی۔ (۲) ضمیر موصول۔ (۳) ضمیر استفہام۔ (۴) ضمیر اشارہ (۵) ضمیر تنکیر۔

(۱) ضمیر شخصی

ضمیر شخصی وہ ضمیر ہے جو اشخاص کے ناموں کی جگہ استعمال کی جائے اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) جو شخص بات کرتا ہے اُسے متکلم کہتے ہیں۔ دکنی میں ضمیر شخصی متکلم کے لئے میں، اپے، ہم، ہمن، ہمنا، ہمے اور ہمیں مستعمل ہیں۔

(۲) جس سے بات کی جاتی ہے اُسے مخاطب کہتے ہیں۔ دکنی میں ضمیر شخصی مخاطب کے لئے تو، توں، تم، تمن، تمنا اور تمیں استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۳) جس کی نسبت ذکر کیا جاتا ہے اس کو غائب کہتے ہیں۔ دکنی میں ضمیر شخصی غائب کے لئے وہ، وو، او، وے، انو، اونے اور

www.taemeernews.com

اُنے مستعمل ہیں۔ واضح ہو کہ ضمیروں میں حالت اور تعداد دونوں پائے جاتے ہیں۔ ضمیروں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ضمائرِ مُتَکلّم

حالت	واحد	جمع
فاعلی حالت	میں ، اپے	ہم، ہمن، ہمنا، ہمے، ہمیں
مفعولی حالت	مجے، مجھے، منجے، منجھے، مجہ، منج، مج کوں، منج کوں	ہمنا، ہمنا کوں
اضافی حالت	مو، مج، مجھ، میرا، منج	ہمو، ہمارا

ضمائرِ مخاطِب

حالت	واحد	جمع
فاعلی حالت	تو ، توں	تم، تمن، تمنا، تمیں، تمھیں۔
مفعولی حالت	تج ، تجھ ، تجے ، تج کوں	تمن، تمیں، تمنا کوں
اضافی حالت	تو، تج ، توج ، تجھ ، تیرا	تم، تمن، تمنا، تمارا، تمھارا

www.taemeernews.com

ضمائرِ غائب

جمع	واحد	حالت
اُن، اونو، وے	وہ، وو، او، وے، اُنے	فاعلی حالت
انوں کوں، اینوں کوں، ان کوں، انھوں کوں	اُس، اُس کوں، اُسے	مفعولی حالت
انو کا، اینو کا	ون کا، اُن	اضافی حالت

ضمیر متکلم (فاعلی حالت واحد) جیسے:

(۱) بچھارتی تھی اوّل وصل میں پیا تلتل
میں اب تو بچھڑی ہوں وو لوچ ہور بچار کہاں
غواصی (ص ۱۳۵ - کلیات)

(۲) سچ بولتا ہے جگ تجھے یک بار کا عاشق نواز
میں بھی تو عاشق ہوں تیرا کر کے کرم کر سرفراز
ہاشمی (ص ۸۴ - دیوان)

(۳) جو نماز کوں جائے تو یو جانناکہ اپے خدا کے حضور میں جاتا ہوں۔
وجہی (ص ۱۰۶ - سب رس)

ضمیر متکلم (فاعلی حالت جمع) جیسے

(۱) صفت ون کی امت ہم تم زباں آکھن سکے نا جگ
فلک بھیش کے دو پارے ہوئیں تو بھی ہے جو کہ دشوارا
محمد قلی (ص ۳۸ - کلیات - ج - ۱)

www.taemeernews.com

(۲) اسے دیکھ عشق سوں مرا بھُلیا دل
ہمن دونوں کے دل رہتے ٹیک ہو مل

ابن نشاطی (ص ۵۵ - پھولبن)

(۳) ہمنا خدا کوں ایک جاننا ہور اس کا محبت ہے فرض

وجہی (ص ۲۱ - سب رس)

(۴) ہمیں تمھیں مل کر جائیں گے۔

وجہی (ص ۷۶ - سب رس)

(۵) ہمے اسی کوں کچیک جیونا ہے کر جانے
کہ جن ہمن کوں موئے مرگیاں ہیں پہچانے

بحری (ص ۲۱۵ - کلیات)

ضمیر متکلم (مفعولی حالت واحد) - جیسے:

(۱) مجے تجہ عشق میں ثابت قدم رکھ
سدا عزت کی صف میں محترم رکھ

ابن نشاطی (ص ۵ - پھولبن)

(۲) کہ بولیں گے کوئی اُس گل سوں یو بات
گزرتے سو مجھے حیفی میں دن رات

ابن نشاطی (ص ۴۶ - پھولبن)

(۳) گر توں عارف ہے تو اس دو دس کے جینے میں منجے
فکر کر ایہا چ جونا سیخ جلتے تا کباب

غواصی (ص ۲۷ - کلیات)

(۴) منجے دیکھو، منجے سمجھو، منجے پاؤ۔

وجہی (ص ۱۱۹ - سب رس)

www.taemeernews.com

(۵) دے بخشش مجے ولائت شاعری کا
تو کشور کر عطا مجے ماھری کا
ابن نشاطی (ص ۶ - پھولبن)

(۶) پلا مد مست اے ساقی کہ منج عادت ہے پینے کا
ہو سرخوش دور ریکدھر کتے کروں گا زنگ سینے کا
غواصی (ص ۱۰۶ - کلیات)

(۷) میں سنپڑیا ہوں سو غم ہے نیں مجکوں اے حور
یہی غم ہے جو میں تجہ تے پڑیا دور
ابن نشاطی (ص ۴۴ - پھولبن)

(۸) نہ رہے نیوں، دور کر مج دل کی سستی
ہمیشہ منجکوں دے توں تندرستی
ابن نشاطی (ص ۶ - پھولبن)

ضمیر متکلّم (مفعولی حالت جمع)۔ جیسے:

(۱) میرا سو عیب ڈھانکو اے میئے سوں بھیگے کپڑے
او پاک دامن آپی ہمنا بچار تے آیا
محمدؐ قلی (ص ۲۴ - کلیات - ح - ۲)

(۲) کیا خفا؟ کیا ہے؟ کیا ہودے گا؟ اس باتوں سوں ہمنا کیا کام؟
وجہی (ص ۲۱ - سب رس)

(۳) ہمیں نیشکر نمنے بلجے ہیں بندر میں
نہیں ہور ہمناکوں جبا لا کا حاجت
محمدؐ قلی (ص ۵۱ - کلیات - ح - ۲)

www.taemeernews.com

ضمیر متکلم (اضافی حالت واحد) - جیسے :

(۱) بہوت دن تھے ساقی موے ہما یہ ہے
پیالہ نہ دیتا منجے بیک دم
محمدؐ قلی (ص ۱۶۹ - کلیات - ج - ۲)

(۲) مُج آئینہ کوں دل کے دے جلا توں
سدا صحنت کی راحت سوں جیلا توں
ابن نشاطی (ص ۸ - پھولبن)

(۳) مجھ دل میں یوں دھڑک ہے کالی تیری دھڑی کا
مہتاب جیوں ہے روشن یا جوت نرملی کا
ہاشمی (ص ۱۷ - دیوان)

(۴) پدک ہے عین میرا نظم چندر سور کے گل کا
جڑت ہے عین میرا شعر خوباں کے زرینے کا
غواصی (ص ۱۰۷ - کلیات)

(۵) منج جیو کی آرزو کوں بندھے موسیتیں پیا
دونن کی بات پکڑلے ہے یکر وسیتیں پیا
محمدؐ قلی (ص ۱۰ - کلیات - ج - ۲)

ضمیر متکلم (اضافی حالت جمع) جیسے

(۱) عالم منجے سکھادیں گے کیا آپنا سو علم
دو تا لنوں کے حروف ہمن دل میں ہیں کلام
محمدؐ قلی (ص ۱۶۸ - کلیات - ج - ۲)

www.taemeernews.com

(۲) گرچہ بے سامان ہیں ہور مفلس یک بہتیک ولے
ہے بچن ہر اک ہمارا بے بدل دُرِ خوشاب
غواصی (ص ۴۱ ۔ کلیات)

ضمیر مخاطب ۔ (فاعلی حالت واحد) ۔ جیسے:

(۱) تو کل شے کوں کیا حکمت سوں گویا
توں سرپن کوں کیا قدرت سوں بویا
ابن نشاطی (ص ۳ ۔ پھولبن)

(۲) تو باغ میں جھانکو نکو تجھ گال لب کا رشک کھا
سب نارنگیاں ہوں گیاں خجل بدرنگ لالا ہوئے گا
ہاشمی (ص ۲۵ ۔ دیوان)

(۳) وہی پھول جس پھول کی باس توں
وہی جیو جس جیو کی باس توں
ملا فیروز (مخطوطہ ن ۔ ۶۵۳ ۔ توصیف نامہ)

(۴) توں اُس نور کا جس پلا یا ہے جام
گیا بھول ہستی سوں اپنی تمام
نصرتی (ص ۶ ۔ گلشن عشق)

ضمیر مخاطب ۔ (فاعلی حالت جمع) ۔ جیسے:

(۱) پیارے آج تم میرے مجھے تم آج جانے دیو
کہ تم جس وقت بولیں گے اپس کوں لاڈگی چھوڑو
ہاشمی (ص ۲۱۷ ۔ دیوان)

www.taemeernews.com

(۲) تمن دیا موتی کن جوہری پایا نہ ہور پاسے
غوطے کھا کر ہو دیں حیراں غواص ان میں کن ہے مرد

محمدؐ قلی (ص ۹۲ - کلیات - ح - ۲)

(۳) ہمیں تمہیں مل کر جائیں گے۔

وجہی (ص ۷۶ - سب رس)

ضمیر مخاطب (مفعولی حالت واحد) - جیسے:

(۱) پرت کوں جان عاشق جو اہے فرد
توں یوں بوجے تو تج دکھلائے منہاج

محمدؐ قلی (ص ۷۵ - کلیات ح - ۲)

(۲) تجے جیوں بوجنا ہے تیوں نہ بوجے
تری قدرت جگت میں کس کوں سوجے

ابن نشاطی (ص ۴ - پھولبن)

(۳) خداوندا تجے ہے جسم خدائی
ہمیشہ تجکوں ساجے کبریائی

ابن نشاطی (ص ۱ - پھولبن)

ضمیر مخاطب (مفعولی حالت جمع) جیسے:

(۱) تماری سوں تمن کوں میں کدھیں بھی یاد آئی تھی
تمن جیتے تھے تس دن میں ہنم چند جوں ہے چھپنے میں

محمدؐ قلی (ص ۱۹۶ - کلیات ح - ۲)

(۲) تمیں دیکھ آرسی میں موں ذرس جو بال کرتے ہیں
خدا کی سوں ہمارا تو دیوانہ حال کرتے ہیں

ہاشمی (ص ۱۶۱ - دیوان)

www.taemeernews.com

(۳) تمنا کوں عالم موہن سچ بولتا ہے غم تراشش
سچ بھی تمارے ملنے میں ہوتا ہے سب دکھ پاش پاش

ہاشمی (ص ۹۲ - دیوان)

ضمیر مخاطب (اضافی حالت واحد) جیسے:

(۱) تو خدمت میں حوراں کھڑیاں ہات جوڑ
انن قول بیڑا دے کرو تم ساج

محمد قلی (ص ۲۶۷ - کلیات - ج ۱)

(۲) دیا کشف بچپن میں تج حق مگر
کہ تھی لوح محفوظ پر تج نظر

نصرتی (ص ۲۹ - گلشن عشق)

(۳) کہیا شہ کہ میں لٹ گیا تو ج سنگ
تو کیا منگتی ہے سو میرے پاس منگ

وجہی (ص ۹ - قطب مشتری)

(۴) مجھ دل طلب کیا ہے اس کے شراب اوپر
بھر بھر کو دے ستر جن تجھ لب کا جام بولو

ہاشمی (ص ۲۱۲ - دیوان)

(۵) پرت تیرا ہوا ہے مجھ سوں لٹ پٹ
لیا دیتا گ سر راحت دیا سٹ

ابن نشاطی (ص ۸۶ - پھولبن)

---

www.taemeernews.com

ضمیر مخاطب (اضافی حالت جمع)۔ جیسے

(۱) بادشاہی مرتبہ پایا ہوں تم درگاہ تھے
سبے رقیباں دیکھ کر دکھتے کٹے آپ جیو پہ چست
محمد قلی (ص ۵۰۔ کلیات۔ ح۔ ۲)

(۲) تمن مکھ میں خدا کا نور ع نینا بھریا دیکھے
کنن صورت تمن سر بھر نہ ہمراہی کرن سکتا
محمد قلی (ص ۳۔ کلیات۔ ح۔ ۲)

(۳) دل لاکے دل چرانا چوری سٹو یو تھن پن
نیئں تو بڑا یو بڑپن تمنا نکل پڑے گا
ہاشمی (ص ۸۔ دیوان)

(۴) جیکوئی دودھ پیوے گا سو تماری پیروی کرے گا۔
خواجہ بندہ نواز (ص ۱۸۔ معراج العاشقین)

(۵) منت کرکے کہتی ہوں میں خدا کے واسطے جو تو
نکو لیؤ ناؤں چلنے کا تمھارا بس دھرم ہوگا
ہاشمی (ص ۱۳۔ دیوان)

ضمیر غائب (فاعلی حالت واحد)۔ جیسے:

(۱) وہ کون اہے رہزن
جو پھرائے سب کا من
بحری (ص ۲۴۲۔ کلیات)

(۲) جکوئی اس میں آئے وو کیوں پاویگا
زباں میں بیاں اس کا کیوں آویگا
جانم (مخطوطہ ورق ۳۴۵۔ پنج گنج)

www.taemeernews.com

(۳) او کون خلیفہ خاص
ہے حق سوں جن اخلاص

بحری (ص ۲۴۲۔ کلیات)

(۴) بی بیاں برہان پور کیاں بھی کہیں گیاں ہاتھ لاموں کوں
پرائے مرد سوں ملنے سو وے کیسی نڈر ہوئے گی

ہاشمی (ص ۲۵۴ ۔ دیوان)

(۵) اُنے سب جانیا

وجہی (ص ۱۶ ۔سب رس)

(۶) اونے کچھ نیں دیتی کر کے جھوٹیاں کی سوگنداں کھاتے
گلابی عطر کا لسے میں تو بھیجی کل صندل تمنا

ہاشمی (ص ۹ ۔ دیوان)

ضمیر غائب (فاعلی حالت جمع) جیسے،

(۱) اُن دیا منجکوں گیان عطاری
اُن دیا منجکوں مان منصوری

بحری (ص ۲۲۰ ۔کلیات)

(۲) انونے خبر خوش یو پانے منے
ادِک عیش سوں فیل خانے منے

نصرتی (ص ۱۸۴ ۔گلشن عشق)

(۳) اُنوِ راحت پاتے سو بھی دُنیا خدا تھے ہے نا کہ تباں تھے

حفیظ قتیل (ص ۵۸ ۔میراں جی خدانما)

www.taemeernews.com

(۴) ادنو آدیں تو پردے سوں گھڑی بھر بھار بیٹھوں گی
بہانا کر کے موتیاں کے پروتے ہار بیٹھوں گی
ہاشمی (ص ۲۴۴۔ دیوان)

ضمیر غائب (مفعولی حالت واحد) جیسے:

(۱) جکوی ہے عشق میں ثابت قدم او
پرت میں اُس رجھایا عید بجرید
محمد قلی (ص ۱۱۶۔ کلیات۔ ح۔۱)

(۲) لکر ہر حال خادم کوں بلایا
جو کچھ دیکھیا سو سب اُس کوں سنایا
ابن نشاطی (ص ۳۱۔ پھولبن)

(۳) مرا تھا باپ سوداگر ختن کا
نہ تھا پروا اُسے کچھ مال و دھن کا
ابن نشاطی (ص ۴۸۔ پھولبن)

ضمیر غائب (مفعولی حالت جمع) جیسے:

(۱) انوں کوں یوں بھایا ہے
وجہی (ص ۱۔ سب رس)

(۲) اینو کوں یک وقت کر کے یارا چھ
وجہی (ص ۱۳۸۔ سب رس)

(۳) شجاعت میں انھوں کوں دیکھئے تو
ہر یک بجلی رہے دشمن لکھے دو
ابن نشاطی (ص ۱۲۹۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

(۴) جیو اس جگ کوں دیکھ ہور دانش
نہ سُنجے بلکہ اُن کوں میں منا من

بحری (ص ۱۷۰۔ کلیات)

ضمیر غائب (اضافی حالت واحد) جیسے:

(۱) صفت دن کی امت ہم تم زباں آکھن سکے ناجگ
فلک بھیتں کے دو پارے ہوئیں توبھی ہے جو کہ دشوار

محمد قلی (ص ۳۸۔ کلیات۔ ج۔۱)

ضمیر غائب (اضافی حالت جمع) جیسے:

(۱) انوکا عشق فاش ہوا۔

وجہی (ص ۲۹۔ سب رس)

(۲) اینوکا دل ہاتھ لے، اینوکی موں کی بات لے۔

وجہی (ص ۱۳۸۔ سب رس)

ضمیر مخاطب واحد "تو" کے لئے اکثر ضمیر مخاطب جمع "تم" کا استعمال ہوتا ہے اور یہ غالباً احتراماً ہوتا ہے۔ لیکن خدا اور بادشاہ کے لئے "تو" اور "توں" کی ضمیریں خصوصیت کے ساتھ استعمال کی جاتی ہیں شاید اس کا منشا یہ ہو کہ جو ضمیریں احتراماً دوسروں کے لئے استعمال ہوتی ہیں، خدا اور بادشاہ جیسی اعلیٰ ہستیاں اُن سے مستثنا ہیں۔

خدا کو خطاب کرتے وقت خصوصاً نظم میں "تو" یا "توں" کا استعمال جائز رکھا گیا ہے۔ جیسے:

فلک کے بحر میں جب لے بادباں توں
نوے چندکی کیا کشتی رواں توں

ابن نشاطی (ص ۱۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

بادشاہ کو بھی "توں" سے خطاب کیا جاتا ہے۔ جیسے:

سعادت کے نین کا نور ہے توں
شجاعت کے گگن کا سور ہے توں

ابن نشاطی (ص ۱۷۔ پھولبن)

جب کوئی اسم یا ضمیر فاعلی حالت میں واقع ہو اور اس کی اضافی حالت ظاہر کرتی ہو تو اپنا، آپنا، اپ، اپن یا اپس استعمال کرتے ہیں جیسے:

(۱) اپنا دعویٰ نا چھوڑے اپنا بیر لیوے

وجہی (ص ۲۵۴۔ سب رس)

(۲) پیغمبراں میں احمد مرسل کو دے شرف
جو آپنا حبیب کہا کامراں کیا

غواصی (ص ۳۳۔ کلیات)

(۳) حق تھے بنی علی کوں اپ جانشین کئے آج
تب مومناں خوشیاں سوں کسوت کئے شہانی

محمد قلی (ص ۸۱۔ کلیات۔ ج۔۱)

(۴) اپن قد سرو دکھلا کر کئے شرمندہ سرواں کوں
توں اپنی چال دکھلا کر ہنساں کے چال بسرائی

محمد قلی (ص ۲۴۳۔ کلیات۔ ج۔۲)

(۵) اپس حسن دکھلا ہر اک ٹھار ہور
ہر اک دل میں پاڑیا ہے کئی رنگ شور

نصرتی (ص ۴۔ گلشن عشق)

مضاف جمع ہو تو اس ضمیر کی بھی جمع بنائی جاتی ہے۔ جیسے:

www.taemeernews.com

بیٹا بیٹی اپنیاں ماواں خاطر جدا لڑتے

وجہی (ص ۲۴۳۔ سب رس)

دکنی میں بعض اوقات "اپے" کی ضمیر تاکید کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

(۱) غواص اپے ہو عاشق کھوائیا ہے تیرا
البتہ تجھ طرف تے وو کامیاب ہوگا

غواصی (ص ۱۱۲۔ کلیات)

(۲) سچا عاشق ہے کر اپنا پچھانی
اپے بی ہوئی دیوانے کی دیوانی

ابن نشاطی (ص ۸۸۔ پھولبن)

(۲) ضمیر موصول

ضمیر موصول وہ کلمہ ہے، جو کسی اسم یا ضمیر کی جگہ جملے میں آئے اور دو فقروں میں ربط پیدا کرے۔ ضمیر موصول "جو" یا "جے" ہے اور اس کا صلہ "سو" ہے۔ مختلف حالتوں کے ساتھ ضمیر موصول کی شکلیں بھی بدلتی جاتی ہیں۔ ان کی صراحت نیچے کی گئی ہے:

حالت	واحد	جمع
فاعلی حالت	جو، جیو، جے، جن، جن نے، جنے	جن، جنو، جنوں۔
مفعولی حالت	جسے، جس کوں۔	جنوں کوں۔
اضافی حالت	جس کا۔	جنوں کا۔

www.taemeernews.com

ضمیرِ موصول (فاعلی حالت واحد) جیسے:

(۱) جو لب گرمی سوں غم کی سوک جاوے
سو لب کوں حبیب کا تھر لوک انپڑائے
ابن نشاطی (ص ۱۵۵۔ پھولبن)

(۲) دسے کسب موروثی جو تج میں جسم
ہوا ہے سو ارباب سیف و قلم
نصرتی (ص ۲۹۔ گلشن عشق)

(۳) انسان کے سینے میں جیو کوئی ابلیس سوں واقف نا ہوئے گا اُسے حاکم کا اثر نا کرے گا۔
خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۸۔ معراج العاشقین)

(۴) جیتا ہوں تیری آس تھے آیا ہے رحم آکاس تھے
جے کچھ منگوں تج پاس تھے سو ہے سو منجکوں توں دیا
محمد قلی (ص ۳۔ کلیات۔ ج۔ ۱)

(۵) رموزاں عین باطن کے خلاصی کیاں وہی سمجھے
جن اپنے بخت تھے منجسار برخوردار ہو آیا
غوّاصی (ص ۱۱۴۔ کلیات)

(۶) جن نے جو کچھ پایا سو ہمت ہور تدبیر سوں پایا۔
وجہی (ص ۱۴۴۔ سب رس)

(۷) جنے ثابت قدم ہے عشق میانے
دھرے گا بیم اس کے سیس پر تاج
محمد قلی (ص ۷۵۔ کلیات۔ ج۔ ۲)

www.taemeernews.com

ضمیر موصول (فاعلی حالت جمع) جیسے:

(۱) جن نام وپنتھ نابوجھے ودگن وگیان کیا
کن نابوجھے سوعقل انو کا سبھی ہے خام
محمد قلی (ص ۱۶۸ - کلیات - ج - ۲)

(۲) ادک نازوک جاگا ہے پیا کے وصل کا جاگا
جنے پائے وو جاگا جیوں سوں بندہ ہوں اُنن کا ہیں
غواصی (ص ۱۲۷ - کلیات)

(۳) اس کے فرمائے پر جنو چلے ہر دو جہاں میں ہوئے بھلے۔
وجہی (ص ۱۶ - سب رس)

(۴) جنوں سمجھتے ہیں باتاں کے بنداں
وجہی (ص ۱ - سب رس)

ضمیر موصول (مفعولی حالت واحد) جیسے:

(۱) جسے جیوں منگتا اسے دوں رکھتا۔
وجہی (ص ۲ - سب رس)

(۲) زمانہ جس کوں منگے آج مبتلا کرنے
تو تج بلا کے انکھیاں سقے بلا کوں دام کرے
غواصی (ص ۸۶ - کلیات)

ضمیر موصول (مفعولی حالت جمع) جیسے:

جنوں کوں خدا باٹ دکھلایا تھا۔
وجہی (ص ۱۲ - سب رس)

www.taemeernews.com

ضمیر موصول (اضافی حالت واحد) جیسے:

وہی محب وہی محبوب دو جہاں کا ہے
کہ جس کے دل منے اس کا ہے علم ہور عمل

غواصی (ص ۶۵ ۔ کلیات)

ضمیر موصول (اضافی حالت جمع) جیسے:

جنوں کے دل میں خدا کا کچھ محبت آیا تھا، جنوں کے دل میں دانش نے کیا تھا گھر۔

وجہی (ص ۱۲ ۔ سب رس)

"جن نے"، "جنوں نے"، "جنوں کے" وغیرہ جمع کے لئے استعمال ہوتے ہیں لیکن تعظیم کے لئے عام طور پر واحد کے لئے بھی مستعمل ہیں۔

ضمیر موصول ایک جملے کے ساتھ آتی ہے اور دوسرا جملہ اس کے جواب کے طور پر آتا ہے۔ جیسے:

جو کوئی خدا کی معرفت سمجھے، حق شناس اُسے کہتے ہیں۔

وجہی (ص ۱۶۷ ۔ سب رس)

اُردو میں "جو" فاعلی حالت میں واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، لیکن دکنی میں صرف فاعلی حالت جمع کے لئے "جنو" اور "جنوں" آتے ہیں اور یہ ضمیریں اشخاص ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ اس سے پہلے ان کی مثالیں دی جاچکی ہیں۔

اکثر اوقات "جو" کے ساتھ صلہ "سو" آتا ہے۔ جیسے:

(۱) جو کرتا سو وہی۔

وجہی (ص ۱ ۔ سب رس)

www.taemeernews.com

(۲) نگر ہر حسال خادم کوں بلا یا
جو کچھ دیکھیا سو سب اس کوں سنا یا

ابن نشاطی (ص ۱۳۱ - پھولبن)

بعض اوقات صرف صلہ آتا ہے اور ضمیر موصول محذوف ہوتی ہے
جیسے: میرے آکھر میں لکھے سونا پھرے
خوش لکھے ہیں عشق سطراں رست رست

محمد قلی (ص ۴۸ - کلیات - ج - ۲)

(۳) ضمیر استفہام

ضمیر استفہام وہ ہے جو کسی شخص یا چیز کے پوچھنے کے لئے استعمال کی جائے۔ جاندار کے لئے "کون" اور بے جان کے لئے "کیا" استعمال کیا جاتا ہے۔

ضمیر استفہام "کون" کی مختلف شکلیں حسب ذیل ہیں

حالت	واحد	جمع
فاعلی حالت	کون ، کن ، کنے ، کو	کن
مفعولی حالت	کسے ، کس ، کس کوں ، کس سے	کنے کوں
اضافی حالت	کس کا۔	کن کا

ضمیر استفہام (فاعلی حالت واحد) جیسے :

(۱) سوال تو ہیں کون ؟ جواب توں نور محمد صلی اللہ علیہ

جانم (مخطوطہ ن ۱۰۴ ۔ کلمۃ الحقائق)

www.taemeernews.com

(۲) نجانوں لے قلم کِن خوشنولیس آج

اتا ریا ہے الف کر تیرے قد کوں

غواصی (ص ۱۲۹ - کلیات)

(۳) کِنے بے رحم باند یا تج پلو آگ

دیا کن بے کر سر تیرے دیتا گ

ابن نشاطی (ص ۱۵۱ - پھولبن)

(۴) سارے جہاں کے پار کبھی پرکھوں رتن کیوں کر کہو

یا قوت ہور مرجاں ہیں کوہے رتن بر تر کہو

شاہی (ص ۵۲ - کلیات)

ضمیر استفہام (مفعولی حالت واحد) - جیسے:

(۱) کِسے تھا تاب ہور طاقت جو دیکھے یوسفِ مصری

نگر یک بار تن من تے فدا ہو جی بدن نکلے

ہاشمی (ص ۲۷۵ - دیوان)

(۲) بول دم اُس بول پر قائم ہو رہنا سو قدم

نیں تو تم بولو، قدم کِس بولتے ہور دم سو کیا

بحری (ص ۱۴۴ - کلیات)

(۳) کِس عاشق کوں یو طمع بنا کون عاشق اس کام پر ہے۔

وجہی (ص ۲۳۰ - سب رس)

(۴) بغیر منگے دُو دین ہارا ہے، نیں دیا بی کِس کوں کیا چارا ہے۔

وجہی (ص ۲۷ - سب رس)

www.taemeernews.com

ضمیر استفہام (مفعولی حالت. جمع) جیسے:

کیا کروں کس سوں جا کہوں یو بات
میں مرے ہاتھ سے گیا ہیہات

بحری (ص ۱۵۰ - کلیات)

ضمیر استفہام (اضافی حالت واحد) جیسے:

(۱) جاں پادشاہ کا دل جا سکتا ہے واں تے کس کا دل خبر لیا سکتا ہے۔

وجہی (ص ۴۱ - سب رس)

(۲) منج چھوڑ تل گھڑی جو نہ رہتے اتھے سو اس
طوطی بے قرار کوں کس کا قفس ہوا

بحری (ص ۱۳۷ - کلیات)

ضمیر استفہام (اضافی حالت. جمع) جیسے:

گلہ کن کا ٹنٹا تیرا کہ ملتا ینچ کرکے وا
خدا کی سوں یوں موں بھر بھر کھاتی ہے چو پیچہ کی خوں

ہاشمی (ص ۱۸۲ - دیوان)

"کون" کی طرح "کیا" بھی ضمیر استفہام ہے۔ لیکن "کیا" ہمیشہ بے جان کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(۱) کیا تھا، کیا ہے، کیا ہو وے گا، اس باتوں سوں ہمنا کیا کام؟

وجہی (ص ۲۱ - سب رس)

www.taemeernews.com

(۲) آج منج دل کوں کچ قـــرار نیئں
کیا کروں بیں نزک وو یار نیئں

غواصی (ص ۱۳۱ - کلیات)

ضمیر استفہام "کیا" سوال کرنے یا انکار کرنے، مجبوری اور کثرت کے معنوں میں آتی ہے۔ ہر ایک کی مثال نیچے دی جاتی ہے۔

(۱) (سوال کے لئے۔ جیسے:

پوچھیا کہ اس کوٹ کا ناؤں کیا ہے؟ اُس کوٹ کے بادشاہ کا ناؤں کیا ہے؟

وجہی (ص ۵۴ - سب رس)

(۲) (انکار کے لئے) جیسے:

ہمن عاشق دیوانیاں کوں چھبیلے کسوتاں کیا کام
ہمن دبلے فقیروں کوں دنیا ہور دولتاں کیا کام

غواصی (ص ۱۲۵ - کلیات)

(۳) (مجبوری کے لئے) جیسے:

دل کوں رکھتا کہ میں تو کہتا ہوں
کیا کروں منج میں اختیار نیئں

غواصی (ص ۱۳۱ - کلیات)

(۴) (کثرت کے لئے) جیسے:

شہر ہے پھیلا خلق منتظــر
تو یاں بیں کرتا ہے کیا کیا فــکر

مقیمی (ص ۱۰۴ - چندر بدن و مہیار)

www.taemeernews.com

(۴) ضمیر اشارہ

ضمیر اشارہ وہ ضمیر ہے جو کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ مشارٌ الیہ کہلاتا ہے۔ مشارٌ الیہ قریب یا سامنے ہو تو "یو" ، "ئلے" یا "یے" سے اشارہ کرتے ہیں اور دور یا غائب ہو تو "وہ" ، "وو" یا "او" سے۔ بہ الفاظ دیگر "یو" ، "ئلے" وغیرہ ضمیر اشارۂ قریب ہیں اور "وہ" ، "وو" وغیرہ ضمیر اشارۂ بعید۔ ان ضمائر کا استعمال واحد اور جمع میں یکساں ہوتا ہے۔

(۱) ضمیر اشارۂ قریب۔ جیسے:

(۱) لھوے نے یو تخت و تاج آیا، لھوے تے تو یو راج آیا۔

وجہی (ص ۱۵۶۔ سب رس)

(۲) گیا آواز سو اسمان میں لے
رکھے انگلیاں ملائیک کانیں لے

ابن نشاطی (ص ۱۳۴۔ پھولبن)

(۳) بادشاہی مرتبہ پایا ہوں تم درگاہ تھے
یے رقیباں دیکھ کر دکھ تھے کئے اپ جیو پہ نست

محمد قلی (ص ۵۰۔ کلیات۔ ج۔ ۲)

(۲) ضمیر اشارۂ بعید۔ جیسے:

(۱) جکوئی اس میں آئے وو کیوں پاوے گا
زباں میں بیاں اس کا کیوں آوے گا

جانم (مخطوطہ ن ۴۳۵۔ پنج گنج)

www.taemeernews.com

(۲) اوے چیار مل کر بازار کوں گئے

خواجہ بندہ نوازؒ (مخطوطہ ن ۷۲ ۵ شکار نامہ)

(۳) بحری کی شوخی سے نہ سک نازک نظر بازی منے
جن شرم سوں سرمے نمن گل گئے سو کو وہ کون تھے

بحری (ص ۱۹۵ کلیات)

حروف مغیرہ کے آنے سے ضمیر اشارۂ قریب اور ضمیر اشارہ بعید میں تبدیلیاں ہو جاتی ہیں یعنی ضمیر اشارۂ قریب "یہ" واحد میں "اِس" سے اور جمع میں "اِن" یا "انو" سے بدلتا ہے۔ جیسے:

(۱) اِس چمن میں دکھن کے اے دل دار
تجھ سے کوئی نونہال نیں سچ ہے

بحری (ص ۱۹۹۔ کلیات)

(۲) جکوی انوے کی محبت میں آج پورا ہے
وہی ہے دین دنیا دو جہاں میں برخور دار

غواصی (ص ۴۵۔ کلیات)

ضمیر اشارۂ قریب کی طرح ضمیر اشارہ بعید میں بھی حروف مغیرہ کے آنے سے تبدیلی ہوتی ہے یعنی "وہ" یا "وو" واحد میں "اُس" سے اور جمع میں "انن" یا "انوں" سے بدلتا ہے۔ جیسے:

(۱) سکیاں سنگاریاں ہیں اپس پیو عشق کے رنگاں سیتیں
اُس کے بڑے ہیں بھاگ جس کوں شہ منگے دل جان سوں

محمد قلی (ص ۱۱۲۔ کلیات۔ ج-۱)

www.taemeernews.com

(۲) سکیاں جی سکھ بدھاوا جو پس ہوناں کہ منگتیاں تھیاں
اُنن کے من کے چینتے تیو نچ سکھ دکھلائے بھی سر تھے
محمد قلی (ص ۹۰۔ کلیات۔ ح۔۱)

(۳) اُنوں کوں نیں کتے زبان آور، یو بولتے جناور، عقل ہیں سرد
غصّے ہیں تپتے۔ اُنوں کوں عربی میں حیوانِ ناطق کتے۔
وجہی (ص ۱۳۔ سب رس)

(۵) ضمیر تنکیر

ضمیر تنکیر وہ ہے جو غیر معین اشخاص یا اشیاء کے لئے استعمال کی جائے۔ شخص کے لئے "کوئی" "کئی"۔ اور چیز کے لئے "کچھ" "کچ" یا "کوچ" استعمال ہوتا ہے۔

ضمیر تنکیر "کوئی" کی مختلف شکلیں،

فاعلی حالت — کوئی، کئی۔
مفعولی حالت — کسی کوں، کن کوں
اضافی حالت — کسی کا، کسی کے

ضمیر تنکیر (فاعلی حالت) جیسے:

کوئی گاتی کوئی الاپتی کوئی ہنستی کوئی ناچتی
کوئی پیتی کوئی پیلاتی کوئی سرخش کوئی مستان ہے
محمد قلی (ص ۱۲۲۔ کلیات۔ ح۔۱)

(۲) تجے اس کام پر لیائی تری موت
کرے کیا کوئی آئی ہے تری موت
ابن نشاطی (ص ۱۳۵۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

(۳) جو کئی ہے باغباں اس پھول بن کا
چمن لایا ہے یوں تازہ سخن کا

ابن نشاطی (ص ۲۴۔ پھولبن)

ضمیر تنکیر (مفعولی حالت) جیسے:

(۱) نہ دیوے تیوں کسی کوں کوئی آزار
سکھی رکھ سب کوں راجا بھوج کے سار

غواصی (ص ۹۶۔ کلیات)

(۲) جیکچ حسن تج ہے سو کن کوں نہیں ہے
تو پیو کی نظر میں ہے توں سب تھے پیاری

محمد قلی (ص ۲۶۳۔ کلیات ۔ ج ۔ ۲)

ضمیر تنکیر (اضافی حالت)۔ جیسے:

(۱) ہوا چو نکہ شہ پر یو ظاھر حوال
پڑیا نیں پسند اس کسی کا جمال

مقیمی (ص ۹۵۔ چندر بدن و مہیار)

(۲) کسی کے بدل یو سلامت ہوا
نہ یوں کوئی کرسے توں ایسا کیا

مقیمی (ص ۱۰۳۔ چندر بدن و مہیار)

"کوئی" کی طرح "کچھ" بھی ضمیر تنکیر ہے۔ دکنی میں "دکچھ"، "کچ" اور "کوچ" یہ تینوں شکلیں بھی پائی جاتی ہیں۔ جیسے:

(۱) پیغمبر علیہ السلام کو دنیا میں کچھ کام نہ تھا۔

خواجہ بندہ نواز (ص ۲۵۔ معراج العاشقین)

www.taemeernews.com

(۲) نہ آوے گنج قاروں کام کچ تج حسن کا گنج ہے
خوشی سوں تو گدایاں کوں پیا بخشش نوا دیتا

محمد قلی (ص ۱۸۔ کلیات۔ ج ۳)

(۳) راہ حقیقت روح سوں تعلق دل سوں کیستا کوچ
عاشق پر یو حال سزا وار کہنے نہ آوے کوچ

جانم (مخطوطہ ن ۵۲۳۰ گنج)

جب ضمیر تنکیر "کچھ" تکرار کے ساتھ آتی ہے تو کمی یا قلت کے معنی دیتی ہے اور "کچھ کا کچھ" یا "کچھ کوں کچھ" حالت کی تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے،

(۱) نظر جواب دیا کہ اس سنے کی ترکیب کوں کچھ کچھ داروان کا موجب کارہے۔

وجہی (ص ۷۸۔ سب رس)

(۲) خبردار کہواتے اور بے خبر ہیچ، بیرت آدمی کی اور بیرت کچھ کا کچھ

وجہی (ص ۷۵۔ سب رس)

(۳) بھلا آدمی کچھ کرتا یو کچھ کوں کچھ پاتے

وجہی (ص ۱۲۹۔ سب رس)

بعض وقت "جو" یا "جے" کے ساتھ "کوئی" یا "کو" کا استعمال ہوتا ہے جس سے عمومیت کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے:۔

(۱) جو کوئی ہیں درماندے اُن کوں صدا
تہیں کرنے ہارا دیا ہے حفیظ

محمد قلی (ص ۵۔ کلیات۔ ج ۱)

(۲) رسمی عینی ہر ایک تن پر بوج ہے اودھات
جیسکوئی سیانا دل کا دانا بوجھے ایسی بات

شاہ داول (مخطوطہ نمبر ۱۱۱۳۔ جانم)

www.taemeernews.com

(۳) جیکو چڑے گھوڑے اُپراس کوں سواراں میں گنن
تل ہور میسے گیند کر کہتے ہیں جولاں عید کا

محمدؐ قلی (ص ۵ - کلیات - ح - ۳)

بعض اوقات ضمیر "جو" یا "جے" کے ساتھ "کچھ" بڑھا کر اُس سے تکمیل کے معنی پیدا کرتے ہیں ــ جیسے:

(۱) جو کچھ من عرف کا جو مخفی ہے راز
نقد عرف کے سات ہوئے گا فراز

جانم (مخطوطہ ن ۵۴۳ - پنج گنج)

(۲) جیتا ہوں تیری آس تھے آیا ہے رحم آ کا س تھے
جے کچھ منگوں تج پاس تھے سو ہے سو منجکوں تو دیا

محمدؐ قلی (ص ۷۳ - کلیات - ح - ۱)

"بعضے" اور "فلانے" بھی ضمیر تنکیر کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں - جیسے :-

(۱) بعضے یوں کہے یا بار خدایا ہمنا پیغمبراں کوں پیدا کیا سو محمدؐ کا اُمّت کرتا تو خوب تھا۔

حفیظ قتیل (ص ۶۰ - میراں جی خدا نما)

(۲) فلانے کی فلانے پر نظر ہو گئی۔

وجہی (ص ۱۳۹ - سب رس)

(۳) تماری کل دیتی بہناں فلانے سو نچ ملتی کر
ہنسی بھائی سوں بھابی تو بڑی شیطان بولے گی

ہاشمی (ص ۲۷۴ - دیوان)

www.taemeernews.com

فعل

فعل اس کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی کام کا کرنا ، ہونا یا سہنا سمجھا جائے اور اس میں زمانہ پایا جائے ۔

جیسے: (۱) ہلیا لشکر لے شہ جا گے تے اپنی
چلیا عسکر لے شہ جا گے تے اپنی

ابن نشاطی (ص ۱۲۶ پھولبن)

ہر فعل کے لئے ضروری ہے کہ اس کا کوئی فاعل ہو اس لئے جس سے فعل صادر ہوتا ہے اس کو فاعل کہتے ہیں۔ اگر فعل کا اثر فاعل سے گزر کر کسی دوسرے پر اثر انداز ہو تو اس کو مفعول کہتے ہیں ۔

فعل کی قسمیں :۔

فعل کی معنوں کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں ۔

(۱) فعل لازم

(۲) فعل متعدی

(۳) فعل ناقص

(۱) **فعل لازم :۔** فعل کا اثر فاعل تک محدود رہے اور صادر ہونے کے لئے کسی اور چیز کا محتاج نہ ہو تو اس کو فعل لازم

www.taemeernews.com

کہتے ہیں۔

جیسے: (۱) لے لشکر شاہ اس جنگل میں بیٹھیا
ستاریاں سوں چندر بادل میں بیٹھیا

ابن نشاطی (ص ۶۶ - پھولبن)

(۲) رہیا یوں توں آدم کے دل تنگ میں
کہ جیوں آگ پنہاں اچھے سنگ میں

وجہی (ص ۶ - قطب مشتری)

(۲) فعل متعدی :-

فعل کا اثر فاعل سے گزر کر مفعول پر پڑے تو اس کو فعل متعدی کہتے ہیں۔

جیسے: (۱) مشتری تماشا دیکھنے آئی

وجہی (ص ۲۹۶ - سب اس)

(۲) اے سکھین میں نے دیکھیا سنگ کر کے یار کا
پن نہ دیکھیا بے سج صورسنگ دل تج سار کا

بحری (ص ۱۲۷ - کلیات)

(۳) زباں سوں و دگہر یک ایک لے لے
پرو دیا نہ ملے موتیاں کے جھیلے

ابن نشاطی (ص ۲۲ - پھولبن)

(۳) فعل ناقص

فعل ناقص وہ فعل ہے جو کسی اثر کو ثابت کرے۔ یعنی اس میں کام

www.taemeernews.com

کا کرنا نہیں بلکہ ہونا پایا جاتا ہے اور اس کا کوئی فاعل نہیں ہوتا۔

جیسے : علی وہ کہ شان ولایت ا ہے
جہاں بخش صاحب کرامت اہے
نصرتی (ص ۲۲۔ گلشن عشق)

عموماً افعال ناقص یہ ہوتے ہیں۔ پڑنا، ہونا، لگنا وغیرہ۔

جیسے : (۱) موتی بی پانچ ہے ولے صورت میں فرق پڑیا۔
وجہی (ص ۲۵۔ سب رس)

(۲) فلانے کی فلانے پر نظر ہوئی
وجہی (ص ۱۳۹۔ سب رس)

(۳) کہو کوئی ہاشمی سوں یوں سو پھر پھر دھن کہتے ہیں کر
پیارا منج تے بھاگیا سو یو دل کوں لئی برا لگتا
ہاشمی (ص ۴۳۔ دیوان)

دکنی میں افعال ناقص عموماً یہ آتے ہیں :۔
ہے، اہے، ہیں، اہیں، تھا، اتھا، تھی، اتھی، تھے، اتھے، تھیاں، اتھیاں۔

جیسے : (۱) سعادت کے نین کا نور ہے توں
شجاعت کے گگن کا سور ہے توں
ابن نشاطی (ص ۱۷۔ پھولبن)

(۲) خدایا جو معشوق میرا اہے
محی الدین پیر سو میرا اہے
ملا فیروز (مخطوطہ ن ۳۔ ۵۴۲۔ توصیف نامہ)

۳۔ جو کوئی بولیا اسے شیطان بولتے ہیں
خواجہ بندہ نواز (مخطوطہ ن ۵۴۲۔ شکار نامہ)

www.taemeernews.com

(۴) جکوئی تج محبّت کے ماتے اہیں
وہ دنیا ہیں رہ دین پاتے اہیں

نصرتی (ص ۲۷۔ گلشن عشق)

(۵) تو شہزادگی ہیں اپنگ شاہ بھتا
سلاطین ہیں صاحب جاہ بھتا

نصرتی (ص ۲۹۔ گلشن عشق)

(۶) ضمیر اس کا اتھا سورج ستے روشن
اتھا دل صاف تس کا جوں کہ درپن

ابن نشاطی (ص ۳۶۔ پھولبن)

(۷) پاکی سوں ہمدست ہوتی تھی، پاکی سوں دل کوں دیکھ مست ہوتی تھی۔

وجہی (ص ۲۳۷۔ سب رس)

(۸) نہ بیٹا اسے ایک بیٹی اتھی
کہ تن پر رتن سب سمیٹی اتھی

مقیمی (ص ۸۴۔ چندر بدن و مہیار)

(۹) جانو کدھیں آئیچ نہ تھے جانو اشنائیچ نہ تھے۔

وجہی (ص ۲۷۴۔ سب رس)

(۱۰) گھڑی یک بیکس بن نہ رہتے اتھے
یکس جیو کے یک راز کہتے اتھے

نصرتی (ص ۲۷۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

(۱۱) انوں کی سکھیاں جیوں جو سات تھیاں
انو کے کنے بھی اسی دھات تھیاں
نصرتی (ص ۱۹۴ - گلشن عشق)

(۱۲) سو ہر یک حرم میں سہیلیاں کتیاں۔
اتھیاں خوبصورت چھبیلیاں جتیاں
مقیمی (ص ۹۳ - چندر بدن و مہیار)

دکنی میں بعض دفعہ فعل ناقص محذوف بھی ہوتا ہے۔

جیسے: عشق، ہم باطن، ہم ظاہر۔
وجہی (ص ۴ - سب رس)

یہاں "ہے" محذوف ہے۔

جملے میں جب فعل ناقص کا استعمال ہوتا ہے تو اسم مبتدا کہلاتا ہے اور جو کچھ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ اس کو خبر کہتے ہیں۔

جیسے: (۱) ایک شہر تھا۔
وجہی (ص ۱۶ - سب رس)

اس جملہ میں "شہر" مبتدا اور "تھا" خبر ہے۔

(۲) دنیا کا کام بہت ہے سخت۔
وجہی (ص ۱۶۷ - سب رس)

اس جملہ میں "کام" مبتدا اور "ہے سخت" خبر واقع ہوئے ہیں۔

www.taemeernews.com

لوازم فعل

لوازم فعل تین ہیں۔

(۱) طور یا حالت

(۲) صورت یا نوعیت

(۳) زمانہ

(۱) طور یا حالت

فعل کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ۱۔ معروف ۲۔ مجہول
اگر فعل کا فاعل معلوم ہو تو اس فعل کو فعلِ معروف کہتے ہیں۔
جیسے :۔ سمن بر اس کوں گند کر ہار دی ایک

ابن نشاطی (ص ۹۷۔ پھولبن)

اس مصرع میں "سمن بر" جو کہ فاعل ہے۔ اس کے کام کا اثر ضمیر شخصی "اس" پر ہوا ہے۔ اس لئے فعل کی یہ حالت معروف کہلاتی ہے۔

اگر فاعل معلوم نہ ہوا، بلکہ صرف مفعول معلوم ہو تو ایسے فعل کو مجہول کہتے ہیں۔

جیسے : جکوئی اپنی عزت خاطر مارے اگیا سو شہید ہے۔

وجہی (ص ۱۹۲۔ سب رس)

اوپر کے جملے میں مارنے والا جو کہ فاعل ہے۔ وہ نامعلوم ہے۔ اس لئے فعل کی یہ حالت مجہول کہلاتی ہے۔

www.taemeernews.com

(۲) صورت یا نوعیت

فعل صادر ہوتا ہے تو صدور فعل کی کوئی نہ کوئی نوعیت ہوتی ہے۔
عام طور پر یہ نوعیت چھ قسم کی ہوتی ہے۔
(۱) خبری (۲) استفہامی (۳) شرطی یا تمنائی (۴) احتمالی (۵) امری (۶) مصدری۔

(۱) خبری صورت

فعل جب کسی واقعہ کی خبر دیتا ہے تو اس کی یہ صورت خبری کہلاتی ہے۔

جیسے: (۱) تیرا جمال دیکھنے اکثر علی الصباح
آتا ہے آفتاب نکل ہر علی الصباح

غواصی (ص ۱۱۶ - کلیات)

(۲) چور زخماں منے ہوا ہے غواص
تج نین راوتاں سوں لڑ لڑ کر

غواصی (ص ۱۱۷ - کلیات)

(۲) استفہامی صورت

جب سوال کیا جاتا ہے یا کوئی بات دریافت کی جاتی ہے تو فعل کی یہ صورت استفہامی کہلاتی ہے۔

جیسے: دبلی پہ بیٹھ اس باٹ سوں کل کے سو کو وہ کون تھے
لے لگ دلاں کوں چاک کر چل گئے سو کو وہ کون تھے

بحری (ص ۱۹۴ - کلیات)

www.taemeernews.com

(۳) شرطی یا تمنائی صورت

اگر فعل میں شرط پائی جائے تو فعل کی یہ نوعیت شرطی ہوگی اور اگر فعل میں تمنا پائی جائے تو تمنائی۔

جیسے: (۱) گر دل میں ہے تیرے جو کمائی کملئے کچھ
توصحبت اختیار کر اہل کمال کا

غواصی (ص ۱۰۷- کلیات)

(۲) اگر اچھتا تو بارے کا مراتن
میں اڈ کریاں تنے جاتا کر ہر یک فن

ابن نشاطی (ص ۴۶- پھولبن)

(۴) احتمالی صورت

فعل کے ہونے یا نہ ہونے میں احتمال ہو تو فعل کی یہ صورت احتمالی کہلاتی ہے۔

جیسے: (۱) دونوں کوں دیک آیا ہر کھے یاد
مگر ایسچ تھے شیریں و فرہاد
مگر دنیا میں پھر کر آئے ہیں کیا
سکتے تھے جن کو یوسف ھور زلیخا

ابن نشاطی (ص ۵۸- پھولبن)

(۲) رسے و واس روشن چو چھپیر چھپاکر
کھڑیا ہے کیا مگر اسماں آ کر

ابن نشاطی (ص ۶۵- پھولبن)

اوپر کے اشارہ میں "مگر"، بہ معنی "شاید" احتمال پیدا کرتا ہے۔

www.taemeernews.com

(۵) امری صورت

فعل میں حکم یا التجا پائی جائے تو فعل کی یہ نوعیت امری کہلاتی ہے

جیسے : اے محمدؐ تمہیں پیوے حور تماری امت کوں بھی پیلاؤ۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۷ ۔معراج العاشقین)

(۶) مصدری صورت

۱ ۔ فعل کی ایک صورت فعل کا مصدر بھی ہے ۔ جس میں زمانہ کا کوئی تعین نہیں ہوتا ۔ جیسے کرنا ۔ ہلنا ، چلنا ، اچھلنا وغیرہ ۔

۱۔ ان پانچ خواص کا مراقبہ کرنا ، پیر کے ممکن الوجود کا مشاہدہ کرنا ۔ خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۳ ۔معراج العاشقین)

۲ ۔ حیات کا باؤ ہلنا ۔ چلنا ۔ اس حیات پر اپنا کیا اچھلنا ۔

وجہی (ص ۱۶۴ ، ۱۶۵ ۔ سب رس)

۲۔ جس طرح پنجابی میں علامت مصدر دور کرنے کے بعد آخر میں " الف " رہ جائے تو " نا " کی بجائے " ونا " بڑھاتے ہیں اسی طرح دکنی میں بھی کہیں کہیں پنجابی کی یہ علامت مصدر مستعمل ہے ۔ جیسے جاونا ، آونا وغیرہ ۔

(۱) تمارے مکھ کے کعبہ کوں جن طواف کرے
نہیں ہے حاجت اسے جاونے کو تا بہ حجاز

محمدؐ قلی (ص ۱۲۴ ۔ کلیات ۔ ج ۔ ۲)

(۲) سب دقت ٹالتے ہیں اپس کوں سنواتے
نہیں آوتے جو آئے تو یک پل نہ ٹھارتے

بحری (ص ۲۰۸ ۔ کلیات)

www.taemeernews.com

۳۔ دکنی میں علامت مصدر دور کرنے کے بعد "ی" رہنے کی صورت میں بھی "ونا" استعمال ہوا ہے۔

جیسے: اس کے گھر میں نہ پیونے پانی

اس کے مندھر میں چھیل بیلا ۔۔۔

بحری (ص ۱۲ ۔ کلیات)

۴۔ دکنی میں کبھی کبھی علامت مصدر صرف "ن" بھی استعمال ہوتی ہے۔

جیسے: جو چھند بند کے بول بولن لگی

برہ کی گرہ دل تے کھولن لگی

نصرتی (ص ۲۶۱ ۔ گلشن عشق)

۳۔ زمانہ

ہر فعل میں کسی نہ کسی زمانہ کا پایا جانا ضروری ہے۔ زمانے کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ماضی (۲) حال (۳) مستقبل۔

۱۔ ماضی

ماضی وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے سے متعلق ہو اس کی چھ قسمیں ہیں۔ (۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید (۴) ماضی استمراری یا ناتمام (۵) ماضی احتمالی یا شکیہ (۶) ماضی شرطیہ۔

(۱) ماضی مطلق

وہ فعل جو گزرے ہوئے زمانے میں واقع ہو لیکن اس میں قرب و

www.taemeernews.com

بعد کا کوئی تعین نہ ہو اس کو ماضی مطلق کہتے ہیں ۔

(۱) دکنی میں ماضی مطلق بنانے کے لئے مصدر کی علامت " نا " گرانے کے بعد عموماً " یا " بڑھایا جاتا ہے ۔

جیسے : (۱) جنے دل کوں جلایا انے کچھ پایا ۔

وجہی (ص ۱۷ - سب رس)

(۲) ندیاں لھو کی بھُیں پر بہایا تھیں
جبتا کفر کا جس ڈبایا تھیں

نصرتی (ص ۲۴ - گلشن عشق)

(۲) بعض اوقات دکنی میں ماضی مطلق " الف " یا " ای " سے بھی آتی ہے ۔

جیسے : (۱) دیکھت مرغاں کو ساری کئے سوکھانے
چھپا سیمرغ جا کوہ قاف میانے

ابن نشاطی (ص ۶۸ - پھولبن)

(۲) مبارک باد دینے آئیا نوروز نج دوبار
او کھ سوکھ بھتے کریں تارے قراں ہم عید دہم نوروز

محمد قلی (ص ۲۲ - کلیات ج ۳)

(۳) ماضی مطلق واحد مونث کے لیے مصدر کے مادے کے بعد " ی " کا اضافہ کیا جاتا ہے

جیسے : (۱) توں تو بندی بے فکر رہی
دکھ سکھ میرے سیں دی

اعلیٰ (رسالہ تصوف، قلمی)

www.taemeernews.com

(۲) حسن کا آواز سنی، سبھی کہ یو حسینچہ ہے جو کری ہے
کری ہے اتنا ناز۔

وجہی (ص ۲۵۸۔ سب رس)

(۴) دکنی میں "کرنا" کا ماضی مطلق کریا، کری کے علاوہ
اردو کی طرح بغیر کسی قاعدے کے "کیا" "کی" بھی مستعمل ہے۔
جیسے: (۱) لشکر اپنا سب دیکھیا، لشکر کی گنتی لیا ہمت کریا۔

وجہی (ص ۱۲۸۔ سب رس)

(۲) اُن نے مجھ سوں یوں کری بات

وجہی (ص ۱۷۱۔ سب رس)

(۳) میں جو مجنوں کے نمن اپسیں بیابانی کیا
عشق میں دانا ہو چپ لوگاں میں نادانی کیا

غواصی (ص ۱۰۸ کلیات)

(۴) پریشانی جمعیت کا کی کام

وجہی (ص ۲۹۸۔ سب رس)

اسی طرح "جانا" سے "گیا" بھی بغیر کسی قاعدے کے استعمال
ہوتا ہے۔

جیسے: گیا جب کہ بن ترا قطرہ نور
ترے نور تھے جگ یو پایا ظہور

نصرتی (ص ۱۔ گلشن عشق)

دکنی میں ایک فعل "کیتا" بھی عموماً استعمال کیا جاتا ہے۔
لیکن فعل کی یہ شکل کبھی ماضی مطلق کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

www.taemeernews.com

اور کبھی حال مطلق کے لئے۔

کیتا ۔ (کیا)

جیسے :- سو کیتا ابتدا تعظیم کا سطر
لکھائی احسن تقویم کا سطر
ابن نشاطی (ص ۱۴ - پھولبن)

کیتا (کرتا ہے)

جیسے : معطر اس سوں کیتا ہے چمن کوں
منزین اس سوں کیتا ہے چمن کوں
ابن نشاطی (ص ۲ - پھولبن)

(۲) ماضی قریب

وہ کام جو گزرے ہوئے زمانے میں واقع ہوا ہو، لیکن اس کا زمانہ نزدیک کا ہو، اسے ماضی قریب کہتے ہیں۔

ماضی قریب بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے بعد "ہے" "ہیں" یا "ہوں" کا اضافہ کیا جاتا ہے

جیسے : (۱) کھولیا ہے حق جس دیس تھے بج شاہ پرور فتح کا
روشن ہو خوش اس دیس تھے پایا صفا گھر فتح کا
غواصی (ص ۳۵ - کلیات)

(۲) اپس حسن دکھلا ہر اک شار صور
ہر اک دل میں پاڑیا ہے کئی رنگ شور
نصرتی (ص ۱ - گلشن عشق)

www.taemeernews.com

(۳) چنچل جو کوئی تمارے سوں ستم کر لڑ بگاڑی ہے،
نرم ہو بھوت میرے سوں اپنے یو بات کاڑی ہے
ہاشمی (ص ۲۹۷ - دیوان)

(۴) جمال اس روپ دیکھے سوں آنکھیاں جاں تلک ہیں دو
اڈا سٹ یک طرف تھے سب پریاں کوں پنکھ لائے ہیں
غواصی (ص ۱۲۹ - کلیات)

(۵) ایسے دھیتا ریاں کوں توچہ لوکاں مارے ھیں
وجہی (ص ۸۰ - سب رس)

(۶) سیڑی خوش مرتبے کی میں چیڑیا ہوں
جہاں مقصود تھا وہاں اپٹریا ہوں
غواصی (ص ۱۳۱ - کلیات)

(۷) سہاگن کر کے پہنی ہوں کسبا تن پہ بدرنگ سا
سمی اور ارگجا برکا پیا بن پیار چھوڑی ہوں
ہاشمی (ص ۱۴۸ - دیوان)

(۳) ماضی بعید

اگر فعل زمانۂ ماضی میں ختم ہو چکا ہو تو اس کو ماضی بعید کہتے ہیں۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے بعد "تھا" "تھی" یا "تھے" بڑھاتے ہیں۔

جیسے (۱) دو ایسے وقت شہ مجلس کیا تھا
ارم کا زیب مجلس کوں دیا تھا
ابن نشاطی (ص ۳۹ - پھول بن)

www.taemeernews.com

(۲) رھیا تھا آج لگ ناپ انک کرکیں
پڑیا تھا چھانوں ہو تجہ پاؤں تل میں
ابن نشاطی (ص ۴۴ - پھولبن)

(۳) تمنا کوں ملنے رات کوں اچپل چنچل کوئی آئی تھی،
ہو ڈھیٹ کچھ کا کچھ انے سٹ دی پکے کچھ لیائی تھی
ہاشمی (ص ۳۲۴ - دیوان)

(۴) نہ دیکھے تھے کوئی اس زمانے میں کاج
کیا تھا جو ان حق کے کچ امر باج
نصرتی (ص ۶۳ - گلشن عشق)

(۴) ماضی استمراری

اگر زمانۂ ماضی میں فعل کی تکرار، تسلسل یا عدم انقطاع پایا جائے تو اس کو ماضی استمراری یا ماضی ناتمام کہتے ہیں۔

ماضی استمراری کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی شرطیہ کے بعد تھا، تھی یا تھے کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے :- (۱) چمن کے پھول کھلتے دیکھ سکیاں کا مکھ یاد آیا
سہاتا تھا محمدؐ پھل نمن ان کا نین سارا
محمد قلی (ص ۱۵ - کلیات - ح - ۳)

(۲) جو جبرئیل خدا کے پاس تے خبر لیاتا تھا تو آدمی کی صورت ہو کر آتا تھا۔
وجہی (ص ۱۰۰ - سب رس)

www.taemeernews.com

(۳) نظر پڑتی تھی جو ناسک سندر کی
تو جاتی تھی سدا اڑ ہریک بھنور کی

ابن نشاطی (ص ۸۰ ، پھولبن)

(۴) جو یاد آتی اتھی وہ چلبلی منج
تو ہوتی تھی سینے میں گدگلی منج

ابن نشاطی (ص ۵۳-پھولبن)

(۵) زمیں پروال کی بستے تھے چرندے
گگن کوں ڈھانپ لیتے تھے پرندے

ابن نشاطی (ص ۶۶-پھولبن)

(۶) جو باتاں خدا کوں بھاتیاں تھیاں سو باتاں دلیچ میں تے آتیاں تھیاں ۔

وجہی (ص ۹۹ - سب رس)

(۵) ماضی احتمالی

اگر زمانۂ ماضی میں کسی فعل کے ہونے یا نہ ہونے کا شک یا احتمال پایا جائے تو اس کو ماضی احتمالی کہتے ہیں ۔ ماضی احتمالی کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے بعد " اچھے گا " یا " اچھے گی " کا اضافہ کیا جاتا ہے ۔

جیسے (۱) تاراں کی زنجیراں سوں جکڑ کر جان گیا اچھے گا ۔

وجہی (ص ۲۱۰ - سب رس)

(۲) اس علم کا دھیان لگیا اچھے گا ۔
شمس العشاق (ص ۱۱۷ - مخطوطہ تاج الحقائق)

www.taemeernews.com

(۳) ملنا ہے عید سا صور میوہ تمھاریاں باتاں
خوش ہو کے کئی اچھے گی شب رات کل فتن تے
ہاشمی (ص ۲۳۸ - دیوان)

(۶) ماضی شرطیہ

جب فعل ماضی میں شرط یا تمنا پائی جائے تو وہ ماضی شرطیہ یا ماضی تمنائی کہلاتا ہے۔ ماضی شرطیہ کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کی علامت گرا کر "تا" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے: (۱) اگر محمدؐ نا ہوتا تو آسمان زمیں نا ہوتا
وجہی (ص ۶ - سب رس)

(۲) اگر تجھ سا سرو کبیں صور ہوتا
بنے بن بلبلاں کا شور ہوتا
غواصی (ص ۱۱۰ - کلیات)

(۲) حال

وہ فعل جو موجودہ زمانے کو ظاہر کرے۔ فعل حال کہلاتا ہے۔

(۱) اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر سے علامت "نا" حذف کرکے "تا" زیادہ کرتے ہیں۔ واحد مذکر مخاطب اور واحد مذکر غائب کی صورت میں "تا" کے بعد "ہے" کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے تو آتا ہے وہ آتا ہے۔ واحد متکلم میں "ہوں" کا اضافہ کرتے ہیں جیسے میں آتا ہوں جمع غائب، اور جمع متکلم میں "ہیں" کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے

www.taemeernews.com

وہ آتے ہیں، ہم آتے ہیں۔ جمع مخاطب میں "ہو" کا اضافہ کرتے ہیں جیسے تم آتے ہو، جمع مذکر غائب اور جمع مذکر متکلم میں "تا" کے "الف" کو یائے مجہول سے بدلتے ہیں جیسے وہ آتے ہیں۔ ہم آتے ہیں، مونث کے دوسرے صیغوں کے لیے "تا" کے "الف" کو یائے معروف سے بدلتے ہیں۔ جیسے وہ آتی ہے۔ تو آتی ہے۔ جمع مونث کی صورت میں "ں" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے وہ آتیاں ہیں۔

واحد، مذکر، مخاطب۔

جیسے: اتھا تو پخ اول ھور آخر تہینج
سمجھتا ہے مخفی و ظاہر تہینج

نصرتی (ص ۴ گلشن عشق)

واحد مذکر غائب

جیسے: جدھر ڈھونڈتا ہے بی کدھر نیئں

وجہی (ص ۸۰۔ سب رس)

واحد مذکر متکلم

جیسے: دندیاں کا مکھ کالا کیا آسماں ہمارے دند تیں
مئے پیوتا ہوں شوق تھے نت آب حیواں عید کا

محمد قلی (ص ۶۔ کلیات۔ ج۔ ۳)

جمع غائب۔

جو کوئی بولیا اوسے شیطان بولتے ہیں۔

خواجہ بندہ نوازؒ (مخطوطہ ن ۲۴۵۔ شکار نامہ)

www.taemeernews.com

دکنی میں حال مطلق جمع کے لئے "بولتیں" اور "ہوتیں"
مستعمل ہیں - یہ بولتے ہیں اور "ہوتے ہیں" کی تکلی صورتیں ہیں۔
جیسے: (۱) فنا اس معنی کو بولتیں اے بھائی
خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۲۱ - معراج العاشقین)
(۲) دو دل ایک دل ہوتیں چھٹتے
وجہی (ص ۳ - سب رس)

واحد مونث متکلم

ہلاک ہوتی ہوں میں رو رو کے اب کوئی نئیں تیریاں
جو لوچ آنکھیاں دکھلاوے مکھ سمجھیا منج رو تی کوں
غواصی (ص ۱۳۶ - کلیات)

واحد مونث مخاطب -

جیسے: کہ توں کئی دیس سے آتی ہے اس ٹھار
توں نت لیاتی ہے گندکر پھول کے ہار
ابن نشاطی (ص ۹۸ - پھولبن)

واحد مونث غائب

جیسے: دھن گن بھری گیانی چنچل اکتریاں آتی ہے صبح
یک دفت پرنا آئے تو تمنا بلاتی ہے صبح
ہاشمی (ص ۵۱ - دیوان)

جمع مونث غائب

جیسے اد یکھیاں عورتاں یاں کیاں ایکو تیکا دسا سر کر
دیکھو کرتیاں ہیں کیوں پچ پچ دھرتی ہونٹوں پیلانے سوں
ہاشمی (ص ۱۹۷ - دیوان)

www.taemeernews.com

(۲) "پلات" (پلاتا ہے) "سنات" (سناتا ہے) حالِ مطلق کی قدیم شکل ہے۔ یہ شکل دکنی میں کہیں کہیں ملتی ہے۔

جیسے :- (۱) عشق تو رسے جو بن کی ساران کرے
ادھر تیرے کوثر کا پیالہ پلات
(محمد قلی (ص ۲۹۲۔ کلیات ح ۱)

(۲) اچھت چاند سیتے ترے دود دل
ترا مکھڑا پرم کہانی سنات
(محمد قلی (ص ۲۹۲۔ کلیات۔ ح ۱)

(۳) دکنی میں حالِ مطلق بنانے کا ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ مضارع کے بعد "ہے" "یا" "ہیں" بڑھاتے ہیں۔ جیسے "چلے ہیں" حالِ مطلق کی یہ شکل دکنی میں کم مستعمل ہوئی ہے البتہ اردو میں بیسویں صدی تک بھی یہ شکل مروج تھی۔

پھل بھاگ سب پھلے ہیں دندے سو دیکھو چلے ہیں
کلیاں انند کھلے ہیں ہے روت یوں سکھی کا
(محمد قلی (ص ۷۷، کلیات۔ ح ۱)

(۴) دکنی میں حالِ مطلق کے لئے صرف مضارع کا استعمال بھی ہوتا ہے۔ درحقیقت یہی حالِ مطلق کی قدیم شکل ہے جو دکنی میں باقی رہ گئی ہے۔

"کرتے"، "ہوتا" اور "جانتا" (کرتے ہیں) (ہوتا ہے)
اور [illegible] کے لئے مستعمل ہیں۔

www.taemeernews.com

جیسے: (۱) کرتے غروری اپنے بغل میں سور رکھتا ہے
دو نلیہہ کا سو باس نکلتا ہے ہم مشام

محمد قلی (ص ۱۶۸ - کلیات - ج - ۲)

(۲) ہوتا سب خدا کا کھاتا ۔

وجہی (ص ۲ - سب رس)

(۳) عاشق کوں عاشق جانتا ۔

وجہی (ص ۸ - سب رس)

(۴) کہتے یک شہر مشرق کے کدھن کتا
کہ اس کا ناؤں سو کچھن پٹن بھتا

ابن نشاطی (ص ۲۴ - پھول بن)

حال ناتمام کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کے مادے کے آخر میں "رہا ہے" کی بدلی ہوئی صورتیں لگائی جاتی ہیں۔ اس کا استعمال دکنی میں شاذ ہوتا ہے ۔

جیسے: تیرے باتاں سن میں رہا ہوں آس کر ۔

وجہی (ص ۴۷ - سب رس)

حال کا استعمال حسب ذیل ہوتا ہے :

۱ - خدا کی ہستی اور علمیت کے اظہار کے لئے ۔

جیسے: الھتا تو یخ اول صورآ خبر تہہیچ
سمجھتا ہے مخفی و ظاہر تہہیچ

نصرتی (ص ۴ - گلشن عشق)

۲ - عادت کے اظہار کے لئے ۔

www.taemeernews.com

جیسے : دھن گن بھری گیانی چنچل اکثریاں آتی ہے مبح
یک وقت پر ناآسے تو ہمتا بلاتی ہے مبح
ہاشمی (ص ۵۱ - دیوان)

۳- ماضی مطلق کے لئے -

جیسے : حدیث بھی یوں آئی ہے کہ العلم نقطۃ وکثرہا جہال -
وجہی (ص ۱ - سب رس)

(۳) مستقبل

مستقبل وہ فعل ہے جس سے کام کا ہونا یا جاری رہنا آئندہ زمانے میں پایا جائے - اس کی دو قسمیں ہیں -

(۱) مستقبل مطلق (۲) مستقبل مدامی

(۱) مستقبل مطلق

جب فعل سے صرف زمانۂ آئندہ کا پتا چلے ، تو اس کو مستقبل مطلق کہتے ہیں -

مستقبل مطلق بنانے کے لیے دکنی میں مضارع کے بعد گا ، گے ، گی یا گیاں کا اضافہ کیا جاتا ہے -

جیسے (۱) رموز راز ہوئے گا ، ناز نیاز ہوئے گا -
وجہی (ص ۹۵ - سب رس)

(۲) جے کوئی دودھ پیوے گا سو تماری پیروی کرے گا -
خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۸ - معراج العاشقین)

www.taemeernews.com

(۳) دسریاں کا قصہ سناؤں گا، دل کوں بی ہمت پر لیاؤں گا

وجہی (ص ۵۸ - سب رس)

(۴) مرے تیں اور کے اسنئے کہو جو تم پکارونگے۔
تمارے تیں توکچھ ڈر نئیں میرے تیں ناحق مارونگے

ہاشمی (ص ۳۰۷ - دیوان)

(۵) برہ کا درد کرد سینچ پرت کی یاداں سوں
لے دونوں مل چلیں گے توکر بینگے ہم پرواز

محمد قلی (ص ۱۲۴ - کلیات ج ۲)

(۶) ترے دنبال گرد ہوکے اڑ کر آؤں گی
کرے منج لے پون اس لال کا ہے ٹھار کہاں

غواصی (ص ۱۳۵ - کلیات)

(۷) ترے جب کی ات سوز دھر آئیں گیاں
سلامت ترے ٹھارا نپڑ آئیں گیاں

نصرتی (ص ۴۷ - گلشن عشق)

(۱) مستقبل بنانے کے لئے دکنی میں ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ علامت مستقبل مضارع کے بعد لگانے کے بجائے امر کے بعد لگائی جاتی ہے۔ جیسے "لائے گا"، "لگائے گا" کے بجائے "لا گا" "لگاگا" وغیرہ۔

(۱) اگر توں پھول کا جو جھاڑ لاگا
توں لاکر میرے گلشن میں لگاگا

ابن نشاطی (ص ۴۰ - پھولبن)

www.taemeernews.com

(۲) نستوں ہمت مچھر گر ٹک جو بانگا
مٹے منگل کوں تل میں گر پڑا گا

ابن نشاطی (ص ۱۹ - پھول بن)

(۳) تجھ مکھ کے مقابل تو نہ ہرگز چمن آگا
تجھ نین برابر نہ ختن کا ہرن آگا

بحری (ص ۱۳۰ - کلیات)

(۲) جمع کے لیے جانگے، فرمانگے، لیانگے وغیرہ مستعمل ہیں۔ مضارع کے بعد "گے" گا اضافہ کرنے کے بجائے امر کے آگے "ن گ ے" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ "جا" امر ہے۔ اس کے آگے "ن گ" اور یائے مجہول بڑھانے سے "جانگے" ہوا۔

جیسے: (۱) دنیا کے کارخانے کا نہیں زرباف امولک پیچ
سنے کے تار جب جانگے نکل کر تب نہ رہے دو پچ

محمد قلی (ص ۴۷ - کلیات - ح - ۲)

(۲) اگر فرمانگے تو بھیجوں گی اس کھٹار
دیکھو بارے پیکس کا ٹیک دیدار

ابن نشاطی (ص ۱۶۵ - پھول بن)

(۳) اگر شاہاں جو جھوٹی بات لیانگے
جگت میں کون شاہاں کو پتیانگے

ابن نشاطی (ص ۶۴ - پھول بن)

(۳) دکنی میں "سی" "سے" "سوں" اور "سیں" مستقبل کی مختلف علامتیں ہیں جو عموماً "نا" یا "نہ" کے ساتھ آتی ہیں۔ ان

www.taemeernews.com

علامتوں میں فعل مستقبل کے ساتھ " سکنا " فعل امدادی کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ جس کا انحصار طریقۂ استعمال پر ہے۔ اس کا ذکر فعل امدادی کے ضمن میں کیا جائیگا۔ علامت "سی" پنجابی، راجستھانی اور کنوج بولی میں بھی مستقبل کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

جیسے: (۱) اس کتاب کوں سینے پرتے ہلاسی نا، اس کتاب بغیر کوئی اپنا وقت بھلاسی نا۔

وجہی (ص ۱۰۔ سب رس)

(۲) اتا کیں بات چلنے کی کریں گے ہاشمی دیکھو
خدا کی سوں میں رہ سی نا چلوں ذنبال بولوں گی

ہاشمی (ص ۲۶۵۔ دیوان)

(۳) تج سار کہیں جگ میں پری زاد نہ ہوسے
کوئی نازنیں تیرے ثمن استاد نہ ہوسے

غواصی (ص ۱۵۹۔ کلیات)

(۴) ادیکھیاں لاکے بولیاں تو اتا ہرگز نہ ... سوں ہیں
کھول گی دو ج برا ہوئے ماں جو کوئی بدنام ہوتا ہے

ہاشمی (ص ۲۷۱۔ دیوان)

(۵) پھاندے میں پاڑیں گے وسلے پھاندے میں پڑسیں نا
دسریاں کوں سنپڑادیں گے دلے اپلے سنپڑ سیں نا

وجہی (ص ۱۸۲۔ سب رس)

دکنی میں کبھی ماضی، مستقبل کے معنوں میں آتی ہے۔

www.taemeernews.com

جیسے: دردبلکو نکو مجھ کوں میری پشواز پھٹے گی
کہیں یو ساس دیکھی تو گلا دو سوں سوں کاٹے گی

ہاشمی (ص ۲۸۲ - دیوان)

اوپر کے شعر میں "دیکھی" دیکھے گی" کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۲۔ مستقبل مدامی

جب فعل سے کسی کام کا آئندہ زمانے میں جاری رہنا پایا جائے تو اس کو مستقبل مدامی کہتے ہیں۔

مستقبل مدامی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی شرطیہ کے بعد "رہے گا" کے صیغے بڑھاتے ہیں۔

جیسے:- متی ہمت جلتے کے تھے بے شمار
پتنگ میں جھلتے رہیں گے ہزار

نصرتی (ص ۶۱ - گلشن عشق)

مستقبل کا استعمال اکثر شرط کے ساتھ ہوتا ہے۔

جیسے: (۱) وہاں اگر چیز سبے جات ہووے گا، تو شرک کھڑا رہے گا۔

خانم (مخطوطہ ن ۴-۱- کلمۃ الحقائق)

(۲) اگر کیس کے دل کوں زیر و زبر کرے گا، یا نی کوں خون جگر کرے گا۔ تو آخر دوسرے کے دل میں بی گھر کرے گا۔

وجہی (ص ۹۵ - سب رس)

www.taemeernews.com

مضارع

مضارع، فعل حال کی قدیم صورت ہے۔ اس میں زمانۂ حال کے علاوہ زمانۂ آئندہ کی بھی گنجائش ہوتی ہے۔

(۱) اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کے مادے کے آخر میں یائے مجہول کا اضافہ کیا جاتا ہے

جیسے: اس کے فرمائے پر جنو چلے، ہر دو جہاں میں ہوئے بھلے۔
وجہی (ص ۱۶ سب رس)

(۲) مصدر کے مادے کے آخر میں الف یا واؤ ہو تو مضارع بنانے کے لئے (ء + ے) کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے: (۱) کدھیں ٹک گرم ہو کر دوڑ میں آئے
صبا کا دن پچھیں سٹ کر اگے جائے

ابن نشاطی (ص ۲۱۔ پھولبن)

(۲) خود بے خود ہوئے تو خدا کوں پاوے

وجہی (ص ۲۱۔ سب رس)

(ء + ے) کی جگہ بعض وقت (و + ے) بھی استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: (۱) اس بات میں تجرید ہور تفریق ہووے خدا کوں پاوے۔

حفیظ قتیل (ص ۹۳۔ میراں جی خدا نما)

(۲) چڑاوے سستی کوں تُرا سے مدن
دکھاوے تسے آگ کر پھول بن

نصرتی (ص ۷۴۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

(۳) مصدر کے مادے کے آخر میں "ی" یا "ے" ہو تو صرف "وے" بڑھا کر مضارع بنایا جاتا ہے۔

جیسے: (۱) دو پروانہ کاں ہے جو لو پانی پیوے

وجہی (ص ۵۲ - سب رس)

(۲) ذوق سوں تیزی پہ پڑ جب لیوے چوگان ہات
گیند ہو اسماں تے سورا تر ادسے تلا ر

غواصی (ص ۵۵ - کلیات)

(۴) جمع غائب کے لئے مصدر کے مادے کے آخر میں "ئیں"، "ویں" یا "یں" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے (۱) دونوں مل کے جس ٹھار لبستی کو جائیں
ادک دھاں کے لوگاں سو تعظیم پائیں

نصرتی (ص ۱۷۶ - گلشن عشق)

(۲) کر تعریف سن جس کی دھر اشتیاق
منگاویں سبھی تحفہ اہل عراق

نصرتی (ص ۳۷ - گلشن عشق)

(۳) دیکھت شہ کی عشرت دعا کر کویں تب
گورات دن قطب شہ نت انندال

محمد قلی (ص ۴۴ - کلیات - ج ۱)

"کویں" مضارع ہے جو مصدر کے مادے "کو" سے بنایا گیا ہے۔
اس کا مصدر "کنا" ہے۔

(۵) متکلم کے لئے مصدر کے مادے کے آخر میں "وں" کا اضافہ

www.taemeernews.com

کیا جاتا ہے۔

جیسے: (۱) قلم کوں قد کے ترے دیکھ صد بھوں کا نوں
صریح سورہ نون القلم ہے کر جباتوں

غواصی (۱۵۳ - کلیات)

(۲) ہر اک دھاتاں سوں اس تاسے کو توڑوں
لے کر تارے سوں اس، تجھ مد سوں جوڑوں

ابن نشاطی (ص ۱۰۵ - پھولبن)

مضارع کے مختلف استعمال حسب ذیل ہیں۔

(۱) دعا کے لیے۔

جیسے: خدا تیری مراد کوں انپڑا دے، جکچھ توں منگتا سو خدا تے پاوے۔

وجہی (ص ۸۱ - سب رس)

(۲) تردید کے لئے۔

جیسے: سوکن نا سووے نا سونے دیوے۔

وجہی (ص ۲۵۳ - سب رس)

(۳) شرط و جزا کے ساتھ۔

جیسے: کروں تج کرم یار تو پھول رھوں
بچاروں جو تج تہر سب بھول رھوں

نصرتی (ص ۷ - گلشن عشق)

امر و نہی

وہ فعل، جو حکم، التجا یا دعا [illegible] کو امر کہتے

www.taemeernews.com

ہیں اور جو فعل کسی کام کے نہ کرنے یا روکنے کے لئے استعمال ہو،
اس کو نہی کہتے ہیں۔

(۱) امر، علامت مصدر گرا کر بنایا جاتا ہے۔

جیسے: (۱) خدایا معافی کی امید بر لیا
کہ جیوں ساشت کے میہوں تھے جگ سب اگھایا

محمد قلی (ص ۱۵۰ - کلیات - ج - ۱)

(۲) خدا کا ہونے منگتا ہے تو کچھ خدا کے کام کرے

وجہی (ص ۲۱ - سب رس)

(۳) میرے سینے میں بھیر اسرار تیرے
نین رہے دیکھنے انوار تیرے

ابن نشاطی (ص ۵ - پھولبن)

(۲) امر کی جمع بنانے کے لئے اس کے واحد کے آخر میں "واؤ" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے: (۱) خبر بارے اول شہزادے کا لیو
تمیں منگتے ہیں جیوں بعد از سزا دیو

ابن نشاطی (ص ۱۳۶ - پھولبن)

(۲) سب اپنی مراد کوں اپنڈو، انوکوں غیب کی نعمت سپنڑ

وجہی (ص ۳۰۰ - سب رس)

(۳) خاوند پر اپنے نمنی قربان جیو بل بل کرو
دیکھو خدا خوش ہوئے دل نرمل کرو نرمل کرو

ہاشمی (ص ۲۱۱ - دیوان)

www.taemeernews.com

(۳) امر کے آخر میں "الف" ہو تو جمع بنانے کے لئے (ے + و) بڑھاتے ہیں۔

جیسے :- (۱) عارف الوجود میں شاہد میں کیا تفاوت سمجھاؤ۔
جانم (مخطوطہ ق ۱۰۴- کلمتہ الحقائق)

(۲) بندھاؤ حوض تھالے چاند و سورج کے سہیلیاں مل
بچھاؤ نیر امرت سا کہ کھیلیں رنگ انشانی
محمد قلی (ص ۳۵- کلیات ج ۳)

دکنی میں "کو" (واو لین) امر کی ایک استثنائی صورت ہے اس کا مصدر "کنا" ہے۔ "کہنا" سے "ہ" حذف کر کے "کنا" بنایا گیا ہے۔ امر بنانے کے لئے علامت مصدر گرا کر "و" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے : مجھے اس ٹھار کیا تدبیر ہے کو
مرا اس ٹھار کیا تقصیر ہے کو
ابن نشاطی (ص ۱۰۳- پھولبن)

نہی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ امر سے پہلے "نہ" "نا" "مت" "نکو" یا "نکوں" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے : (۱) نہ کر کچھ سنگل چک بی چوندھیر ہیں
امانت اتاریاں وہ مندھیر ہیں
نصرتی (ص ۹۹- گلشن عشق)

(۲) اس تیز خنجر کے انگے خنجر کوں خنجر نا کہو
ہاشمی (ص ۲۰۸- دیوان)

www.taemeernews.com

(۳) کبیں مت اٹک کہے تو اندھلے سوں جلکے اٹکی
اندھلے سوں کیوں نبھاوے ہوئی مجکوں نکر پوری

ہاشمی (ص ۲۲۳۔ دیوان)

(۴) نکو کر توں لئی بولنے کا ہوس
اگر خوب بولے تو ایک بیت بس

وجہی (ص ۱۴۔ قطب مشتری)

(۵) نکوں منج کوں سٹو اس غلیلے میں
میں اپنے بھالوں گا کفنی گلے میں

ابن نشاطی (ص ۱۰۳ ۔ پھولبن)

فعل مجہول کی بناوٹ

اوپر جن افعال کا ذکر کیا گیا ہے ان کا تعلق فعل معروف کی بناوٹ سے ہے۔ فعل مجہول کے بنانے کا عام قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے بعد مصدر "جانا" کا وہی صیغہ بڑھایا جاتا ہے جو مطلوب ہوتا ہے۔ مثلاً "مارنا" سے ماضی قریب مجہول بنانے کے لئے مارنا کے ماضی مطلق "مارا" کے بعد "گیا ہے" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔
جیسے: جکوئی اپنی عزت خاطر مارا گیا ہے سو شہید ہے۔

وجہی (ص ۱۹۲۔ سب رس)

فعل معطوف

فعل معطوف وہ فعل ہے جس کو دوسرے فعل کے ساتھ کے،

www.taemeernews.com

کر، کو یا کوں لگا کر عطف کیا جاتا ہے ۔

جیسے : (۱)

عشق کی آگ میں جل کے راکھ ہونا
عشق بازی میں چاک چاک ہونا

غواصی (ص ۱۲۰ ۔ کلیات)

(۲) زباں دھوکے پھل نیر سوں مکھ میں لیا نو
یو سید محمد حسینی کا نانو

نصرتی (ص ۲۶ ۔ گلشن عشق)

(۳) وہاں سے دُسرا ملکوت کی منزل سوں سیر کر کرے ممکن کے شہر میں جا کر پوچھے ۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۵ ۔ معراج العاشقین)

(۴) بہوت استقامت سوں ، نظر قامت سوں وداع ہو کر تسلیم کر کر ، سر پر ہاتھ دھر کر اپنے ٹھار تے بنیا ، چلیا ۔

وجہی (ص ۸۱ ۔ سب رس)

(۵) یو پیغمبر علیہ السلام کوں اس ترتیب سوں معراج کی خبر دے کو بندے کوں سرفراز کر کو بھیجا ۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۲۴ ۔ معراج العاشقین)

(۶) پیر طبیب کامل ہونا ، مرض پچھان کو دوا دینا ۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۱ ۔ معراج العاشقین)

(۷) دو حاجب جا کوں بولیا شہ سوں اپنے
سینا سو آکوں بولیا شہ سوں اپنے

ابن نشاطی (ص ۱۳۱ ۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

اکثر دفعہ علامت معطوف محذوف ہوتی ہے۔

جیسے: (۱) نین کھول اپنے توں دیکھی جسے
لے اسم کا عین سکۃ دِسے

شاہ برہان (مخطوطہ ن ۵۴۳ - پنج گنج)

(۲) ایکس کوں دیکھ ایک ہوتے دیوانے

وجہی (ص ۳ - سب رس)

(۳) محبوب بے بدل توں قطب جہاں کی بے کر
کہتے ہیں کان ہیں آ میرے پکار موتی

غواصی (ص ۱۰۳ - کلیات)

اوپر کی مثالوں میں کھول کر، دیکھکر اور آکر کے بجائے صرف کھول، دیکھ اور آ استعمال ہوئے ہیں۔"کر" علامت معطوف محذوف ہے دکنی میں کبھی علامت معطوف کے لئے کے، کر، کو اور کوں کے علاوہ ایک اور علامت "ت" بھی مستعمل ہے۔ جیسے دیکھت، پیوت وغیرہ۔

(۱) سٹرک تھے باغ کوں دیکھت کھلے منج باغ کے غنچے
سو اس غنچے کے باس تھے لگیا جگ مگمگن سارا

محمد قلی (ص ۱۴ - کلیات - ج - ۳)

(۲) دیکھت سراسر جس بھری شرمائے تیرے بردکوں
سارے فرشتے عرش کے کہتے ہیں منظہر فتح کا

غواصی (ص ۳۶ - کلیات)

www.taemeernews.com

(۳) دیکھت یو حال شہ ہو بہوت دل سشاد
لگیا لب کھول ہنسنے پھول کے ناد

ابنِ نشاطی (ص ۵۰۔ پھولبن)

(۴) ادھر ییں ادھر ملائے کر پریم پیالا پلایا
پیوت پیالا جب جاگی ہیں شاہ بن دوجا نہ بھایا

بحری (ص ۲۶۱۔ کلیات)

افعال کی نفی

اس سے پہلے جو افعال مذکور ہوئے، وہ مثبت افعال کہلاتے ہیں۔ اب ان کی منفی صورتیں بیان کی جاتی ہیں۔ مثبت افعال کو منفی بنانے کے لئے عموماً نیئں، نہیں، نہ، نا، مت یا نکو کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ یہ علامتیں کبھی افعال سے پہلے آتی ہیں اور کبھی بعد میں۔

۱۔ ماضی مطلق کی نفی کے لئے ماضی مطلق سے پہلے نین یا نہ علامت آتی ہے۔ یہ کبھی ماضی مطلق سے پہلے آتی ہے اور کبھی بعد میں۔

(الف) علامت نفی پہلے آنے کی صورت۔

جیسے: (۱) ییں ان کو طلب نیں کیا

خواجہ بندہ نواز (ص ۱۲۔ معراج العاشقین)

(۲) جس باٹ گیا تھا، اس باٹ کا مقصود نیئں پایا۔

وجہی (ص ۵۷۔ سب رس)

(۳) زبیں رہی اس سبب یوں پست ہو کر
کہ سایہ نیئں پڑیا تیرا تس اوپر

ابنِ نشاطی (ص ۹۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

(۴) آپ ہوآیا اپے کوئی نہ لیایا اُسے
سب کوے آیا سووے کوئی نہ شریک اس نہ یار
غواصی (ص ۴، کلیات)

ماضی مطلق کی نفی کے لیئے ابن نشاطی نے ایک ہی شعر کے پہلے مصرع میں "نہ" اور دوسرے مصرع میں "نیئں" استعمال کیا ہے۔

جیسے: شکر کی اِس • چھری ہے کرنہ جانیا
خرابی ہے کر اپنی نیئں پچھانیا

(ب) علامت نفی بعد میں آنے کی صورت

جیسے: (۱) دکھیا نیں جھاڑ ایسا کئی چمن میں
دسیا نیں پھول ایسا پھول بن میں
ابن نشاطی (ص ۴۰ - پھولبن)

(۲) لڑیا نیں سانپ ایسا میرے دل کوں
جو بخشے گا اثر تیرا یو افسوں
ابن نشاطی (ص ۱۲۱ - پھولبن)

۲ ماضی قریب کی نفی کے لیئے ماضی قریب سے پہلے نیئں استعمال ہوتا ہے۔ "سب رس" میں نیں کے ساتھ نہیں بھی استعمال ہوا ہے لیکن "نہیں" کی شکل کا بتوں کا تصرف بھی ہو سکتی ہے۔

جیسے: (۱) دلے بعضے خوباں خوبی اپنی کسے نیئں دکھائے ہیں۔
وجہی (ص ۸۳ - سب رس)

(۲) یا دیوانہ ہے یا حضرت پر ایمان نہیں لیایا ہے
وجہی (ص ۱۴۸ - سب رس)

www.taemeernews.com

۳۔ ماضی بعید کی نفی کے لیے بھی نیں کا استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: خبر نیں آئی تھی کئی دن تے واں کی
سنی نیں گئی تھی بات اس کی زباں کی

(ابنِ نشاطی (ص ۲۰۔ پھول بن)

۴۔ ماضی استمراری کے لیے بھی عام طور پر نہیں استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے: حسن، دھن، من موہن، جگ جیون، ... ... رہتی تھی۔ وسے بھید اپنا کسے نہیں کہتی تھی۔

وجہی (ص ۲۴۸۔ سب رس)

۵۔ ماضی شرطیہ کی نفی کے لیے ماضی شرطیہ سے پہلے "نہ" یا نا استعمال ہوتا ہے۔

جیسے:۔ (۱) نہ لیتا بات میں گر توں دو دھارا
کہاں یوں دین ہوتا آشکارا

ابنِ نشاطی (ص ۱۱۔ پھول بن)

(۲) کتا عقل کوں ہیں تو شاد زماں
نہ ہوتا اگر عشق صاحب نشاں

نصرتی (ص ۵۴۔ گلشن عشق)

۶۔ حال مطلق کی نفی کے لیے حال مطلق سے پہلے نیں یا نہیں استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: (۱) نہیں آتی ہے چاڑی خوش خدا کوں
نہیں بھاتی ہے چاڑی مصطفے کوں

ابنِ نشاطی (ص ۵۶۔ پھول بن)

www.taemeernews.com

(۲) شکر بن کھانے نیں ہوتا میٹھا کام
نہیں پڑتا ہے سب مشورت کا م

(ابنِ نشاطی (ص ۴۹ - پھولبن)

بعض اوقات فعل ناقص ہے یا ہیں محذوف بھی ہوتا ہے۔

جیسے: (۱) مرد کوں یے ہمتی خوش نہیں آتی

(وجہی (ص ۵۶ - سب رس)

(۲) سب وقت تا لتے ہیں اپس کوں سنوار تے
نہیں آوتے جو آئے تو یک پل نہ ٹھارتے

(بحری (ص ۲۰۸ - کلیات)

حال مطلق میں بھی بعض وقت علامت نفی فعل کے بعد آتی ہے۔

جیسے: پیا جب تے بچھڑ رہے سو نجھے دن تب تے بھاتا نیں
کتوں گی ذلیں تو جیوں نیوں وے لنس کوئی دبا تا نیں

(ہاشمی (ص ۱۳۵ - دیوان)

حال مطلق کی نفی کے لیے عموماً نہیں استعمال ہوتا ہے۔ البتہ "نہ" ایسی صورت میں لایا جاتا ہے جب کہ شعر یا جملے کے دونوں اجزا میں علامت نفی لائی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں فعل ناقص "ہے" یا "ہیں" حذف نہیں کیا جاتا۔ ایسا جملہ مطلق تردیدی کہلاتا ہے۔

جیسے: نہ منج میں صور فلک بیں ہے مدارا
نہ سیدھا ہے مرا منج کوں ستارا
نہ میرے لال کا منج کوں خبر ہے
نہ میرے حال کا تج کوں خبر ہے

(ابنِ نشاطی (ص ۱۵۲ - پھولبن)

www.taemeernews.com

معطلق تردیدی کے دوسرے جملے میں فعل ناقص محذوف بھی ہوتا ہے ۔

جیسے : نہ منج میں صور بختاں میں ہے یاری
نہ طالع صور منج میں دوست داری
ابن نشاطی (ص ۱۵۲ - پھولبن)

۷ ۔ مستقبل کی نفی کے لیے عموماً "نہ" یا "نا" مستقبل سے پہلے آتا ہے ۔ لیکن بعض وقت تخصیص یا تاکید کے لیے مصدر کے بعد "کا" یا "کی" کے ساتھ نہیں کا اضافہ کرکے مستقبل کی نفی کے معنی لیے جاتے ہیں ۔

جیسے : (۱) سریجن کوں ملادیں تو اینا میں کچھ کہنے کی نہیں
بخت ہوں شاہ ہاشم پر میرا گھر بار چھوڑی ہوں
ہاشمی (ص ۱۴۹ - دیوان)

(۲) اگر دو گیند ماریں گے تو میں بھی چھپ رہنے کی نہیں
ملاحظ توڑکر دیکھو کلیاں چھ سات ماروں گی
ہاشمی (ص ۲۳۱ - دیوان)

۸ ۔ مضارع کی نفی کے لیے مضارع سے پہلے "نہ" یا "نا" آتا ہے ۔ جیسے :۔

(۱) بغیر لطف ترے دکھ نہ ہوئے میرا دور
بغیر مہر ترے سکھ نہ ہوئے منج سوں یار
غواصی (ص ۴۶ - کلیات)

www.taemeernews.com

(۲) پکڑیا گریباں شیشہ کا کتواں تھے ناڈر کے میں
بہو دنیں کوں سنپڑیا ہے اب تا چھوڑوں داماں عید کا
محمد قلی (ص ۶۔ کلیات۔ ح۔۳)

دکنی میں علامت نفی بعض وقت مضارع کے بعد بھی استعمال ہوتی ہے۔

جیسے: (۱) پیا باج پیالہ پیا جائے نا
پیا باج یک تل جیا جائے نا
محمد قلی (ص ۲۳۔ کلیات۔ ح۔۲)

(۲) صفائی جو اس درس کی پائے نہ
تماشا نو دو جگ کا کام آئے نہ
نصرتی (ص ۷۔ گلشن عشق)

۹۔ امر کی نفی کے لئے دکنی میں "نہ"۔"نا"۔"نکو" اور "مت"
یہ چاروں علامتیں مستعمل ہیں۔

جیسے:۔ (۱) عشق کے پنتھ میں ہمارا پند ہے
غیر کے باتاں نہ سن ہیں بے حساب
محمد قلی (ص ۴۱۔ کلیات۔ ح۔۲)

(۲) دنیا طلب نہ ہو کہ سراسر ہے گمراہی
طالب ہو دین کا جو کرے تج کوں رہبری
غواصی (ص ۱۰۰۔ کلیات)۔

(۳) انکھیاں کے اختر کے انگے اختر کوں اختر نا کہو
موہن سے چندر کے انگے چندر کوں چندر نا کہو
ہاشمی (ص ۲۰۷۔ دیوان)

www.taemeernews.com

۴۔ نکو [illegible] پنچھی [illegible] [illegible]

[illegible] پنکھاں [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

۵۔ نکو [illegible] [illegible]

نہیں [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

۶۔ مت [illegible] گل [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

علامت نفی بعض [illegible]

جیسے: [illegible] توں [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] ص ۱۶۰ کلاسی [illegible]

۲۔ [illegible] [illegible]

مسلم اُٹے [illegible] [illegible]

[illegible] ص ۶ [illegible]

۳۔ کل رات [illegible] [illegible]

سوگند [illegible] [illegible]

[illegible] ص ۱۵۳ [illegible]

www.taemeernews.com

افعال کا تعدیہ

فعل لازم سے فعل متعدی بنانے کو تعدیہ کہتے ہیں۔ یہ عمل صرف متعدی ہی تک محدود نہیں رہتا۔ بلکہ اس سے بھی متجاوز ہوتا ہے یعنی متعدی سے پھر متعدی بنایا جاتا ہے۔ اس کو ... ی المتعدی کہتے ہیں۔ اور اگر متعدی میں واسطہ پایا جائے ... اس کو متعدی بالواسطہ کہتے ہیں۔

عام طور پر مصادر لازم سے مصادر متعدی بنائے جاتے ہیں۔ ان کے بنانے کے چند عام قاعدے یہ ہیں:۔

۱۔ علامت مصدر سے پہلے ایک "الف" زیادہ کردیتے ہیں

جیسے:۔ عارف تو ہیں لئی ہاشمی دل سوں سمجھ آ دیکھ کی
کی آتے ہیں بس یوں الیس تن من گلانا کیا غرض

ہاشمی (ص ۱۰۰ - دیوان)

۲۔ بعض وقت مصدر کے پہلے حرف کی حرکت کو اس کے موافق حرف علت سے بدلنے سے یعنی زبر کو الف سے بدلنے سے فعل متعدی بنتا ہے۔

جیسے: نہ کوئی سکے اس سات دند سانے
اچپل کا نہیں کام اسے مارنے

وجہی (ص ۵۳ - قطب مشتری)

۳۔ چار حرفی مصدر کا دوسرا حرف حرف علت ہو تو اس کو گرا کر پہلے حرف کو اس کے موافق حرکت دیتے ہیں اور علامت

www.taemeernews.com

مصدر سے پہلے ل + الف زیادہ کرتے ہیں۔

جیسے: عرفانِ کرسی پر محمدؐ کوں سُلاے۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۶۔ معراج العاشقین)

متعدی المتعدی:۔

۱۔ متعدی المتعدی بنانے کے لئے متعدی کے مصدر کے دوسرے حرف (ی) کو گرا کر (ل + الف) زیادہ کرتے ہیں۔

جیسے: ایک کوں چھپانا ایک کوں دکھلانا

وجہی (ص ۱۹۵۔ سب رس)

۲۔ بعض وقت جب کہ متعدی کے مصدر کا دوسرا حرف "و" ہوتا ہے تو متعدی المتعدی بنانے کے لئے اس کو حذف کر کے علامت مصدر سے پہلے (ل + الف) زیادہ کرتے ہیں۔

جیسے: سہیلیاں تے ہو جیوں لنگے مکھ دھلائے
وہیں آن الوان نعمت کھلائے

نصرتی (ص ۶۳۔ گلشن عشق)

متعدی بالواسطہ

۱۔ متعدی بالواسطہ بنانے کے لئے بعض وقت علامت مصدر سے پہلے "وا" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے: خدائے تعالیٰ ان دو شخصوں کے لکھنے سے تفسیر تمام کروایا۔

عبدالحق (ص ۱۱۸۔ قدیم اردو)

www.taemeernews.com

۲۔ بعض وقت مصدر کا دوسرا حرف حرفِ علت ہو تو اُسے گرا کر اس کے موافق حرکت دیتے ہیں۔

جیسے: ہر یکشنبہ کوں آ اُکر کیا سب صلاح دے بھیجنا
جو آویں گے تو آدُماں دھاکیاں بندھانا کیا غرض

ہاشمی (ص ۱۰۰۔ دیوان)

افعال کی گردان

فعل کی گردان میں تین باتوں کا لحاظ ہوتا ہے۔ جنس، تعداد اور حالت۔ ذیل میں ماضی، حال اور مستقبل کی جو مختلف گردانیں دی گئی ہیں، ان میں صرف ایک فعل "مارنا" استعمال کیا گیا ہے تاکہ گردان میں یکسانیت باقی رہے۔ گذشتہ صفحات میں ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی، ماضی شکیہ، حال مطلق، مستقبل مطلق، امر و نہی کے تحت جنس، تعداد اور حالت کے اعتبار سے جو مثالیں بھی مل سکی ہیں پیش کر دی گئی ہیں اور انھیں پر قیاس کر کے گردانوں کی تکمیل کی گئی ہے۔

حال ناتمام اور مستقبل مدامی کی صرف ایک ایک مثال ملی ہے دکنی میں فعل کے استمرار یا ناتمامی کو ظاہر کرنے کے لئے "رہا" کا استعمال نہیں ہوتا۔ اس لئے مستقبل مدامی اور حال ناتمام کی جو ایک ایک مثال ملی ہے۔ اس کی بنا پر گردان نہیں بنائی گئی ہے۔

نیز یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ ہر گردان میں متکلم، مخاطب اور غائب کے واحد اور جمع کے ساتھ جو ضمیریں استعمال کی گئی ہیں ان ضمیروں میں بھی سہولت کے لئے یکسانیت رکھی گئی ہے ورنہ ضمائر کے تختے میں ... بلکہ متکلم، مخاطب اور غائب کی متعدد ضمیریں استعمال کی گئی ہیں۔

www.taemeernews.com

(۱) ماضی مطلق

مذکر		مونث	
واحد متکلم	جمع متکلم	واحد متکلم	جمع متکلم
میں ماریا	ہمیں مارے	میں ماری	ہمیں ماریاں
واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد مخاطب	جمع مخاطب
توں ماریا	تمیں مارے	توں ماری	تمیں ماریاں
واحد غائب	جمع غائب	واحد غائب	جمع غائب
وہ ماریا	انو مارے	وو ماری	انو ماریاں

(۲) ماضی قریب

مذکر		مونث	
واحد متکلم	جمع متکلم	واحد متکلم	جمع متکلم
میں ماریاں ہوں	ہمیں مارے ہیں	میں ماری ہوں	ہمیں ماریاں ہیں
واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد مخاطب	جمع مخاطب
توں ماریا ہے	تمیں مارے ہیں	توں ماری ہے	تمیں ماریاں ہیں۔
واحد غائب	جمع غائب	واحد غائب	جمع غائب
وہ ماریا ہے۔	انو مارے ہیں	وو ماری ہے	انو ماریاں ہیں۔

www.taemeernews.com

(۳) ماضی بعید

مذکر

واحد متکلم	جمع متکلم
میں ماریا تھا	ہمیں مارے تھے
واحد مخاطب	جمع مخاطب
توں ماریا تھا	تمیں مارے تھے
واحد غائب	جمع غائب
وو ماریا تھا	انو مارے تھے

مونث

واحد متکلم	جمع متکلم
میں ماری تھی	ہمیں ماریاں تھیاں
واحد مخاطب	جمع مخاطب
توں ماری تھی	تمیں ماریاں تھیاں
واحد غائب	جمع غائب
وو ماری تھی	انو ماریاں تھیاں۔

(۴) ماضی استمراری

مذکر

واحد متکلم	جمع متکلم
میں مارتا تھا۔	ہمیں مارتے تھے
واحد مخاطب	جمع مخاطب
توں مارتا تھا	تمیں مارتے تھے
واحد غائب	جمع غائب
وو مارتا تھا۔	انو مارتے تھے

مونث

واحد متکلم	جمع متکلم
میں مارتی تھی	ہمیں مارتیاں تھیاں
واحد مخاطب	جمع مخاطب
توں مارتی تھی	تمیں مارتیاں تھیاں
واحد غائب۔	جمع غائب۔
وو مارتی تھی	انو مارتیاں تھیاں

www.taemeernews.com

(۵) ماضی احتمالی

مذکر		مونث	
واحد متکلم	جمع متکلم	واحد متکلم	جمع متکلم
میں ماریا اچھوں گا	ہمیں مارے اچھیں گے	میں ماری اچھوں گی	ہمیں ماریاں اچھیں گیاں ۔
واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد مخاطب	جمع مخاطب
توں ماریا اچھے گا	تمیں مارے اچھیں گے	توں ماری اچھے گی	تمیں ماریاں اچھیں گیاں
واحد غائب	جمع غائب	واحد غائب	جمع غائب
وو ماریا اچھے گا	انو مارے اچھیں گے	وو ماری اچھے گی	انو ماریاں اچھیں گیاں

(۶) ماضی شرطیہ

مذکر		مونث	
واحد متکلم	جمع متکلم	واحد متکلم	جمع متکلم
میں مارتا	ہمیں مارتے	میں مارتی	ہمیں مارتیاں
واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد مخاطب	جمع مخاطب
توں مارتا	تمیں مارتے	توں مارتی	تمیں مارتیاں
واحد غائب	جمع غائب	واحد غائب	جمع غائب
وو مارتا	انو مارتے	وو مارتی	انو مارتیاں

www.taemeernews.com

۷۔ حال مطلق

مذکر

جمع متکلم	واحد متکلم
ہمیں مارتے ہیں	میں مارتا ہوں
جمع مخاطب	واحد مخاطب
تمیں مارتے ہیں	توں مارتا ہے
جمع غائب	واحد غائب
انو مارتے ہیں	وو مارتا ہے

۸۔ مستقبل مطلق

مذکر

جمع متکلم	واحد متکلم
ہمیں ماریں گے	میں ماروں گا
جمع مخاطب	واحد مخاطب
تمیں ماریں گے	توں مارے گا
جمع غائب	واحد غائب
انو ماریں گے	وو مارے گا

مونث

جمع متکلم	واحد متکلم
ہمیں مارتیاں ہیں	میں مارتی ہوں
جمع مخاطب	واحد مخاطب
تمیں مارتیاں ہیں	توں مارتی ہے
جمع غائب	واحد غائب
انو مارتیاں ہیں	وہ مارتی ہے

مونث

جمع متکلم	واحد متکلم
ہمیں ماریں گیاں	میں ماروں گی
جمع مخاطب	واحد مخاطب
تمیں ماریں گیاں	توں مارے گی
جمع غائب	واحد غائب
انو ماریں گیاں	وو مارے گی

www.taemeernews.com

(۹) مضارع

واحد متکلم	جمع متکلم
میں ماروں	ہمیں ماریں
واحد مخاطب	جمع مخاطب
توں مارے	تمیں ماریں
واحد غائب	جمع غائب
وو مارے	انو ماریں

(۱۰) امر

واحد	جمع
توں مار	تمیں مارو

(۱۱) نہی

واحد	جمع
توں نکو مار	تمیں نکو مارو

www.taemeernews.com

شبۂ فعل

شبۂ فعل وہ کلمہ ہے جو مصدر کے مادے سے بنے اور جو اسم، صفت اور فعل کے معنوں میں مشترک ہو۔ یہ اسم مشتق بھی کہلاتا ہے۔

شبۂ فعل کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم فاعل ۲۔ اسم مفعول ۳۔ اسم حالیہ ۴۔ حاصل مصدر

۱۔ اسم فاعل

فعل کے صادر ہونے کے تعلق سے فاعل کا جو نام رکھا جائے۔ اس کو اسم فاعل کہتے ہیں۔ جب اسم فاعل اکیلا ہوتا ہے تو وہ اسم کا کام دیتا ہے۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کے "الف" کو یائے مجہول سے بدل کر "ہارا" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے: (۱) چوتھا تن عارف الوجود، اسے جبرئیل دینے ہارا۔

(خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۱۲ ۔ معراج العاشقین)

(۲) پھر یا تو اسے منع کرنے ہارا کون ہے؟

وجہی (ص ۱۵۰ - سب رس)

(۳) جو رستے ہیں چمن کے پھول سارے
خزاں کے ہات میں ہیں پڑنے ہارے

ابن نشاطی (ص ۱۱۸ - پھولبن)

www.taemeernews.com

۱۔ دکنی میں اکثر قدیم اردو مصدر کے آخر میں مذکر کے لئے "ہارا" یا "ہارے" اور مونث کے لئے "ہاری" یا "ہاریاں" بڑھاتے ہیں۔

جیسے: (۱) تن پہ دکھ سکھ دیکھین ہارا اچکر دل کے ٹھاؤں
تن سوں بھوک انجوکی ہونا عینی اس کا ناؤں
شاہ داول (مخطوطہ ن ۱۱۱۳ - چپار نامہ)

۲۔ تجکو سمجھن ہارا سویو عارف الوجود۔
جانم (مخطوطہ ن ۱۰۴ - کلمۃ الحقائق)

۳۔ تاج ست کر سنگتا سنگن ہارا۔ دین ہارا تیں دیا تو شرمندہ ہرتا۔ وجہی (ص ۵۴ - سب رس)

۴۔ سو دیکھ حیراں ہو سارے گگن کے سب بن ہارے
اپس سدھ کھو کر بیچارے نجھارے ہیں ...
محمد قلی (ص ۱۵۵ - کلیات - ج ۱)

۵۔ خدا کے طرف چلن ہارے بہوت ہیں۔
حفیظ قتیل (ص ۶۷ - میراں جی خدا نما)

۶۔ یہ نظر اپڑن ہاری ذات کون؟
جانم (مخطوطہ ن ۱۰۴ - کلمۃ الحقائق)

۷۔ یو عمارت مانی پتھر کی عمارت کچھ بن ہاری نیں
وجہی (ص ۱۶ - سب رس)

۸۔ لکھن ہاریاں کے تئیں بخشے سعادت
دیوے دائم پڑن ہاریاں کو راحت
ابن نشاطی (ص ۴۷ - پھولبن)

www.taemeernews.com

۲۔ کبھی کبھی دکنی مصدر کے ساتھ " ہار " کا استعمال بھی ہوتا ہے

جیسے : (۱) کرن ہار توں کشمت کرتار کا
کر بخشش گنہ منج گناہ گار کا

فیروز (مخطوطہ ۶۵۳ - توصیف نامہ)

۲۔ خوبی و بدی سب کے بوجھن ہار سو توں
انصاف ہر ایکس کا دیون ہار سو توں

محمد قلی (ص ۴۵ - کلیات - ج - ۳)

(۳) کبھی مصدر کے مادے کے ساتھ "تا" بڑھانے سے
اسم فاعل کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

جیسے، ۱۔ خدا قادر، خدا حاضر، خدا ناظر، خدا سکتا۔

وجہی (ص ۲ - سب رس)

۲۔ علم ارادت قدرت بار
سنتا، دیکھتا بولن ہار

عبدالحق (ص ۵۲ - قدیم اردو)

۲ - اسم مفعول

فعل کے صادر ہونے کے تعلق سے مفعول کا جو نام رکھا جائے
اس کو اسم مفعول کہتے ہیں۔

اسم مفعول ماضی مطلق کے آخر میں "ہوا" کی مختلف صورتیں زیادہ
کرنے سے بنتا ہے۔

www.taemeernews.com

جیسے : (۱) آیا پیا شراب کا پیالہ پیا ہوا
دل کے دیے کی جوت سے کاجل دیا ہوا

سراج (ص ۳۶ - سراج سخن)

۲- ولیکن پت جھڑی ہوئی جھاڑ کوں تو باونا رہی۔

جانم (ص ۳۵ - کلمتہ الحقائق)

۳- مجھے ساقی کے بچھڑے سوں یہاں نت نئی پڑی ہوئی ہے
کلیاں سب باٹ پر جو تو دیدے لایوں کھڑی ہوئی ہے

ہاشمی (ص ۳۰۱ - دیوان)

بعضے اوقات "ہوا" محذوف ہوتا ہے۔

جیسے: ۱- چھپے سو خزانے کا مفتاح ہے دو
اندھارے دلاں کا بھی مصباح ہے دو

جانم (مخطوطہ ن ۵۴۳ - پنج گنج)

۲- چھپیاں چھپیاں باتاں بولیا۔

وجہی (ص ۹۲ - سب رس)

۳- اسم حالیہ

اسم حالیہ وہ کلمہ ہے، جو فاعل یا مفعول کی حالت کو ظاہر کرے۔ جب اسم حالیہ استعمال ہوتا ہے تو اس میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اسم حالیہ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کے مادے کے آخر میں "تا" کی مختلف صورتیں اضافہ کی جاتی ہیں

جیسے : (۱) نظر ہنستا کھیلتا اس عقل پادشاہ کے بندیں تے بھار آیا۔

وجہی (ص ۱۶ - سب رس)

www.taemeernews.com

۲۔ لہلہاتے چمن کے جھاڑاں پر
آئی ہے پھول پھل ہور بار خوشی

غواصی (ص ۸۰۔ کلیات)

۳۔ انو آویں تو پردے سوں گھڑی بھر بھار بیٹھوں گی
بہانا کر کے موتیاں کے پروتے ہار بیٹھوں گی

ہاشمی (ص ۴۴۲۔ دیوان)

۴۔ اشتیاقی زلف کی دھر دوڑتے آیا ہوں میں
جوں مسافر چین کا کرتا ہے منزل طے ہزار

بحری (ص ۱۵۵۔ کلیات)

۵۔ ہنس چال لے پیا تنیں آتے لٹکتے دیکھی
پردا نین میلنے راکھوں نہ تو تنیا کا

شاہی (ص ۱۱۔ کلیات)

۴۔ حاصل مصدر

حاصل مصدر وہ کلمہ ہے جو کیفیت یا اثر کو ظاہر کرے۔ اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ عموماً مصدر کے مادے میں کچھ گھٹانے یا بڑھانے سے حاصل مصدر بنتا ہے۔ کبھی خود مصدر کا مادہ ہی حاصل مصدر ہوتا ہے۔ اور کبھی مصدر کا آخری حرف "الف" گرا کر بنایا جاتا ہے۔

جیسے (۱) ہماری جدائی کا لو کا کلاٹ اس پر پڑو۔

وجہی (ص ۲۷۹۔ سب رس)

www.taemeernews.com

۲۔ اچاٹ ہرگز نیں جاتا ٹلملاٹ ہرگز نیں جاتا

وجہی (ص ۱۲۱۔ سب رس)

۳۔ بادشاہاں کوں لبراٹ خوب نہیں

وجہی (ص ۱۵۶۔ سب رس)

۴۔ جانو قدیم آشنا، جانو قدیم جاں پہچان

وجہی (ص ۳۔ سب رس)

۵۔ کدھاں لگ یوں رہنا پیو بن زنجیدہ کرکے من اپنا
مرایاں کوں ہے جیو کا جو بولوں سب روَن اپنا

ہاشمی (ص ۲۱۔ دیوان)

مرکب افعال

جب کوئی فعل کسی دوسرے فعل یا اسم یا صفت سے مربوط ہوتا ہے تو اس کو فعل مرکب کہتے ہیں۔ مرکب افعال کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ فعل مرکب امدادی، جو امدادی فعل کی مدد سے بنتا ہے۔

۲۔ فعل مرکب ارتباطی، جو اسم یا صفت کے ربط سے بنتا ہے۔

۱۔ فعل مرکب امدادی

جب کوئی فعل دوسرے فعل یا اس کے جز سے ترکیب پاتا ہے تو اصل کے معنی میں زور، خصوصیت یا حسن پیدا کرتا ہے۔

جو فعل اصل فعل کی مدد کے لئے آتا ہے فعل امدادی کہلاتا ہے۔

جیسے : بول اٹھنا، ہنس پڑنا۔ دیکھ پاتا وغیرہ میں اٹھنا، پڑنا اور

www.taemeernews.com

پانا امدادی افعال ہیں۔

(۱) دکنی میں امر کے بعد اٹھنا، پڑنا، پانا، رہنا: لینا، آنا اور سکنا وغیرہ کے بڑھاتے سے فعل مرکب امدادی بنتا ہے۔

جیسے: (۱) پیچھیں دل آپی بول اٹھے گا ترے مراتب کی بات

وجہی (ص ۲۱ - سب رس)

(۲) دیکھ مجے دور تھے پنکھ پھلانا گھاس
جھاڑ اپر تھے اٹھے سوز سوں بلبل پکار

غواصی (ص ۵۳ - کلیات)

۳۔ یکایک دو طرف فتنا اٹھا جاگ
اٹھی دو دھرتے جھگڑے کی سلگ آگ

ابن نشاطی (ص ۱۳۲ - پھولبن)

۴۔ محشر کے گھر میں سلگ اٹھی یکبار جوں چراغ
بحری یو سوز عشق کی جس جیو میں جری

بحری (ص ۱۹۹ - کلیات)

۵۔ جو تج امس تل تل چڑے ہر بات تھے توں ہنس پڑے
تارے ترے مکھ سے جھڑے جم راج کرلے راج توں

غواصی (ص ۴۷ - کلیات)

۶۔ سرو ل ہے ادیا سینوتی پھل یا سیپیاں جوہریاں کے
یا چند نو دکان دیکھ پائے جگ جوہری سنتو کری

محمد قلی (ص ۲۳۰ - کلیات - ح - ۲)

www.taemeernews.com

۷۔ نہ اس خوبی کے آنے سک برابر
گگن پر جا دھیا خجالت سوں کوشہ

ابن نشاطی (ص ۴۹ پھولبن)

۸۔ سمج کر دیک توں دنیا کے شبو سے
کہ چھن میں دیوے چھن میں چھین لیوے

ابن نشاطی (ص ۲۱۔ پھولبن)

۹۔ جبریل لے آئے سواپ دستاں کو کئے خبر
جے قبولے نور پائے ناقبولاں مکھ سو واج

محمد قلی (ص ۷۴۔ کلیات۔ ح۔ ۱)

۱۰۔ جدھاں تھے تن کے چشمے میں جیا جل دھار ہو آیا
تدھاں تھے عشق منج دل کے برگ کا بار ہو آیا

غواصی (۱۴۱۔ کلیات)

۱۱۔ تجے دیکھ دل کوں گھٹ کر اس زمانے کوں نہ سکتا
کہ تج نہ یکھیں پچھیں جیون موم اگن کے نزد تھے گلتا ہے

غواصی (ص ۱۶۴۔ کلیات)

دکنی میں " سے" اور "سی" بھی بہ معنی " سکتا " استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن ان افعال امدادی کے ساتھ ہمیشہ علامت نفی آتی ہے۔

جیسے: (۱) اُس امرت کے چشمے کوں بھر پائے بارج
نہ چل سے میرے زہر کا کچ علاج

نصرتی (ص ۱۱۶۔ گلشن عشق)

۲۔ ہمت کی صفت جوں ہے بتوں کوئی کرسی نا۔

وجہی (ص ۵۵۔ سب رس)

www.taemeernews.com

۳۔ ناملی سی سوماں باپ صور سیگے بھائی صورہ بھ ن

وجہی (ص ۱۸۴ ۔ سب رس)

مصدر کے ساتھ "لگنا" اور "منگنا" کے صیغے بھی بڑھائے جاتے ہیں۔ دکنی میں "منگنا" کا استعمال خاص طور پر [illegible] ہے۔ اور اس سے کسی چیز کا چاہنا سمجھا جاتا ہے۔

جیسے: ۱۔ اچنبے بھید تشبیہاں نویاں قطعہ ترسب
لگے کرنے صفت میری چمن میں ماں کے

محمد قلی (ص ۵۲ ۔ کلیات ح ۲)

لگی گھٹنے وو چندر ہو کو دن رات
سنوریاں تے کتا ہوں جیوں کی بات

ابن نشاطی (ص ۱۷ ۔ پھولبن)

۲۔ فلک کا بی داماں جلنے لگیا
خوارشد سوں بند بند اچھلنے لگیا

نصرتی (ص ۲۸۱ ۔ گلشن عشق)

۴۔ اگر دین صور دنیا کا امید پانے منگتا ہے تو یو کتاب دیکھ
اگر بڑا ہو کر عالم کوں سمجھانے منگتا ہے، تو یو کتاب دیکھ

وجہی (ص ۱۰، ۱۱ ۔ سب رس)

۵۔ باذوق اس بیتاں کوں میں لکھنے منگیا دکھ لا دیا
کرناں کے تاداں سارتے بند خورشید مضطر فتح کا

غواصی (ص ۷۳ ۔ کلیات)

www.taemeernews.com

۶۔ اگر سوسن کدھیں کرنے منگے بات
کرے اُس شاہ کی پروانگی سا ستہ

ابنِ نشاطی (ص ۳۷۔ پھولبن)

۷۔ منگیا صورت ہماری ہونے تبدیل
منگیا مورت ہماری ہونے تبدیل

ابنِ نشاطی (ص ۷۵۔ پھولبن)

(۳) کبھی قدیم اردو مصدر کے بعد فعل کے صیغے اضافہ کرتے ہیں۔

جیسے: (۱) مریخ اسد پنجے ہیں دیکھن منگے کوئی
شہ ہات ہیں خنجر سو دندے کاہ دیکھو

محمد قلی (ص ۵۰۔ کلیات۔ ج۔ ۳)

۲۔ نزاکت حسن و دولت ہے منگے جا ہی کرن سکتا
نوا یوں نو جوانی سوں سکل شاہی کرن سکتا

محمد قلی (ص ۲۔ کلیات۔ ج۔ ۲)

۳۔ بڑا نیں ہون دیتی طمع کی خواری۔

وجہی (ص ۴۷۔ سب رس)

۴۔ جو چھند بند کے بول بولن لگی
بہ ہ کی گرہ دل تے کھولن لگی

نصرتی (ص ۲۶۱۔ گلشن عشق)

۵۔ جب آیا دیکھے عرش عالی انگے
چلن تس پہ نعلیں اتارن منگے

نصرتی (ص ۲۰۔ گلشن عشق

www.taemeernews.com

۲- فعل مرکب ارتباطی

فعل مرکب ارتباطی وہ فعل ہے، جو کسی اسم یا صفت کے ربط سے بنتا ہے۔

الف۔ ھندی اسم کی ترکیب سے۔

(رام کرنا)

جیسے: (۱) ایا شہنشاہ آفاق شاہ عبداللہ
ہمیشہ تیغ ترا سرکشاں کوں رام کرے

غواصی (ص ۸۶ - کلیات)

(تالی بجانا)

جیسے: (۲) پڑے دیک ہات ہیں میرے وو لالی
بجایا بات کی عالم میں تالی

(ٹھار کرنا)

جیسے: ۳- تو ایکس کے دل ہیں ٹھار کرتا ہے

وجہی (ص ۳۸ - سب رس)

(لنگر دینا)

جیسے: ۴- لنگر دے کے جوں لوگ نکلے تمام
کیا شاہزادہ انگے ہو سلام

وجہی (ص ۳ - قطب مشتری)

www.taemeernews.com

(پھاندا پڑنا)

جیسے :(۵) گیا کھانے کو جوں وو بیگ   پگ رک
پڑیا پھاندا گلے میں آ یکا یک

ابنِ نشاطی (ص ۴۳ - پھولبن)

(جاگا کرنا)

جیسے : ۶- ترا دھاک جس دل میں جاگا کیا
جو امرت پلائے تو بی نیں جیا

نصرتی (ص ۳۱ - گلشن عشق)

(ب) ہندی صفت کی ترکیب سے

(اُپکار کرنا)

جیسے : ۱- [illegible] اُپکار کیا -

(وجہی (ص ۱۸۳ - سب رس)

(پرگٹ ہونا)

جیسے : ۲- جگت میں جو پرگٹ ہوا فیض پھر یا نوبہار
دھرت کوں رنگیں کیا پھول کھلا ٹھار ٹھار

غواصی (ص ۵۳ - کلیات)

(انجان ہونا)

جیسے : ۲- توں داناکوں جانیا ہے ناداں کر
کہ انجان ہو بولتا جان کر

وجہی (ص ۸۱ - قطب مشتری)

www.taemeernews.com

(کھڑا ہونا)

جلیسے: ۴۔ جب تخت اوپر بیس کر لشکر کی گنتی لیوے توں
تب آ عطارد ہوئے کھڑا لے ڈب میں دفتر نج کا

غواصی (ص ۳۶۔ کلیات)

(ج) فارسی اسم کی ترکیب سے

(قصہ کاڑنا)

جلیسے: ۱۔ ایک رات بات میں بات عقل ھور دل کے لشکر
کا قصہ کاڑی۔

وجہی (ص ۱۹۸۔ سب رس)

(درنگ دھرنا)

جلیسے ۲۔ یو کر بات نہ یک گھڑی دھر درنگ
اوڑیاں لے کے منہر کنور کا پلنگ

نصرتی (ص ۹۹۔ گلشن عشق)

(پرورش پانا)

جلیسے ۳۔ فلک کے ظلم سوں شہ کن جو کوئی آئے
سو دو جیو کے یمن جم پرورش پائے

ابن نشاطی (ص ۲۷۔ پھول بن)

(دغا کھانا)

جلیسے: ۴۔ کہ جس کوں پتیا کر توں جیو لائے گا
اسی تے توں آخر دغا کھائے گا

نصرتی (ص ۴۴۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

(د) فارسی صفت کی ترکیب سے۔

(دور کرنا)

جیسے: (۱) خودی دور کرے تو خدائی دِس آوے

وجہی (ص ۲۱ - سب رس)

(بے خبر ہونا)

جیسے: ۲۔ جو ہوئی رات آدھی پچھے دوپہر
خبردار یاراں ہوئے بے خبر

وجہی (ص ۲۵ - سب رس)

(سرگرداں ہونا)

جیسے: ۳۔ سرگرداں ہوکر سب سر پھوڑے۔

وجہی (ص ۴۰ - سب رس)

(فدا ہونا)

جیسے: ۴۔ ہمیں عاشق فدائی، فدا ہونا ہمارا احتشام

وجہی (ص ۱۷ - سب رس)

(تنگ کرنا)

جیسے ۵۔ قبا کوں پھول کی توں چاک دیتا
کلی کے پیرہن کوں تنگ کیتا

ابنِ نشاطی (ص ۳ - پھولبن)

(تباہ ہونا)

جیسے: ۶۔ گنہ گار طالع کا ہونہ تباہ
براہے جو چپکے مرے بے گناہ

نصرتی (ص ۲۱۴ - گلشن عشق)

www.taemeernews.com

(ختم کرنا)

جیسے: ۷۔ صفت ہیں نیں چلیا دیک کر سکت کیں
دعا سوں ختم کینا بات کوں مـیں

ابن نشاطی (ص ۱۹ ۔ پھولبن)

(بدنام ہونا)

جیسے: ۸۔ ہیں یوں ہی دونوں ہمیں بدنام ہوئیں گے چو پیچ ،
کئے کون دشمن ہیں ترے ہر کیں پوچائیں گے خبر

ہاشمی (ص ۶۰ ۔ دیوان)

۷۔ عربی اسم کی ترکیب سے:۔

(قیام کرنا)

جیسے: (۱) ذرے ہو آکے دندے سب تجے سجود کریں
جوں آفتاب ترا ڈھال جاں قیـام کرے

غواصی (ص ۸۸ ۔ کلیات)

(فہم پانا)

جیسے: ۲۔ اسی سوں فہم پایا تھا فلاطوں
اتھا شاگرد اس کا آفلیسوں سے

ابن نشاطی (ص ۳۶ ۔ پھولبن)

(تعظیم پانا)

جیسے ۳۔ تجمل سوں کنچن نگر بیچ آئے
بہت بھانت کی وہاں سوں تعظیم پائے

نصرتی (ص ۲۷۴ ۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

(مقصود پانا)

جیسے: ۴۔ کتک دن کے پچھے وہ جھاڑ لایا
لگایا جھاڑ ھور مقصود پایا

ابنِ نشاطی (ص ۳۰۔ پھولبن)

و۔ عربی صفت کی ترکیب سے۔

(عیاں کرنا)

جیسے: ۱۔ تحت الثرا تھے تا بہ ثریا رواج دے
قدرت ہر ایک چیز میں اپنی عیاں کیا

غواصی (ص ۳۲۔ کلیات)

(موجود ہونا)

جیسے: ۲۔ دکھا اس سطر میں کئی لاک معنے
ہوئے موجود جیوں کے پاک معنے

ابنِ نشاطی (ص ۱۴۔ پھولبن)

(طلب کرنا)

جیسے ۳۔ سو مکھ ہاتھ دھونے سے فارغ ہو سب
کیا اپنی رانی تے بھوجن طلب

نصرتی (ص ۶۴۔ گلشنِ عشق)

(سلامت رکھنا)

جیسے: ۴۔ یو کام کرنے تو بچ سکے، خدا تجھے
سلامت رکھے

وجہی (ص ۸۱۔ سب رس)

www.taemeernews.com

بعض اوقات مرکب افعال میں فعل امدادی پہلے بھی آتا ہے۔ اس سے شدت یا خصوصیت کا اظہار ہوتا ہے۔

جیسے :-

جاں رہے کھڑے واں قبول پڑے۔

وجہی (ص ۱۶۔ سب رس)

www.taemeernews.com

متعلق فعل

متعلق فعل وہ کلمے ہیں جو فعل کی مختلف حالتوں اور کیفیتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ متعلق فعل کی گیارہ قسمیں ہیں۔

۱۔ متعلق فعل کیفیت وحالت ۲۔ متعلق فعل زماں ۳۔ متعلق فعل مکاں ۴۔ متعلق فعل استفہام ۵۔ متعلق فعل سبب و علت ۶۔ متعلق فعل عدد، ۷۔ متعلق فعل مقدار ۸۔ متعلق فعل ایجاب وانکار ۹۔ متعلق فعل تاکید ۱۰۔ متعلق فعل ظن ۱۱۔ مرکب متعلق فعل۔

۱۔ متعلق فعل کیفیت وحالت

متعلق فعل کیفیت وحالت وہ کلمہ ہے جس سے فعل کی کیفیت وحالت معلوم ہو۔

جیسے:۔ ۱۔ جو باتاں ہیں وو نار ٹک آئے گی
ہتیلی میں لیا بہشت دکھلائے گی

(وجہی (ص ۳۶۔ قطب مشتری)

۲۔ جیوں اس تے جدا ہوا تیوں اس حرص کے پیرتے بھی جدا دستا ہوں۔

جانم (ص ۳۶۔ کلمتہ الحقائق)

www.taemeernews.com

۳۔ ہوئے جس دھات سوں دو غم تے آزاد
خدا سب کا کرو اس دھات دل شاد

ابن نشاطی (ص ۱۴۸ پھولبن)

۴۔ نپٹ گرچہ خدمت میں ہو بے سمجھ
ولیکن وفا کا چ ہے مجھ میں رچ

نصرتی (ص ۲۷ - گلشن عشق)

۵۔ خبر چلنے کی سن جھٹ مٹ ہوا ہے تھوڑا تھوڑا جی
اگر یچ پچ چلیں گے تو بڑا ڈب جی نرم ہوئے گا

ہاشمی (ص ۱۲ - دیوان)

۶۔ سچیں مچیں یو فرشتہ ہے۔

وجہی (ص ۲۲۹ - سب رس)

۷۔ کتک دن کے پچھے فرصت جو پاکر
زباں آہستہ نرمی سوں اچا کر

ابن نشاطی (ص ۷۵ - پھولبن)

۸۔ توں ہے لگر معلوم ہے اور کی ہلوں نیں بولتیاں

ہاشمی (ص ۱۴۸ - دیوان)

۹۔ محبت میں مری اس گرم کر توں
ہلو اس سنگ دل کوں نرم کر توں

ابن نشاطی (ص ۱۱۷ - پھولبن)

۱۰۔ سکایا ہوں لہو دل کا سخن کے سوں تو لیوں
مہکتا ہوں سرے سر مشک نافہ ہو تن کا ایس

غواصی (ص ۲۸ - کلیات)

www.taemeernews.com

۲۔ متعلق فعل زماں

متعلق فعل زماں وہ کلمہ ہے جس سے فعل کے واقع ہونے کا زمانہ ظاہر ہو۔ دکنی میں متعلق فعل زماں کے لیے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ اب ، اتا ، اِتال ، ایتال

۲۔ جب ، جداں ، جدھاں ، جو

۳۔ تب ، تدھاں ، تو

۴۔ اول ، پچھے ، پچھیں ، پیچھیں

۵۔ جلدی ، ترت ، بیگی ، بیگ

۶۔ یکایک ، ناگہاں۔

۷۔ جم ، ہمیشہ ، دائم ، سدا

۸۔ آج ، کل ، پرسوں

۹۔ کدھیں ، کد

(۱) جیسے : (۱) رکھن ہار ناموس و عزت کا تو بخ
بڑا سب تے اب عقل و ہمت کا تو بخ
نصرتی (ص ۳۴۔ گلشن عشق)

۲۔ اتا میں چپ رہنے کی نیئں مرا نک ہاتھ جوڑ دخوں
ہریاں میں دیونگی گالیاں نہوے یو بات چھوڑ دخوں
ہاشمی (ص ۱۳۴۔ دیوان)

www.taemeernews.com

۳۔ سلے تو شہادت رہی لولا علیق بوج اتال
غائب پر بھی شاہد ہو کر رکھے آپ سنبھال

شاہ داول (مخطوطہ ن ۱۱۱۳ - چار تن)

۴۔ میں انتظاری کیتا کھینچتی رہوں غواصی
اتال تاب نیں منج انتظار کوں بی

غواصی (ص ۱۶۱ - کلیات)

۵۔ اتیال کیا پوچھنا اس کا حال آج یک سال ہے کہ دل ہجراں کے کوٹے میں بہت بد حال ہے۔

وجہی (ص ۲۸۲ - سب رس)

(۲) جیسے: (۱) جب توں پیوے شراب تب تیرے
بیس انکھیاں میں جیوں نظر جاوں

غواصی (ص ۱۵۴ - کلیات)

۲۔ جداں لگ سور ہے کرتوں برس گانٹھاں انند سوں
شہاں میانے محمد قطب لیکھایا برس گانٹھ

محمد قلی (ص ۱۵۷ - کلیات - ح ۱)

۳۔ جدھاں لگ مہر و چرخ اختری ہے
جدھاں گھن پہ زہرا مشتری ہے

ابن نشاطی (ص ۱۹ - پھولبن)

۴۔ کر سکھ سوں بیس تخت اپر خسروی مدام
جد لگ جنوب و مشرق و مغرب ہے سو شمال

غواصی (ص ۴۶ - کلیات)

www.taemeernews.com

۵۔ آوازہ حسن کا تیسرے پڑیا ہے جو تھے کاناں میں
قرار آرام نیں ہے تو تھے ساتو آسماناں میں

غواصی (ص ۲۴۱۔ کلیات)

(۳) جیسے: (۱) جب تخت اوپر بیس کر لشکر کی گنتی لیوے نوں
تب آ عطارد ہوئے کھڑا لے ڈب ہیں دفتر فتح کا

غواصی (ص ۳۶۔ کلیات)

۲۔ ترے ملنے کا مے پی کر ہوا ہوں مست ہیں جیا تھے
تدھاں تے مے کی سوگند کھاتجا ہوں گھر کلا لاں کا

ہاشمی (ص ۱۲۔ دیوان)

۳۔ انگارہ خاک یاد کیا تج تو جیو دیا
جب تے دیکھیا ہوں تو تے کیا ہوں تجے سلام

محمد قلی (ص ۱۲۸۔ کلیات۔ ج۔ ۲)

(۴) جیسے: (۱) کہ یک کوئی شاہ تھا اول عجم میں
اتھا مشہور حاتم سوں کرم میں

ابن نشاطی (ص ۷۰۔ پھولبن)

۲۔ کتک دن کے پیچھے وو جھاڑ لایا
لگایا جھاڑ ہور مقصود پایا

ابن نشاطی (ص ۴۰۔ پھولبن)

۳۔ بہوت دن تھیں لال کا آج روزی
ہوا تج کوں دیدار الحمد للہ

www.taemeernews.com

۴۔ کتک دن کے پچھیں امید کا سور

مرے بختاں کے نیناں کوں دیا نور

اپنے نشاطی (ص ۴۵ ۔ پھولبن)

۵ ۔ جیسے : (۱) مرا تو دل شہباز ہو منگتا ہے چھٹنے جلدی سوں

موں کے سو تیرے باغ میں بیٹھا ہے یعنی تل کا داغ

ہاشمی (ص ۱۰۷ ۔ دیوان)

۲ ۔ بڑا مطلب ضروری ہے جو اپنے نفس کوں سمجھے

ہو عارف تربت کرے حاصل اس مطلب ضروری کوں

غواصی (ص ۱۴۹ ۔ کلیات)

۳ ۔ معشوق نہیں منگتا تو بیگی نکو کر، دل نکو توڑ

وجہی (ص ۹۶ ۔ سب رس)

۴ ۔ دیں بیگ خالا نے چھاتی لگا

لگی پر چھنے مکھ انچل اپ بھگا

نصرتی (ص ۲۰۴ ۔ گلشن عشق)

۶ ۔ جیسے (۱) یکایک غیب تے کچھ آواز آئی

وجہی (ص ۰ ۔ سب رس)

۲ ۔ دیکھ منجے دور تھے پنکھ پھلا ناگہاں

جھاڑ اپر تھے اٹھے سوز سوں بلبل پکار

غواصی (ص ۵۳ ۔ کلیات)

۷ ۔ جیسے (۱) میں وو متا گج ہوں کہ ہے اسمان کیفھا را میرا

جم گڑ گڑادس مست ہو چتی مدن کی ڈھال رہے

غواصی (ص ۱۵۶ ۔ کلیات)

www.taemeernews.com

۲۔ سے خدا مگی کچاٹ نہ پڑاس کچپاٹ میں
بندا تو ہے ہمیشہ تجے بندگی بھلی

غواصی (ص ۱۷۰۔ کلیات)

۳۔ جس کے سر پر طمع کا بھار اس کا سر دائم تلار

وجہی (ص ۴۷۔ سب رس)

۴۔ سدا پادشاہی وو دھرتا ہے شہ
انند عیش عشرہ جو کرتا ہے شہ

وجہی (ص ۲۰۔ قطب مشتری)

۸۔ جیسے: (۱) ہوا تو آج عجب ہے سکی وو یار کہاں
ملے ہیں سب ولے میرا وو دوستدار کہاں

غواصی (ص ۱۳۵۔ کلیات)

۲۔ راجنا کل جو خواب دیکھی میں
درشب ماہتاب دیکھی میں

غواصی (ص ۱۴۰۔ کلیات)

۳۔ صبا پر سوں لگوں چنچل تمھارے بات آتی ہے
عجب کیا ہاتھ آنے کا وو بلکہ سات آتی ہے

ہاشمی (ص ۲۲۶۔ دیوان)

۹۔ جیسے: (۱) کدھیں بے خبر ہوئے کدھیں ہوئے ہوشیار
کدھیں بھو پیو کے کدھیں یار یار

وجہی (ص ۲۸۔ قطب مشتری)

www.taemeernews.com

۲۔ دھتاں دریا کیاں پاوے ڈوب ڈوب موتیاں لیا وے
کدے چھوڑ سمند نہ جاوے نت بست رہ توں میراں
(حفیظ قتیل ص ۱۰۹۔ میراں جی خدانما)

۳۔ متعلق فعل مکاں

متعلق فعل مکاں وہ کلمہ ہے جس سے فعل کے واقع ہونے کی جگہ معلوم ہو۔ متعلق فعل مکاں کے لئے دکنی میں مندرجہ ذیل الفاظ استعمال ہوتے ہیں ۔

۱۔ یہاں ، یاں ، وہاں ، واں
۲۔ جہاں ، جاں ، کہاں ، کاں
۳۔ ادھر ، اودھر ، وودھر ، کدھر
۴۔ اگے ، آنگے ، انگے ، انگیں ، آنگل ، انگل
۵۔ بھیتر ، بھتر ، بھتراں ، باہر ، بھار
۶۔ اوپر ، اپر ، اپراں ، آپار
۷۔ تلے ، تلیں ، تلار ، تلھار
۸۔ نزدیک ، نزیک ، نزک ، پیلار ، ایلار

۱۔ جیسے (۱) یہاں کھانا کھاتا تو وہاں پانی پیتا ۔
(وجہی ص ۲۵۴۔ سب رس)

۲۔ داناکوں یاں کیا چارہ
(وجہی ص ۳۴۔ سب رس)

۳۔ وہاں سب خالی صورلیا لب ہے ۔
(وجہی ص ۲۵۔ سب رس)

www.taemeernews.com

۴۔ جہاں رہے کھڑے واں قبول پڑے۔

وجہی (ص ۱۶۔ سب رس)

۲۔ جیسے: (۱) سنگے اچھتے پر داں دن رات میرے کان حور دیدے

جہاں معشوق چنچل صد جہاں آواز ہے سنے کا

غواصی (ص ۱۰۲۔ کلیات)

۲۔ جاں خدائی کی بات آئے واں نیں کرنہ کہیا جائے

وجہی (ص ۱۵۰۔ سب رس)

۳۔ کہاں ہے وہ پھول جس پھول میں ایسی باس

وجہی (ص ۱۰۔ سب رس)

۴۔ دوسے حد اس کی صفت کوں کاں ہے حد

وجہی (ص ۱۔ سب رس)

۳۔ جیسے: (۱) ادھر بھی اپلے اودھر بھی اپلے

وجہی (ص ۴۰۔ سب رس)

۲۔ گھڑی کوں دل گھڑی کوں جیو دونوں کھینچتے دودھر

قرار یک تل نہیں مجھ کوں کرہاتنے ہات پھرتا ہوں

غواصی (ص ۱۴۲۔ کلیات)

۳۔ کدھر ہے جاولی کھانا کدھر ہے را بیری دھوڑپ

میرا وصال کوں آتا ہے سند بیسالے کے پنجے میں

ہاشمی (ص ۱۷۶۔ دیوان)

۴۔ جیسے: (۱) کدھیں ٹک گرم ہو کر دوڑ میں آئے

صبا کا دنکھیں سٹے کر اگے جائے

ابن نشاطی (ص ۱۲۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

۲۔ تج آنگے سرا چا سکتا نیں ہور آج اس خاطر
کہ گردن پر ترے ایکار کا نئی بھار پکڑ یا ہوں
غواصی (ص ۶۹۔ کلیات)

۳۔ کھڑا ہے آکے یوں دربار انگے دو
شہنشہ کے مبارک دار انگے دو
ابن نشاطی (ص ۲۹۔ پھولبن)

۴۔ دیکھیں شاہزادے کوں لے دھر ہوس
یکس یک تے انگیں چلی جلد دھس
نصرتی (ص ۹۳۔ گلشن عشق)

۵۔ منصب اس کوں سرے ارے بحری
جس کے آگل کسی کوں منصب نیں
بحری (ص ۱۷۳۔ کلیات)

۶۔ سو حکمت سوں جاتس دکھی کے اگل
دلاسے کی دارو پلانے بدل
نصرتی (ص ۱۲۳۔ گلشن عشق)

۵۔ جبیے : (۱) اسے نہ بھیتر قرار نہ بھار۔
وجہی (ص ۲۴۴۔ سب رس)

۲۔ تو دو نوبی نکلتے تھے سو لبس اگر
یکس یک کوں رکھتے چھپا دل بھیتر
نصرتی (ص ۲۰۶۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

۳۔ جھنجال کرزرکا پلو کی جیب کٹاریاں کھاڑتی
اچھتا کی نئی پہنو جوتا زرکا پلو اپرال کر
ہاشمی (ص ۷ ۔ دیوان)

۴۔ اتا کچھ بولتی ہوں میں میرا جیو ھوسے سبے کل تو
اگر دھلیز کے باہر تمھارا سا جو قدم ہوسے گا
ہاشمی (ص ۱۳ ۔ دیوان)

۵۔ دریا سیتی قطرا ابجار پڑیا تو قطرا ہوا
وجہی (ص ۲۵ ۔ سب رس)

۶۔ جیسے (۱) جو طالب اس شغل کے دنبال ہوا یو تصور
اس کا کماں ہوا پچھیں اے دستا سوا دپر کا چھلٹا سب دور ہوا
وجہی (ص ۱۱۳ ۔ سب رس)

۲۔ مشغول ہیں دعا سوں ترے ہات ھور دلیس
جاں لگ ہیں اس زمیں اُپر اشجار ھور جہاں
غواصی (ص ۶۱ ۔ کلیات)

۳۔ وو شہ یک دلیس مجلس کوں کھبرا کر
جو بیٹھا تخت کے اپرال آ کر
ابن نشاطی (ص ۶۰ ۔ پھولبن)

۴۔ اللہ، محمدؐ، علی ھور بارہ امام
یو سب اہیں قطبا کے آپار معاذ
محمد قلی (ص ۳۱ ۔ کلیات)

www.taemeernews.com

۷۔ جیسے: (۱) عشق بادشاہ کے فرمان تلیے رقیب سر دہوے۔
(وجہی ص ۶۹۔ سب رس)

۲۔ جہاں میں آج یقیں جان اس آسمان تلیں
ہے ہر کسے بدل اما تجھے تیں ہے بدل
(غواصی ص ۶۸۔ کلیات)

۳۔ دلیس اجالا ہو سب جگ میں لگیا جگمگاں
رات اندھیاری چھپی جا کے زمیں کے تلار
(غواصی ص ۹۴۔ کلیات)

۴۔ بوراتیاں دکھنیاں کے ڈونگر تلھار
لوٹے ھور درا جیال کی موزوں پکار
(نصرتی ص ۲۵۲۔ گلشن عشق)

۸۔ جیسے: (۱) دور تھا سو اسے اپنے نزدیک بلایا
(وجہی ص ۴۴۔ سب رس)

۲۔ کیا ماں جوا جڑ یا ہوئے مجھے ساقی نزیک اچھے تو بس
سونا روپا موتی ہیرا کھنڈیاں سو دوہی الماس تھا
(ہاشمی ص ۳۔ دیوان)

۳۔ آج منج کوں کچ قرار نئیں
کیا کروں میں نزک دیار نئیں
(غواصی ص ۱۳۱۔ کلیات)

۴۔ جوں چشمی آنکھ کوں لائے تو پیلار کی نظر ایلار آتی ہے۔
(حفیظ قتیل ص ۸۔ میراں جی خدا نما)

www.taemeernews.com

۴۔ متعلق فعل استفہام

متعلق فعل استفہام وہ کلمہ ہے جو فعل کی نسبت پوچھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ دکنی میں متعلق فعل استفہام کے لیے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ کیوں، کی، کے، کیا، کا ہے، کا ہے کوں، کائیکوں، کس دھات، کیونکر۔

جیسے: (۱) کر منج بن اتھا کیوں یو احوال جگ
چلیا ہے یو کیوں راج کہہ آج جگ
نصرتی (ص ۸۰۔ گلشن عشق)

۲۔ آنگن میں کی کھڑے ہیں جیوں شمع پر پتنگ ہر
یو دیکھ ہر ستارا تمنا پہ ڈھل پڑے گا
ہاشمی (ص ۸۔ دیوان)

۳۔ موہنن میانے بیس کے بھی کیے نہ آوتے
مجلس ہماری کوں نہیں درباں کا احتیاج
محمد قلی (ص ۲۷۔ کلیات۔ ج ۲)

"کیوں" کے لیے "کے" کا استعمال دکنی کے لیے خاص ہے۔ اردو میں یہ لفظ ان معنوں میں کبھی استعمال نہیں ہوا۔

۴۔ زرق کہا کہ یہاں توں کیا آیا۔
وجہی (ص ۱۵۔ سب رس)

اوپر کے جملے میں "کیا" بہ معنی "کیوں" استعمال ہوا ہے۔

www.taemeernews.com

۵- موسیں اپر بھنواں کا انکس کا ہے راکھتی
نیناں کے شہر میاں نے بندے ہیں منج سینج

محمد قلی (ص ۱۷- کلیات - ح - ۲)

۶- اچھتی جو توں ظلمات میں سب کا ہے کوں ہوتی رنجش
ناپاٹ بھولنے موں تیرا دیکھت سکندر آفتاب

ہاشمی (ص ۴۰- دیوان)

۷- اگر نیں عشق تو یوں کے جلے آگ
ہمیشہ کا ئیکوں اٹھتی ہے یوں خاک

ابن نشاطی (ص ۱۴۰- پھولبن)

۸- رضا صاحب ہمارے پر کرم کس دھات نیں کرتے
دنیا میں گڑ دیئے نئی تو بھی گڑ سی بات نئی کرتے

ہاشمی (ص ۲۳۲- دیوان)

۹- ظلمات کوں نور سوں کوئی کیونکر ملائے

وجہی (ص ۱۶- سب رس)

۵- متعلق فعل سبب و علت

متعلق فعل سبب و علت وہ کلمہ ہے جس سے فعل کا سبب معلوم ہو - دکنی میں متعلق فعل سبب و علت کے لئے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال ہوتے ہیں - جس دھات، اس دھات، اس بدل، تاکہ، اس واسطے، کیا واسطہ کہ -

www.taemeernews.com

جیسے ۱ (۱) ہوئے جس دھات سوں وو غم تے آزاد
خدا سب کا کرو اس دھات دل شاد

ابن نشاطی (ص ۱۲۸ - پھولبن)

۲- اس بدل کہتے ہیں کہ پیر کی بندگی کرد

حفیظ قتیل (ص ۷۹ میراں جی خدانما)

۳- شاہی عاشق اتا بول مناجات کچ
تا کہ کرم تج پہ ہوئے بہر حسین و حسن

شاہی (ص ۲۰: کلیات)

۴- اتنا تو بھی کرو ہو آکر ملو ہمیشہ
اس واسطے کتی ہوں عاقل ہو تم گیانی

۵- عقل ھور دل ہمنا نا دیکھے تیو تجہ ان دو لوان کوں شہر بدار کے نزدیک لیانا کیا واسطے کہ لشکر ھور حشم آتا ہے۔

وجہی (ص ۱۸۵ - سب رس)

۶- متعلق فعل عدد

متعلق فعل عدد وہ کلمہ ہے جس سے تعداد کا اندازہ ہو۔
جیسے یک بار۔ دوجی بار۔ وغیرہ۔

۱- واجب ہے کہ یک بار سب چھوڑ کر فقیر ہوئے۔

شمس العشاق (ص ۴۴۳ - مخطوطہ تاج الحقائق)

۲- یک اشارت میں دوجی بار کا حاجت نہیں کہنے کا

حفیظ قتیل (ص ۵۱ - میراں جی خدانما)

www.taemeernews.com

۳۔ اگر صد بار لیکھے اور پوچھے تو یو بھی قدیم قلم پھرایا تھا
جانم (ص ۲۷۔ کلمۃ الحقائق)

۴۔ پانچویں بار سلے آدمی تے آدمی بیزار ہو دے گا۔
وجہی (ص ۲۶۴۔ سب رس)

۷۔ متعلق فعل مقدار

متعلق فعل مقدار وہ کلمہ ہے جس سے فعل کی مقدار معلوم ہو۔
جیسے۔ تیا، جتا، کچھ، بہت، بھوت وغیرہ۔

۱۔ تیا کچ دے شہ فرشتیاں کوں دان
کہ باندے سنے کا نوا آسمان
وجہی (ص ۲۲۔ قطب مشتری)

۲۔ جتا لیوے پہ عشرت کم نہ تھا واں،
اتھا سب کچھ وے یک رک نہ تھا واں
ابن نشاطی (ص ۲۶۔ پھولبن)

۳۔ جس میں کچھ گیاں نیں دو حیوان
وجہی (ص ۱۵۔ سب رس)

۴۔ عشق کوں بھی بہت بھایا۔
وجہی (ص ۲۹۰۔ سب رس)

۵۔ تمھارے ملنے کی دل میں کلولی بھوت آتی ہے
ولے ڈر سوں ادیکھیاں کے دبانے تُہوں کلولی کوں
ہاشمی (ص ۱۹۴۔ دیوان)

www.taemeernews.com

۸۔ متعلقِ فعل ایجاب و انکار

متعلق فعل ایجاب و انکار وہ کلمہ ہے، جس سے فعل کا ہونا یا نہ ہونا ظاہر ہو۔

جیسے: ۱۔ پیر کنے کر گنوا تا گیا کر کھتا سو کون ہے تو مرید کھتا کے ناں کر ہم وو ذی اسپیع منے ہوں۔

حفیظ قتیل (ص ۷۹۔ میراں جی خدا نما)

۲۔ نظر بنس کر رزق کوں۔ چلے کے برق کوں بولیا ہے جو توں بی کنا ہے سو اس بیں ایک مانا ہے۔

وجہی (ص ۵۲۔ سب رس)

۳۔ صحیح، ولیکن پت جھڑے ہوئے جھاڑ کوں تو بارانا ہے۔

جانم (ص ۳۵۔ کلمۃ الحقائق۔)

۴۔ میں رات دن ایکلی جاں کینگے واں ملوں گی
کوئی آسطے کہے تو میں نا لگر اڑوں گی

ہاشمی (ص ۳۰۹۔ دیوان)

۹۔ متعلق فعل تاکید

متعلق فعل تاکید وہ کلمہ ہے؛ جس سے فعل کے ہونے یا نہ ہونے پر زور دیا جائے۔

جیسے: ۱۔ زندگی ہنبر ائیر میل نہ کر سوں ہرگز
سے نمن ہونٹ کا ہروسے جو ہمن جیو کا مسیح

محمد قلی (ص ۷۷۔ کلیات)

www.taemeernews.com

۲۔ لگاؤ لا کے مرہم تو چنگا ہرگز نہ ہوے دد
جیسے یو گھاڑ لاگا ہے ترے سوکے بھالے کا
ہاشمی (ص ۳۱۔ دیوان)

۳۔ اُسے نادان کا صحبت ہرگز نیں بھایا۔
(وجہی (ص ۹۷۔ سب رس)

۴۔ گن گن پریو سیں یاتاں دکھ کیا کروں گی بیشک
لوگوں میں لاج آتی کیا بولتا چلا کر
ہاشمی (ص ۷۷۔ دیوان)

۵۔ اتا بہوت بیشک ہو اجڑ گئی تے منڈی نرڈا
جیویں کی مار سکتا نیں مرد کیبا موا بھڑوا
ہاشمی (ص ۴۴۳۔ دیوان)

۶۔ توں یو بات البتہ میرا جیو دیکھنے کہیا
(وجہی (ص ۵۸۔ سب رس)

۷۔ اگر شعر کوئی کہہ توا کر جو لیائے
تو خوباں کو سن رشک البتہ آئے
(وجہی (ص ۸۔ قطب مشتری)

۸۔ چند رسین کوں جان مرد امین
حوالے کیا درج دہ بالیقین
نصرتی (ص ۲۴۶۔ گلشن عشق)

۹۔ تجھیں ضرور ہوا تو لا علاج کوں کیا علاج۔
(وجہی (ص ۴۶۔ سب رس)

www.taemeernews.com

۱۰۔ متعلق فعل ظن

متعلق فعل ظن وہ کلمہ ہے جس سے فعل کے ہوتے میں شبہ ظاہر ہو۔

جیسے: ۱۔ یو بات بھی سنی اچھے گی شاید۔

وجہی (ص ۱۳۶۔ سب رس)

۲۔ کہ شاید تیر ملے سیرے وہم اسے
ہرن کے نیئں لگ جا کر طلبیدے

ابن نشاطی (ص ۳۱۔ پھولبن)

۱۱۔ مرکب متعلق فعل

جب دو کلمے ایک ساتھ یا جداگانہ کسی فعل کی وضاحت کے لئے جاتے ہیں تو اسے مرکب متعلق فعل کہتے ہیں۔ "جیسے"

۱۔ کیں کا کیں، جدھر کا تدھر، اِدھر اُدھر، کدھر کدھر کاں کاں، آس پاس، آس پاسے۔

۲۔ جاں تلک، وھاں تلک، جاں لگوں، وہاں لگ، اب لگ، اجھوں لگ، جو لگ، تو لگ، جدھاں لگ، تدھاں لگ،

۳۔ جلگ، تلگ، جو لگن، تو لگن، کو تلک، تو تلک وغیرہ۔

۱۔ جیسے (۱) عقل صود دل کوں کیں کا کیں لیا پاڑے

وجہی (ص ۱۸۶۔ سب رس)

www.taemeernews.com

۲۔ یتا حسن داٹیا جدھر کا تدھر
نظر بیس سکتی نہ تھی لس بھتر

نصرتی (ص ۲۹۸۔ گلشن عشق)

۳۔ بڈھیاں لیا تیاں اِدھر اُدھر کیاں حکا تیاں

وجہی (ص ۲۴۴۔ سب رس)

۴۔ کدھر کدھر کا حساب کاں کاں کا بچا را دینگا جواب

وجہی (ص ۱۲۸۔ سب رس)

۵۔ اُس کے آس پاس زینت سوں گئے ہیں کام، چاہ ذقن اس کا نام۔

وجہی (ص ۲۱۳ ۔ سب رس)

۶۔ کیا تھا تماشے کوں یو جگ ہجوم
کہ جیوں چاند کے آس پاسے نجوم

نصرتی (ص ۲۴۲۔ گلشن عشق)

۷۔ جیسے (۱) پڑے جاں تلک پنتھ پر مکھ تے نور
دُتا وھاں تلک ہووے اندھکار دور

نصرتی (ص ۱۴۳۔ گلشن عشق)

۲۔ ساقی گئے ہیں جاں لگوں وہاں لگ تو جاتا ہوئیگا
ہرگز نہ دیکھوں گی انگے پانی ہے یا یور بیت کر

ہاشمی (ص ۲۰۔ دیوان)

۳۔ دیکھت دنگ ہو بولیاں کہ اب لگ ہمن
نظر نیں پڑیا تھا یو الٹا گگن

نصرتی (ص ۹۳۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

۴۔ اچھوں لگ آئے نئی ساقی کہے تھے آئیں گے پرسوں
روون تو بجوت ہے دل میں کہو کیا جا کنا پرسوں

ہاشمی (ص ۱۵۴ ۔ دیوان)

۵۔ جھلکتا ہے سُرج کا تاج جَو لگ
اچھو ہوتے تمن گھر کاج تَو لگ

ابن نشاطی (ص ۱۲۵ ۔ پھولبن)

۶۔ جدھاں لگ اچھے اس کی دنیا پہ چھاؤں
تدھاں لگ رہے تری باغبانی کا ناؤں

نصرتی (ص ۳۸ ۔ گلشن عشق)

۳۔ جیسے (۱) جلگ دور عالم کا باقی اچھے
تلگ یاد یو بزم ساقی اچھے

نصرتی (ص ۶۰ ۔ گلشن عشق)

۲۔ جَو لگن دنیا تَو لگن اسے حیات

وجہی (ص ۲۰ ۔ سب رس)

۳۔ اچھوں میں کَو تلک روتی بلکتی
اچہر دکھ ھنتے ستے پرکسوں نکھتی

ابن نشاطی (ص ۱۵۵ ۔ پھولبن)

۴۔ رکھوں گا تَو تلک اس کام میں دل
ہوئے تا شاہ کا مقصود حاصل

ابن نشاطی (ص ۱۰۴ ۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

۴۔ کبھی دو دو لفظ مل کر مرکب متعلق فعل کا کام دیتے ہیں۔

جیسے: ۱۔ چندر شہ کا جیوں جیوں جو سکھ پائے جاں
سو تیوں تیوں دھرے شکر ییں تر زباں

نصرتی (ص ۲۹۱۔ گلشن عشق)

۲۔ سہیلی نس ٹلی جیوں تیوں صبا ہوئی سور بھار آیا
جلانے منج برہنی کوں نکل جیوں گرم انگار آیا

غواصی (ص ۱۰۷ کلیات)

۳۔ کہی ییں رات دن دل ییں تمھارا دھیان لاگے گا
کہے نت ہاشمی بھی تو کرے گا یاد تج دھن کوں

ہاشمی (ص ۱۷۸۔ دیوان)

۴۔ یوں آہستہ آہستہ خوش فوج سوں
رواں ہوا دک عیش کی موج سوں

نصرتی (ص ۱۸۱۔ گلشن عشق)

۵۔ بیگ بیگ عقل پادشاہ، عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کنے
جا کر جیو لا کر چور نے ان حرام خور نے چاڑی کھایا

وجہی (ص ۱۳۲۔ سب رس)

۶۔ یہی بات پھر پھر کہتا اچھے
اسی دھیان ییں نت دو رہتا اچھے

وجہی (ص ۲۰۔ قطب مشتری)

۷۔ بادے کچھ کچھ اپس کوں سمجھے گا، کچھ کچھ اپس کوں پائے گا۔
شمس العشاق (ص ۲۴۰۔ مخطوطہ تاج الحقائق)

www.taemeernews.com

۸۔ ملک و ملک پوچھے نانوں جب کبھی اس چھاؤں کا
قطب جہاں کی کہے عرش کے ہاتف پکار
غواصی (ص ۴۸۔ کلیات)

۹۔ کہ قسمت کا ساقی سچیں ساف درد
پلاتا ہے جاں جاں کا ہے آب خورد
نصرتی (ص ۱۲۳۔ گلشن عشق)

۱۰۔ جس پیو کو ڈھونڈتی تھی نا بج جہاں جہاں میں
سو پائی تس اپس میں جیوں سوں تہاں تہاں بیں
محمد قلی (ص ۲۹۹۔ کلیات۔ ح۔ ۱)

۱۱۔ کیتیں سچا بول کیتیں کیتیں جھوٹا بہانہ
وجہی (ص ۷۷۔ سب رس)

مندرجہ ذیل الفاظ بھی مرکب متعلق فعل ہوتے ہیں۔

۱۔ سو القصہ یک روز میں سبر کر
مجھے لیا آتاریا مدینے بھتر
صنعتی (ص ۱۱۰۔ قصۂ بے نظیر)

۲۔ قضارا کیتیک تھے ہمیں مالدار
رفیق و سفر ایک کشتی سوار
خاورؔ (ص ۱۳۱۔ رضوان شاہ و روح افزا)

۳۔ الغرض یک روز شیخ نامدار
با جلال و جاہ تھے مجلس مجہار
اسحاق (ص ۹۱۔ مخطوطہ ریاض العارفین)

www.taemeernews.com

۴۔ ہے مشکل بعد ازاں اس دھن کو پانا
نہیں ممکن دو موہن بات آنا

ابن نشاطی (ص ۱۲۷ پھولبن)

۵۔ بہرحال اچھ حق کرے دھیان میں
نکوست خلل اپنے ایمان میں

فائز (ص ۴۔ رضوان شاہ و روح افزا)

۶۔ اگرچہ بہ حسب ظاہری میں شراب پینا گناہ ہے۔

وجہی (ص ۳۳۔ سب رس)

الفاظ کی تکرار

جس طرح اردو میں تاکید، مبالغہ، تعمیم اور کثرت کے اظہار کے لئے لفظوں کی تکرار کی جاتی ہے، اسی طرح دکنی میں بھی الفاظ کی تکرار ملتی ہے۔

۱۔ عموماً ایک ہی لفظ کی تکرار سے "ہر ایک" کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

جیسے: ۱۔ گھر گھر امیر گھر گھر راجوت گھر گھر تدبیر

وجہی (ص ۲۸۹۔ سب رس)

۲۔ بات میں جنس جنس کی محنت حائل ہے

وجہی (ص ۶۹۔ سب رس)

۳۔ آج شہ گھر ہے ٹھار ٹھار خوشی
ذوق پہ ذوق ہور ہزار خوشی

غواصی (ص ۸۰۔ کلیات)

www.taemeernews.com

۴۔ رگے رگ ھور روں روں میں بھریا تیرا محبت دیکھ
خروش صور جوش کا شیوا دیا کی سار پکڑیا ۔ ہمل

غواصی (ص ۶۹ - کلیات)

۲۔ دکنی میں اکثر دو لفظوں کے درمیان "ے" کا اضافہ کیا جاتا ہے ۔

جیسے : (۱) رگے رگ بالے بال تے وچے نام
دھڑکتا نکلتا اچھے جسم مدام

عاجز (مخطوطہ ص ۵۴۳ - سونج گنج)

۲۔ کرم کے بہار نیں نکلے سو بیں تو
گھرے گھر غلغلا ور زدر ہوتا

غواصی (ص ۱۱۰ - کلیات)

۳۔ ونڈلا کے دندے اسے چھوڑ گھر دار
ھو جنگلے جنگل قرار پکڑے

غواصی (ص ۸۳ - کلیات)

۴۔ اگر یچ سا سرد کیئں ھور ہوتا
بتے بن بلبلاں کا شور ہوتا

غواصی (ص ۱۱۰ - کلیات)

۵۔ کہے تیوں شاہزادہ بی گیا تھا
وو راتے رات وال جا کر رہیا تھا

ابن نشاطی (ص ۹۱ - پھولبن)

۶۔ ادھر رخ پھرایا جو کوئی دیو داستہ
سنپڑ غم میں پایا سنا ہاتے ہاتے

نصرتی (ص ۲۸ - گلشن عشق)

www.taemeernews.com

۳۔ دکنی میں کبھی دو لفظوں کے درمیان "ی" کے علاوہ "ن" کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے :۔ ۱۔ عشق نے کھیل یوں کھیلیا ٹھارن ٹھار

وجہی (ص ۳۔ سب رس)

۲۔ آدمی کوں پریشانگی ہے بالیں بال

وجہی (ص ۷۔ سب رس)

۳۔ ہزار اور ایک اس کا ناؤں۔ اس کی معرفت ٹھاویں ٹھاؤں۔

وجہی (ص ۲۔ سب رس)

۴۔ دکنی میں کبھی دو لفظوں کے درمیان "اپر"، "پہ"، یا "پر" بھی لاتے ہیں۔

جیسے: ۱۔ جس گھڑی ہو سجن سات منجے دید پہ دید

اس گھڑی ذوق اُپر ذوق ہے صور عید پہ عید

غواصی (ص ۱۱۶۔ کلیات)

۲۔ یتی خوبی پر خوبی آنے لگی

جو ڈوب اس منے غوطے کھانے لگی

نصرتی (ص ۲۶۸۔ گلشن عشق)

۵۔ تکرار کی ایک اور صورت یہ بھی ہے کہ دو لفظوں کے درمیان "الف" لایا جاتا ہے۔

جیسے: ۱۔ سرو خوش ہو مد کے جام سوں موں کھول توں ہنستی یہاں

رنگارنگے پھولاں کی ہے ہر ایک چمن کوں آج فرح:

غواصی (ص ۱۱۶۔ کلیات)

www.taemeernews.com

۶ـ شدت یا کثرت کے اظہار کے لیے کبھی ایک لفظ کو چار بار بھی لایا جاتا ہے۔ یہ صورت شاذ ہے۔

جیسے: شکر، شکر، شکر لاکھاں شکر ہے۔

میری مجلس کوں ملک نادیکھیں خواب

محمد قلی (ص ۲۴ ۔ کلیات ۔ ح ۔ ۲)۔

۷ـ بعض اوقات تکرار سے انوکھا پن ظاہر ہوتا ہے۔

جیسے: ۱۔ لوٹے لوٹے قانون دھرنے لگیا ۔

وجہی (ص ۲۷ ۔ سب رس)

۲۔ عجیب عجیب اس کے کام، اس کے کام انسان کیا کرسکے فام

وجہی (ص ۲ ۔ سب رس)

۸ـ کبھی فعل کی تکرار سے اس کا تواتر ظاہر ہوتا ہے۔

جیسے: چلتے چلتے، تلملتے تلملتے، اپنے دل کوں تقوا دیا۔

وجہی (ص ۱۷ ۔ سب رس)

۹ـ بعض اوقات اس قسم کی تکرار سے مبالغہ یا شدت کا اظہار ہوتا ہے۔

جیسے: ۱۔ جکوئی آتا اس سوں جھگڑا کتا ہو کر لڑ لڑ پڑتا

وجہی (ص ۶۹ ۔ سب رس)

۲۔ رو روے کر پتلیاں وڑے حاریاں چھپ جائیں ہیں

پلکاں سو لہو میں ڈوب کر آڑے سو جیوں یاڑاں ہوئے

غواصی (ص ۱۵۹ ۔ کلیات)

اوپر کی مثال میں "رو روے کر" کا استعمال دکنی میں خاص ہے۔ برخلاف اس کے اردو میں "ے" کا اضافہ نہیں کیا جاتا۔

www.taemeernews.com

حرف

حرف وہ غیر مستقل کلمہ ہے جو تنہا کچھ معنی نہ دے بلکہ اس کا مطلب مستقل کلمے کے ساتھ آنے سے ظاہر ہو۔

حروف کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

(۱) حروف ربط (۲) حروف عطف (۳) حروف تخصیص (۴) حروف تشبیہ و مثال۔ (۵) حروف قسم (۶) حروف فجائیہ۔

(۱) حروف ربط

حروف ربط وہ کلمے ہیں جو ایک اسم کا تعلق دوسرے اسم یا ضمیر سے ظاہر کرتے ہیں۔ حروف ربط کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) علامت اضافت (۲) علامت فاعل (۳) علامت مفعول (۴) حروف جار۔

(۱) **علامت اضافت**۔ دکنی میں علامت اضافت یہ ہیں:

کا، کے، کی، کرا، کیرا، کیرے، کری، کیری۔

کا، کے، کی۔ یہ حروف اضافت دکنی اور اردو میں یکساں مروج ہیں۔ لیکن دکنی میں ان کے ساتھ ان کی قدیم شکلیں کرا، کیرا وغیرہ بھی مستعمل ہیں۔ یہ قدیم شکلیں پراکرت میں اضافی حالت کے ساتھ

www.taemeernews.com

استعمال ہوتی تھیں۔ ان شکلوں سے "کے" ساقط کرکے را، ری، رے ضمیر شخصی متکلم کے ساتھ اب بھی استعمال ہوتی ہیں۔ جیسے: تیرا، تیری وغیرہ۔

(۱) تہیں نور دیدہ نبی کا یقیں
تہیں عین دستا علی کا یقیں

فیروز (مخطوطہ ۲۵۳۔ توصیف نامہ)

(۲) سجن کے عشق تھے اے جیو بس نہیں کرنا
دیوانگی کوں دینے سو آمس نہیں کرنا

غواصی (ص ۱۰۵۔ کلیات)

(۳) کہ جب اصل سیتی بیادت کی بیل
چلی بن ہستی کی جیوں باندھ جھیل

نصرتی (ص ۲۶۔ گلشن عشق)

(۴) زد مالن وقت کر راتب کرا یاد
لے کر گئی پھول شہ کن روز کے ناد

ابن نشاطی (ص ۹۸۔ پھولبن)

(۵) کہ کجلی بن اس بن کیرا نانو ہے
مگر سیام دیجور کا ٹھانو ہے

نصرتی (ص ۴۲ ا گلشن عشق)

(۶) جے کوئی اچھیں خاصے
اس بیاں کیرے پیاسے

عبدالحق (ص ۱۵۔ قدیم اردو)

www.taemeernews.com

(۷) لکھیا ہوں جو یو قصہ خوش ڈھانو سوں
علی شاہ عادل کری نانوں سوں

نصرتی (ص ۲۷۰ - گلشن عشق)

(۸) ادک قرب کی بزم کا ئل تہیں
سیادت کیری باغ کا گل تہیں

نصرتی (ص ۲۶ - گلشن عشق)

(۹) جیسا تیرا روپ ہے اس کا دیپ سردیپ۔

جانم - (ص ۵۰ - کلمۃ الحقائق)

(۱۰) تیری شجاعت آگیں رستم چھجا دسیا ہے
توڑیا ہے مان سکلا جیتے گرا سیا کا

تناہی (ص ۱۱۲ - کلیات)

حرف اضافت کے استعمال کا قاعدہ یہ ہے کہ جب مضاف واحد ہوتا ہے تو "کا" یا "کیرا" لاتے ہیں۔ جمع مذکر میں "کے" یا "کیری" اور واحد مونث یا جمع مونث میں "کی" لاتے ہیں۔ دکنی میں مضاف اگر جمع مونث ہو تو حرف اضافت "کی" کی جمع "کیاں" بنائی جاتی ہے جیسے:

(۱) ملائیک عرش پر شہ کیاں برس گانٹھاں گنا تے ہیں
سماں سا تو محل میانے بدل فرشاں بچھا تے ھیں

محمد قلی (ص ۱۵۵ - کلیات ج ۱)

(۲) کلیاں لالے کی سرمے کیاں نشانیاں
دسے یا قوت کی ہو سرمہ دانیاں

ابن نشاطی (ص ۸ - پھولبن)

www.taemeernews.com

اضافت کے معنی نسبت کے ہیں جس کی طرف نسبت کی جاتی ہے اُسے مضاف الیہ کہتے ہیں اور جو لفظ نسبت کیا جاتا ہے اُسے مضاف کہتے ہیں۔
اضافت کی کئی قسمیں ہیں جو مختلف تعلقات کو ظاہر کرتی ہیں۔ ان میں سے چند کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) توضیح کے لئے (۲) اصل و ماخذ کے لئے (۳) صفت کے لئے (۴) کل کے جز کے لئے (۵) تشبیہ کے لئے (۶) اضافت مقلوب۔

(۱) توضیح کے لئے۔ جیسے:

(۱) درشنی ہو آئی ہے پریاں کی عید
ست درس دیکھت ہوئی حوراں کی عید

محمد قلی (ص ۱۴۳۔ کلیات۔ ج۔۱)

(۲) سو اپڑے شہر کوں یک جا کو بارے
اتھا وو شہر گنگا کے کنارے

ابن نشاطی (ص ۹۴۔ پھولبن)

(۲) اصل و ماخذ کے لئے جیسے

(۱) تج مکھ کی لالی تھے دسے سورج کی لالی بھاگ سوں
تاریخ ہو دیکھیا نہ کس تاریخ ایسی اسنزتی

محمد قلی (ص ۲۱۶۔ کلیات۔ ج۔۱)

(۲) اس طور کا سو ٹھارا مانند بہشت ہے
اس نور تل چھپا ہے اسماں کا اجالا

محمد قلی (ص ۲۱۹۔ کلیات۔ ج۔۱)

www.taemeernews.com

(۳) صفت کے لئے۔ جیسے:

یو نادان بالک ننھا لاڑکا
نوا پھول اہے شاہ کے جھاڑ کا

وجہی (ص ۲ - قطب مشتری)

(۴) کل کے جز کے لئے۔ جیسے:

عشق دریا ہو ایس دل میں تھے آتا ہے مرے
کیوں سنبھال آج اس دریا کی موج کا پانی رکھوں

غواصی (ص ۱۵۱ - کلیات)

(۵) تشبیہ کے لئے۔ جیسے:

برہ کی آگ لا پانی ایس کے دل کے لہو کا کر
کدھاں لگ یو بُجھ اونٹانا دونوں انکھیاں کے بھاجریں

ہاشمی (۱۵۷ - دیوان)

(۶) اضافت مقلوب۔

فارسی میں اضافت مقلوب بلا اضافت آتی ہے اور اس میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد آتا ہے۔ اسی طرح دکنی میں بھی اضافت مقلوب کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ جیسے:

(۱) پھل بھاگ سب پھلے ہیں دندے سو دیکھ جلے ھیں
کلیاں انند کھلے ھیں ہے روت یوں سکی کا

محمد قلی (ص ۷۷ - کلیات ج - ۱)

(۲) قمر قاف تے اوپر جگ جگایا
پرم پی کا پیالہ پیا منج پلا یا

محمد قلی (ص ۱۴۹ - کلیات - ج - ۱)

www.taemeernews.com

(۳) بیٹھے علی تخت پر دن آج حق حکم تھے
پائے ہیں شیعاں سب اس دن تھے زندگانی

محمد قلی (ص ۸۱ - کلیات - ج - ۱)

(۳) علامت فاعل۔

علامت فاعل "نے" ہے۔ لیکن یہ علامت ہر زمانے اور ہر فاعل کے ساتھ استعمال نہیں ہوتی۔ اس کے استعمال کے چند متعین قاعدے ہیں

(۱) جب کبھی یہ علامت استعمال ہوتی ہے تو ماضی مطلق، ماضی قریب اور ماضی بعید کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔ کبھی ماضی استمراری کے ساتھ نہیں آتی:

الف۔ ماضی مطلق کے ساتھ "نے" کا استعمال۔ جیسے:

(۱) اس نے کھیل یوں کھیلیا۔

وجہی (ص ۳ - سب رس)

(۲) وہی بولیا جو خدا نے فرمایا۔

وجہی (ص ۳۴۶ - سب رس)

(۳) چنچل نے ہنس کے یوں بولی تیرا انجام ہوتا ہے
صبا پر سوں لگوں دیکھوں اگر آرام ہوتا ہے

ہاشمی (ص ۱۷۲ - دیوان)

اوپر کی مثالوں میں کھیلیا، فرمایا اور بولی ماضی مطلق۔

ب۔ ماضی قریب کے ساتھ "نے" کا استعمال۔ جیسے،

(۱) خدا کے دوستاں نے بولے ہیں۔

وجہی (ص ۲۱ - سب رس)

www.taemeernews.com

(۲) شرمندگی سیس لالہ بدرنگ ہو پھرا تھا
ہو مہرباں انوں نے لب کی دیاں ہیں لالیاں

اوپر کی مثالوں میں بولے ہیں اور دیا ہیں ماضی قریب ہے۔

ج ۔ ماضی بعید کے ساتھ "نے" کا استعمال۔ جیسے:

ہمت نے مکتوب لکھیا تھا سو قامت کے انگے کھولیا۔

(وجہی ص ۱۵۷۔ سب رس)

اوپر کی مثال میں لکھیا تھا ماضی بعید ہے اور اس کے ساتھ "نے" استعمال ہوا ہے۔

(۲) دکنی میں یہ علامت فعل متعدی اور فعل لازم دونوں کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔

الف ۔ فعل متعدی کے ساتھ "نے" کا استعمال۔ جیسے:

(۱) صفائی ترے دل کی دیکھا سو پاک
کیا صبح نے جھل سوں دامن کوں چاک

(نصرتی ص ۳۳۔ گلشن عشق)

(۲) اے سکھیں میں نے دیکھیا سنگ کر کے یار کا
پن نہ دیکھیا بے سمج ہور سنگ دل تج سار کا

(بحری ص ۱۲۷۔ کلیات)

چاک کرنا اور دیکھنا فعل متعدی ہے۔

ب ۔ فعل لازم کے ساتھ "نے" کا استعمال۔ جیسے:

(۱) رقیب نے روسیاہ نے یے نصیب نے بولیا توں
کہاں کا ہے اور اس جاگا توں کیوں آیا

(وجہی ص ۱۷۱۔ سب رس)

www.taemeernews.com

(۲) وہ عاشق نے ہمت سوں تس در کوں ترٹ

چلیا پیش اندر دونوں کھول پاٹ

نصرتی (ص ۱۵۲ - گلشن عشق)

اوپر کی مثالوں میں بولنا اور چلنا فعل لازم ہے۔

(۳) دکنی میں "نے" کے استعمال کے باوجود فعل جنس اور تعداد میں فاعل کے تابع ہوتا ہے۔

الف۔ جنس میں فاعل کے تابع۔ جیسے:

(۱) زہرہ نے جلوہ گائی۔

وجہی (ص ۲۹۲ - سب رس)

مفعول "جلوہ" مذکر ہے لیکن چونکہ فاعل "زہرہ" واحد مونث ہے اس لئے فعل گائی بھی واحد مونث استعمال ہوا ہے۔

(۲) خضر نے بی انکھیاں سوں دو پیچ اشارت دکھلایا

وجہی (ص ۲۹۹ - سب رس)

"خضر" واحد مذکر ہے اس لئے فعل بھی واحد مذکر استعمال ہوا ہے حالانکہ مفعول "اشارت" واحد مونث ہے۔

ب۔ تعداد میں فاعل کے تابع۔ جیسے:

(۱) نازاں نے گھونگٹ کھولے۔

وجہی (ص ۲۹۲ - سب رس)

مفعول "گھونگٹ" واحد ہے لیکن فاعل "نازاں" جمع ہونے کی وجہ سے فعل بھی جمع استعمال ہوا ہے۔

www.taemeernews.com

(۲) سٹیا کوئی بوالہوس نے جیوں ہوس سوں لال نارنگیاں
دسنے گوری کے یوں گورسے گلابی گال پانی میں

ہاشمی (ص ۱۶۶ - دیوان)

فاعل " بوالہوس " واحد مذکر ہے اس لئے مفعول " نارنگیاں " جمع مونث ہونے کے باوجود فعل " سٹیا " واحد مذکر استعمال ہوا ہے۔

(۴) دکنی میں ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید کے ساتھ " نے " کا استعمال ضروری نہیں ہے۔ اسے حذف بھی کر دیا جائے تو جملے کے معنی یا مفہوم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

الف۔ ماضی مطلق کے ساتھ۔ جیسے:

(۱) پیار سوں حضرت کہے بیٹھو اخی کر جبرئیل
تب کہے خدمت تمن کرنے تھے پاؤں کا راج

محمد قلی (ص ۴۷ - کلیات - ج ۱)

(۲) راجنا کل جو خواب دیکھی میں
در شبِ ماہتاب دیکھی میں

غواصی (ص ۱۴۸ - کلیات)

اوپر کی مثالوں میں کہے اور بیٹھی ماضی مطلق ہے مگر علامت فاعل " نے " استعمال نہیں ہوئی۔

ب۔ ماضی قریب کے ساتھ۔ جیسے،

(۱) بزرگاں کہے ہیں نصیحت کی بات
نہ کہنا بچن جیو کے عورت سنگات

نصرتی (ص ۱۷۴ - گلشن عشق)

www.taemeernews.com

۲۔ سکی توں کھلتا پن سب سکی ہے
ولیکن اولت آچنوں کی اٹی ہے

بحری (ص ۲۱۰۔ ملیات)

ان مثالوں میں کہے ہیں، سکی ہے ماضی قریب ہے۔ ... استعمال نہیں ہوا۔

ج۔ ماضی بعید کے ساتھ۔ جیسے:

۱۔ وو اپنے وقت سے مجلس کیا تھا
ارم کا زیب مجلس کوں دیا تھا

ابن نشاطی (ص ۳۰۔ پھولبن)

۲۔ دیا تھا خدا ... کوں سب کچ گر
دلے سخت محتاج تھا جن پے ...

نصرتی (ص ۲۲۲۔ گلشن عشق)

اوپر کی مثالوں میں کیا تھا، دیا تھا ماضی بعید ہے مگر ... نے استعمال نہیں ہوا ہے۔ اس لئے دکنی میں ماضی مطلق، ماضی قریب اور ماضی بعید میں اسم کی فاعلی حالت "نے" علامت فاعل ... استعمال ... اس سے معلوم ہوتی ہے اور علامت فاعل "نے" استعمال نہ ہو تو جملے کے مفہوم سے اسم کی حالت فاعلی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

(۳) علامت مفعول۔

علامات مفعول یہ ہیں: کو، کوں۔

دکنی میں کو اور کوں دونوں مستعمل ہیں۔ "کوں" سنسکرت کے لفظ "کاکشا" سے بگڑتا بگڑتا قدیم ہندی میں "کاکھ" اور "کا" ہوا

www.taemeernews.com

اور کا کہم بدل کر کہاں ، کاہاں ، کہاؤں ، کاؤں اور کو بنا۔ دکنی کا "کوں" قدیم ہندی " کاؤں" کی یادگار ہے۔

کو جیسے:

ہانڈی کو اپڑائے تو ہات اپڑیا نیئں

خواجہ بندہ نواز (مخطوطہ ن ۲۴۲ ۵ تیسکار نامہ)

کوں۔ جیسے:

جکوئی خلیفے کوں سمجھیا سو خدا کوں بجھیا۔

(وجہی (ص ۴۱ ۔ سب رس)

(۱) مفعول ذی عقل یا جاندار ہو تو "کوں" یا "تیئں" علامت مفعول استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

(۱) دل کوں صاف کر و بہت نکو لاف کر د۔

وجہی (ص ۱۰۹ ۔ سب رس)

(۲) تجے یو فام ہے اے چاند سب غم رات کا میرا
خدا تیئں جا کہہ توں تو بھی کہ اس عالم کی جیوتی کوں

غواصی (ص ۱۳۶ ۔ کلیات)

(۲) اردو میں مفعول غیر ذی عقل یا بے جان ہو، تو علامت مفعول استعمال نہیں ہوتی ، لیکن دکنی میں غیر ذی عقل مفعول کے ساتھ بھی اکثر دفعہ علامت مفعول لائی جاتی ہے۔ جیسے:

(۱) انگوٹھی لے دستو اول پکڑ کر
وہاں تے آیتہ الکرسی کوں پڑ کر

ابن نشاطی (ص ۵۸ ۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

(۲) چھپی سو بات کوں اس سوں اٹھی بول
کہ جیوں تھا تیوں کہی سب مو بہ مو کھول

ابن نشاطی (ص ۹۷ - پھولبن)

(۳) بعض اوقات علامت مفعول محذوف بھی ہوتی ہے۔ جیسے:

خدا اپ صنع تھے دیتا ہے تم ناز
پرستش ناکرے اُس دل رہو رنج

محمد قلی (ص ۷۱ - کلیات - ج - ۲)

(۴) دکنی میں "نے" کبھی علامت مفعول کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: نفر ہزار ہزار ہو تو بی صاحب نے اپنا داب رکھتا، اپنا حساب رکھتا۔

وجہی (ص ۱۲۹ - سب رس)

(۴) حروف جار

حروف جار وہ کلمے ہیں، جو اسم یا ضمیر کا تعلق فعل یا صفت کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔

حروف جار حسب ذیل ہیں:

(۱) میں، منے، منیں، بھتر۔

(۲) سے، سوں، ستی، سیتی، سیتیں، سینھتیں، سوں تھیں، تیں، ستے، سیتھے، تھے، تے۔

(۳) تلک، لگ، لگوں، لگن۔

(۴) پر، اُپر، اُوپر، اُپرال، پو، پہ۔

www.taemeernews.com

اوپر کے حرفوں میں "سے" "میں" "تک" اور "پہ" اردو اور دکنی دونوں میں مشترک ہیں، لیکن دکنی میں ان کے علاوہ دوسری شکلیں بھی مستعمل ہیں۔ جیسے:

۱۔ (۱) پانی میں ماٹی، پانی میں پانی، آگ میں پانی۔
خواجہ بندہ نواز (ص ۱۰۔ معراج العاشقین)

(۲) توں جامع فضائل منے سب ہوا
توں عالم سوں دل کے مقرب ہوا
نصرتی (ص ۲۶۔ گلشن عشق)

(۳) پکڑ غصے ستی دانتاں منیں لب
غضب سوں آپنا کر دان کر ڈب
ابن نشاطی (ص ۴۵۔ پھولبن)

(۴) چندر غواص ہو آیا گگن سمدر بھتر دھایا
نبی پر وارنے لیا یا ڈھلک موتیاں سو تارے ہیں
محمد قلی (ص ۳۷۔ کلیات ج ۱)

۲۔ جیسے:

(۱) اچھے ابر تیسر تیج ہمت کی چھاتو
ہوا میہوں کوں تج سخاوت سے ناتو
نصرتی (ص ۱۵۔ گلشن عشق)

(۲) حق سوں بولوں چار تہادت سانچے کر کے کیاں
سانچا گرو مرشد میرا حضرت شاہ برھاں
شاہ داول (مخطوطہ ن ۱۱۳۳ ۔ چار نن)

www.taemeernews.com

(۳) الٰہی غیب کے پردے سینتی نوں
مرے مطلب کے شاہد کا دکھاموں
ابن نشاطی (ص ۵۔ پھولبن)

(۴) گل مصطفےٰ اسیتی سیرا گندھا کر
مجھ اس گل کا سیرا حمائیل پنایا
محمد قلی (ص ۱۵۱۔ کلیات ج۔۱)

(۵) ادبال پن میں دسیا جو بناں کا ملکا سخت
اوتول سیتیں مو دل بھانڈہ کاچ کا بشکست
محمد قلی (ص ۴۴۔ کلیات ج۔۲)

(۶) ایک ایک بول پہ مانک مول
سیم ترازو سینھتیں تول
ڈاکٹر زور (ص ۲۲۔ دکنی ادب کی تاریخ)

(۷) مسلماناں سوں یو امید ہے مجھ
سخنداناں سوں یوامید ہے مجھ
ابن نشاطی (ص ۱۷۴۔ پھولبن)

(۸) ہمارا درد تمن دوری تھیں ہے گاڑا سخت
سو درد دوری کا اپ وصل سوں کرو موعلاج
محمد قلی (ص ۷۰۔ کلیات ج۔۲)

(۹) زمیں تیں نیشکر جب بھار آیا
شہادت پر تری انگلی اچایا
ابن نشاطی (ص ۴۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

(۱۰) اظہار کیا کروں کہ تجے حال سب ہے فام
تصدیق تج زبان ستے دنیا ہے قیل وقال

غواصی (ص ۶۳۔ کلیات)

(۱۱) ہوا پرگٹ جدھاں سنپھے دنیا ہور دین قدرت سوں
سکل اپجیت مین توں فاضل نہ کوئی تیرے برابر ہے

محمدؐ قلی (ص ۸۰۔ کلیات۔ ج۔۱)

(۱۲) جیتا ہوں تیری آس تھے آیا ہے رحم آکاس تھے
جے کچھ منگوں تج پاس تھے سو ہے سو منجکوں تو دیا

محمدؐ قلی (ص ۵۵۔ کلیات۔ ج۔۱)

(۱۳) محبت کوں پالی اپنے آشنا تے بولی کام ہوا ہے مشکل۔

وجہی (ص ۱۹۲۔ سب رس)

(۱۴) جیسے:

(۱) نبی کے دیا تھے قیامت تلگ تم
گناد و نبی کے سو مولود لا کھاں

محمدؐ قلی (ص ۴۲۔ کلیات ج۔۱)

(۲) چھوٹن ہار تیر تج تے جگ اچھے
شفاعت تری انبیا لگ اچھے

نصرتی (ص ۱۴۔ گلشن عشق)

(۳) کپڑے سو لبستاں پہن کر کاجل مسی کر پان کھا
کاندا پج پرسے جھانکتیاں سینے لگوں دھڑ کاڑ کر

ہاشمی (ص ۶۷۔ دیوان)

www.taemeernews.com

(۴) یو فام تھا تو یو بڑائی پائے۔ یو فام تھا اس حد لگن آئے۔

وجہی (ص ۲۶ - سب رس)

(۴) جیسے:

(۱) کھنے خوئے تج انجیر سے گال پر
جیوں ابلوج کا عین لورا ہوا ..

غواصی (ص ۱۰۵ - کلیات)

(۲) بادشاہاں کرتے ہیں اپ مال اُپر جگ میں لڑائی
منج محمد ناوں تھے ہے تاج و دولت خسروانی

محمد قلی (ص ۲۸ - کلیات - ج ۱)

(۳) میرا ہات سب کے اوپر ور رہا

وجہی (ص ۲۳۱ - سب رس)

(۴) دو شہ یک دیس مجلس کوں بھرا کر
جو بیٹھیا تخت کے اُپرال آکر

ابن نشاطی (ص ۶۰ - پھولبن)

(۵) موں پو مسجد دل میں بت خانہ

وجہی (ص ۱۵ - سب رس)

(۶) میں روپ لی لی دھات کے غواصیا دیکھا ولے
تج روپ نادر پر بفر بھی کس پہ نیئں مائل ہوا

غواصی (ص ۱۰۷ - کلیات)

مندرجہ ذیل الفاظ بھی حروف جار کا کام دیتے ہیں:

(۱) کدن، کدھن، سات، سنگات، سنگ۔

www.taemeernews.com

(۲) لگے، آنگے،

(۳) نزدیک، نزک

(۴) واسطے، خاطر، تائیں۔

(۵) طرف۔

(۶) کنے۔

(۱) جیسے:

(۱) مو چھوڑ مجھ دو تن نے بولی تو میں کہی یوں
پیو مجھ کیرن ہوا تو کیا تجھ مجال ہوئیگا
(ہاشمی رص ۱۱۔ دیوان)

(۲) گواہی دیویں گی جس دن جو روں روں
ہو مجھ ابن نشاطی کے کیدھن توں
(ابن نشاطی رص ۷۔ پھولبن)

(۳) دل ہور انکھیاں سوں بات ہوئی دلے دو بات دونوں کے سات ہوئی
(وجہی رص ۲۹۹۔ سب رس)

(۴) ہریک ملک تے پن دو اپنے سنگات
لے آدیں خوش بیک شاہزادی کی بات
(نصرتی رص ۱۲۲۔ گلشن عشق)

(۵) نہ رہ سک دلے شاہ منوہر کے سنگ
کنواری کی پوچھیا بچن بے درنگ
(نصرتی رص ۱۸۰۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

(۲) جیسے

(۱) ذرا آفتاب کے اینگے کیا دسے گا۔

وجہی (ص ۱۴۔ سب رس)

(۲) نیں تو کا ملاں کے آنگے بو بی ایک عرق ہے۔

وجہی (ص ۲۳۲۔ سب رس)

(۳) جیسے

(۱) یک یک کوں دورتے یک یک کوں دکھلائے
ہلوں نزدیک چھپنے دشت جیو آتے

ابن نشاطی (ص ۲۶۔ پھولبن)

(۲) گر دورتوں ہٹے کو کروں سجدہ دور تے
گر توں نزک بلائے تو ہوؤں شگفتہ حال

غواصی (ص ۶۲۔ کلیات)

(۴) جیسے:

(۱) موہن خدا کے واسطے مسجد میں تک جھانک تو
عاشق تیرے پر ہوئیں گے سارے نمازی ستے نماز

ہاشمی (ص ۹۴۔ دیوان)

(۲) ہمنا اس خاطر پیدا کیا ہے کہ اُسے سمجھیں۔

وجہی (ص ۱۰۳۔ سب رس)

(۳) ترے تائیں ہوئی ہے لو بدنام یاں
کر کچ کرتے کچھ ہو گیا کام یاں

وجہی (ص ۸۷۔ قطب مشتری)

www.taemeernews.com

(۵) جیسے: کٹے یوں چھیاں کی طرف ٹک جو یک
چڑھے گردا بلو پچ کی حلق لگ

نصرتی (ص ۲۵۴۔ گلشن عشق)

(۶) "کنے" کا حرف سنسکرت کے لفظ "کرن" یا کرنے بہ معنی "کان" سے بنا ہے۔ جیسے
نظر رقیب کے ہات نے خلاصی پایا، خوش ہو کر بھی قامت کنے آیا۔

وجہی (ص ۸۱۔ سب رس)

(۷) بعض اوقات دو دو حرف مل کر مرکب حرف جار کا کام دیتے ہیں
جیسے: (۱) دل میں تے عشق کوں میدان میں کاڑے۔

وجہی (ص ۸۳۔ سب رس)

(۲) دیکھیا ہوں یوں بجے میں اونچے مقام پر تھے
جو آفتاب آیا مشرق کے بام پر تھے

غواصی (ص ۱۶۸۔ کلیات)

(۳) سر تھے پاواں تلک ادتار تیری زیبائی
دیکھ اسماں پہ کا ہوئے چتارا شاکر

غواصی (ص ۱۱۸۔ کلیات)

(۲) حروف عطف

حروف عطف وہ کلمے ہیں جو دو کلموں یا جملوں کے درمیان آتے ہیں اور ان کو ملاتے ہیں۔

www.taemeernews.com

حروف عطف کی مندرجہ ذیل سات قسمیں ہیں۔

(۱) حروف جمع - (۲) حروف تردید - (۳) حروف استدراک

(۴) حروف علت - (۵) حروف بیانیہ (۶) حروف شرط و جزا۔

(۷) حروف استثنا۔

(۱) حروف جمع

حروف جمع وہ ہیں جو دو کلموں یا دو جملوں کو ملاتے ہیں۔

حروف جمع یہ ہیں۔

(۱) اور، ہور، و (۲) کیا... کیا۔

(۱) جیسے:

(۱) اگر یو میاں نے آوے اور اپس کوں یوں کوائے نعوذ باللہ
کافر ہوئے یا مردود ہو جاوے۔

وجہی (ص ۱۰۸ - سب رس)

(۲) چاند ہور سور اُنن نور تھے پیدا ہوئے
دین ہور دنیا اُنن اسلام تھے پایا رواج

محمد قلی (ص ۵۲ - کلیات ج ۱)

(۳) دکنی میں "و" دو ہندی الفاظ، ایک ہندی اور ایک فارسی، ایک فارسی اور ایک عربی اور دو فارسی یا دو عربی الفاظ کے درمیان آتا ہے۔

الف۔ دو ہندی الفاظ کے درمیان۔ جیسے:

گن و گیان

www.taemeernews.com

ب۔ ایک فارسی اور ایک ہندی لفظ کے درمیان جیسے
نام و پنتھ۔

جن نام و پنتھ نا بوجھے وو گن و گیان کیا
کن نا بوجھے سو عقل انوں کا سبھی ہے خام

محمد قلی (ص ۱۶۸۔ کلیات۔ ج۔۲)

ج۔ ایک فارسی اور ایک عربی لفظ کے درمیان۔ جیسے:

دل و جان تے بج غیر کوں کاڑ دے
زباں کوں ترے ذکر کی باڑ دے

نصرتی (ص ۱۱۔ گلشن عشق)

د ۔ دو فارسی الفاظ کے درمیان۔ جیسے:

جن مست بے خودی کے پیالے سوں ہے مدام
ہے بے خبر وہ نیں خبر اُس ماہ و سال کا

غواصی (ص ۱۰۷۔ کلیات)

ہ ۔ دو عربی الفاظ کے درمیان۔ جیسے:

سہانا تھا مرصع کا اُس اکلیل
مسلّم اُس پہ تھا تبلیغ و تکمیل

ابن نشاطی (ص ۱۴۵۔ پھولبن)

دکنی میں بعض اوقات دو ہم معنی حروف "و" اور "ہور" اور "و" اور "یا" ایک ساتھ بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسے:

(۱) قدِ رعنا و ہور لٹکتا چال
یا دو صنع تھے دو جگ لمعات

محمد قلی (ص ۵۴۔ کلیات۔ ج۔۲)

www.taemeernews.com

(۲) ہمیں کیا جو ہمنا تے کچ خبر ہوا
اپس نفس پر حب دیا بسیر ہو
نصرتی (ص ۹۔ گلشن عشق)

۳) کیا..... کیا۔ جیسے
(۱) کیا عورت کیا مرد، جس میں ہو کچھ عشق کا درد اِس کتاب کوں سینے پر تے ہلاسی نا۔

وجہی (ص ۱۰۔ سب رس)
(۲) کیا محبت باطن کیا محبت ظاہر، ایسے کاماں میں کون ہو سکتا یکایک باہر۔

وجہی (ص ۲۳۱۔ سب رس)

(۲) حروف تردید.

حروف تردید وہ کلمے ہیں جو دو لفظوں یا جملوں کو ملائیں اور ان میں سے کوئی ایک مراد ہو۔

حروف تردید یہ ہیں :

نہ .... نہ۔ نا.... نا۔ یا.... یا۔ کہ۔ جیسے :

(۱) نہ آفت دیکھے نہ زلزلہ۔

وجہی (ص ۱۶۔ سب رس)

(۲) نہ دم کوں کھیلنے قدرت نہ جیو کوں بات تھے جانے
سینے میں داٹ چھند وغم کے آنپڑے پر چکلتے سنتے
غواصی (ص ۱۶۵۔ کلیات)

www.taameernews.com

(۳) نا دکن یہ دیس۔

وجہی (ص ۳۔ سب رس)

(۴) اس شہر کی سورتیاں کن نا دیکھیا نہ سنیا
نا کوتوال قاضی نا کس کا ہے حمائت

محمد قلی (ص ۲۶۹۔ کلیات ج ۱)

(۵) یا مکھ ہے او یا چند پنم یا سور شعلہ نور یا
یا درپن او یا جام جگ یا پھل سرک کی لوک ری

محمد قلی (ص ۲۳۹۔ کلیات۔ ج ۲)

(۶) ہر سند قادری ہوں غواصی
یا بھلا یا برا جکچ ہوں میں

غواصی (ص ۱۴۱۔ کلیات)

(۷) روح کوں اور امر کوں کچ تفاوت ہے یا نہیں۔

شاہ برہان (مخطوطہ ۱۰۴۔ کلمۃ الحقائق)

(۸) دیا ہر جگا جوت تارے نمن
کنا تج ہے پہلا کہ چوتھا گگن

نصرتی (ص ۱۵۸۔ گلشن عشق)

(۳) حروف استدراک

حروف استدراک وہ کلمے ہیں جو دو جملوں کے درمیان واقع ہوں اور پہلے جملے میں جو شبہ پیدا ہو اس کو دوسرے جملے سے رفع کر دیں۔

حروف استدراک یہ ہیں:

www.taemeernews.com

ولے، پن، امّا، مگر، گرچہ، بلکہ۔ جیسے:

(۱) بعضے کتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کوں قیامت میں دیکھیں گے، ولے حیران ہوئیں گے کہہ نا سکیں گے۔

وجہی (ص ۱۹۔ سب رس)

(۲) بات جدا پن بھید ویچ۔

وجہی (ص ۵۔ سب رس)

(۳) ہلے کیوں کر کہ جیو کا کھیل نیں تھا
بتی ساری تھی امّا تیل نیں تھا

ابن نشاطی (ص ۶۸۔ پھولبن)

(۴) مقام کا سمجھ تمنا تھے تمنا نہیں ہے مگر خدا تھے محمد باج سمجھنا نہیں یا پیر۔

حفیظ قتیل (ص ۶۳۔ میراں جی خدا نما)

(۵) مرا تو ناؤں ہے گرچہ ہمایوں
ولے برہے سوں ترے دل ہے پُر خوں

ابن نشاطی (ص ۸۲۔ پھولبن)

(۶) اسے یوا سرار روشن تھا بلکہ روشن تر تھا۔

شمس العشاق (ص ۲۲۔ مخطوطہ تاج الحقائق)

(۴) حروف علّت

حروف علت وہ کلمے ہیں جو کسی کام کا سبب ظاہر کرتے ہیں۔

حروف علت یہ ہیں:

کیا واسطے، پس، مبادا۔ جیسے:

www.taemeernews.com

(۱) عقل ہور دل ہمنا نا دیکھے تیو پنچ ان دونوکوں شہر دیلاد کے نزدیک لیانا، کیا واسطے کہ لشکر ہور حشم آتا ہے

وجہی (ص ۱۸۵ - سب رس)

(۲) پس کیا کیں سشناس ہوئے ذات کا

جانم (ص ۲۴ - کلمۃ الحقائق)

(۳) جو رات ہوئے تو بھو تیچ ڈرے

مبادا جناور کوئی ضائع کرے

وجہی (ص ۲۱ - ضمیمہ قطب مشتری)

(۵) حروف بیانیہ

جب کسی جملے کا بیان دوسرے جملے میں ہوتا ہے تو ایسی صورت میں حرف بیانیہ جملے کے شروع میں لایا جاتا ہے - حرفِ بیانیہ کہتے ہے. جیسے

(۱) اگر کوئی پوچھے کہ شراب کیسا ہے توں بول کہ جیسے سوں لیسا

وجہی (ص ۲۱۱ - سب رس)

(۲) معلّم کہے سب کہ یو سانپ ہے

کنڈل میں جہازاں لیا ڈھانپا ہے

نصرتی (ص ۱۳۳ - گلشن عشق)

ضمیر موصولہ "جو" کبھی بعض اوقات حرف بیانیہ کے طور پہ استعمال کی جاتی ہے - جیسے:

جیو کا فرہو پھرایا ہے ترے دین نخے موں

دل میں یوں ہے جو اُسے آج مسلمان کروں

غواصی (ص ۱۴۶ - کلیات)

www.taemeernews.com

(۶) حروف شرط و جزا

حروف شرط وہ ہیں جو ایسے جملے کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں جس میں شرط پائی جاتی ہے۔ پہلے جملے میں حرف شرط "اگر" آتا ہے اور دوسرے جملے میں اس کے جواب میں "تو" آتا ہے۔ اِسے حرفِ جزا کہتے ہیں۔ جیسے:

اگر یو میرا ہور تیرا میانے میان تے جاوے تو بیگانگی جا کریگانگی آوے۔

وجہی (ص ۲۵۔ سب رس)

بعض اوقات شعری جملے میں حرف جزا "تو" آتا ہے اور حرف شرط "اگر" محذوف ہوتا ہے۔ جیسے:

(۱) اپے بھلے تو عالم بھلا۔

وجہی (ص ۱۶۔ سب رس)

(۲) نہ بولوں کا تو آتی ہے دروغی
دروغی میں ہے حاصل بے فروغی

ابن نشاطی (ص ۶۴۔ پھولبن)

(۷) حروف استثنا

حروف استثنا وہ حروف ہیں جو کسی ایک شخص یا چیز کو دوسروں سے الگ کریں۔ حروف استثنا یہ ہیں:

بن، بنا، باج، بغیر، بجز۔ جیسے:

www.taemeernews.com

(۱) تجھ بن اور نکوئی
نا خالق دوجا ہوئی

عبدالحق (ص ۱۸۔ قدیم اردو)

(۲) پیا بن دو جگ میں مجھے دسرا سنکا تی نیں
جو دو دن پیو تھے پیا نکیا ہوں تو غم تے نیند آتی نیں

غواصی (ص ۱۴۱۔ کلیات)

(۳) قلیہ برنجی خاگینہ کیوں کھاؤں میں ساقی بنا
بھوکیاں کوں ڈھیلا ڈوئی بھر کلتی کا بس ہے کٹ مجھے

ہاشمی (ص ۲۴۲۔ دیوان)

(۴) وہاں دُسرا نہ تھا کوئی علی یا ج۔

وجہی (ص ۶۔ سب رس)

(۵) عقل بغیر دل کوں نور نہیں۔

وجہی (ص ۱۸۔ سب رس)

(۶) بجز سوز داراں کے دل کا دھواں
نہ کس گھر تے نکلے دھویں کا نشاں

نصرتی (ص ۱۷۶۔ گلشن عشق)

(۳) حروف تخصیص

حروف تخصیص وہ حروف ہیں جو کسی اسم، ضمیر یا فعل کے ساتھ آکر معنی میں ایک قسم کی خصوصیت پیدا کرتے ہیں۔

حروف تخصیص مندرجہ ذیل ہیں۔
ہر، بھی، ہی، تو، ہی۔ جیسے،

www.taemeernews.com

(۱) بسنہار ہر جنس کے جانور
ہر یک بھانت کر نقل شیریں ثمر

نصرتی (ص ۴۷۔ گلشنِ عشق)

"ہر" ایک یا ایکس کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(۲) ہر ایک ادھر پہ تیرے قربان لال سو سو
ہر ایک ادھر پہ تیرے صدقے ہزار موتی

غواصی (ص ۱۰۳۔ کلیات)

(۳) ہر ایکس پاس کون منگ لیتا۔

وجہی (ص ۴۷۔ سب رس)

"ہر" کے ساتھ ایکس کا استعمال صرف اشخاص کے لئے مخصوص ہے۔
بے جان اشیاء کے لئے ایکس استعمال نہیں ہوتا۔
"کوئی" کے ساتھ بھی "ہر" استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(۴) ہر کوئی کے لئے فراق بلا ہے کہ لال کا
اما کبل بلا سو بلا ہے وصال کا

غواصی (ص ۱۰۷۔ کلیات)

(۵) سچ بولتا ہے جگ تھے یک بار کا عاشق نواز
میں بھی تو عاشق ہوں ترا کر کے کرم کر سرفراز

ہاشمی (ص ۸۳۔ دیوان)

(۶) انو لی یو مخفی اسرار یوں کئے ہیں اظہار

وجہی (ص ۲۴۔ سب رس)

www.taemeernews.com

(۷) اے باگ مہربان ہو اس پھول کے شہر
تو نا کہے تو کون کہے عندلیب

غواصی (ص ۱- کلیات)

"ہی" حرف تخصیص بعض ضمائر یا حرو ... کے ساتھ مل کر آتا ہے۔
جیسے یہ سے یہی۔ وہ سے وہی وغیرہ

(۱) کہے تیوں کام کرنا نیں ہے آسان
یہی ہے گو ہے ہو رہے تج میدان

ابن نشاطی (ص ۲۳- پھولبن)

(۲) خدا کن منگ لینا ہے صبوری
وہی دے گا صبوری کی مزوری

ابن نشاطی (ص ۱۲۵- پھولبن)

دکنی میں اکثر حرف تخصیص کے لئے "چ" کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ علامت مرہٹی سے آئی ہے۔ یوںچہ، ایساچ، اتناچ، ویساچ وغیرہ علی الترتیب یوں ہی، ایسا ہی، اتنا ہی اور ویسا ہی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

(۱) ولے حیران ہوئیں گے کہہ نا سکیں گے کہ یوںچہ ہے یا ایساچ ہے۔

وجہی (ص ۱۹- سب رس)

(۲) دو دیوں کہا ملتی کی نئی اتناچ تو اس کا کنا
کل تو جہ اپنے موں میں سوں کھا رٹی تھی کچھ کچھ لام کاف

ہاشمی (ص ۱۰۸- دیوان)

www.taemeernews.com

(۳) جن آوے یکس یک پہ رہ کر عجب
سو ویساچ تس پر پڑے آ سبب
نصرتی (ص ۴۳ - گلشن عشق)

دکنی میں بعض وقت ضمائر کے ساتھ بھی علامت تخصیص "چ" استعمال ہوتی ہے۔ جیسے اپنچ، تیراچ اور توچ وغیرہ علی الترتیب آپ ہی، تیرا ہی اور تو ہی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

(۱) معانی کا ہونے گہر سنج اپنچ
رہیا ہو جنے راز کا گنج اپنچ
نصرتی (ص ۲۲ - گلشن عشق)

(۲) جدھر دیکھوں تو فریاد آج سب تیراچ ہوتا ہے
مگر شیوے ترے سب کوں نزاکت خوب مارے ہیں
غواصی (ص ۱۳۷ - کلیات)

(۴) حروف تشبیہ و مثال

حروف تشبیہ و مثال وہ حروف ہیں جو ایک شخص یا چیز کو دوسرے شخص یا چیز کے مانند بتانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

حروف تشبیہ و مثال مندرجہ ذیل ہیں:

ناد، سار، نمن، نمنے، مانند، اور جا لو۔ جیسے:

(۱) چلی پانی پہ کشتی باد کے سر
فلک کے ناد کس جاگے پہ ناٹھار
ابن نشاطی (ص ۱۰۶ - پھولبن)

www.taemeernews.com

(۲) کیا سکھ وطن واں عزیزاں کی سار
کیا دکھ سو دندیاں ہمن جگ تے بہار

نصرتی (ص ۸۴۔ گلشن عشق)

(۳) رگے رگ وہ خوبش روح نمنے رس
جلگ دینے ہارا اتھا رنگ رس

نصرتی (ص ۲۳۸۔ گلشن عشق)

(۴) بال جانو کالے ناگ، گال جانو عشق کی آگ۔

وجہی (ص ۸۵۔ سب رس)

(۵) حروف قسم

حروف قسم وہ حروف ہیں جو قسم کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ قسم کے لئے ہندی میں "سوں" آتا ہے۔ "سوں" کا استعمال دکنی میں بھی ملتا ہے جیسے:

(۱) منجے سوں ہے اس رنگ بھرے گال کا
منجے سوں ہے دھن مشک رنگ بال کا

وجہی (ص ۴۶۔ قطب مشتری)

(۲) اگر باور نہیں تمنا انگوٹھی لیوا اوّل راکھو
اِنا اب ہاشمی چھوڑو تمہاری سوں میں آتی ہوں

ہاشمی (ص ۱۸۴۔ دیوان)

(۶) حروف فجائیہ

حروف فجائیہ وہ حروف ہیں جو جذبہ جوش، خوشی یا رنج وغیرہ کے

www.taemeernews.com

موقع پر بے اختیار زبان سے نکل جاتے ہیں۔

حروف فجائیہ کی مندرجہ ذیل چار قسمیں ہیں؛

(۱) حروف ندا۔ (۲) حروف تاسف۔ (۳) حروف تعجب۔ (۴) حروف تحسین و آفرین۔

(۱) حروف ندا

حروف ندا وہ حروف ہیں جو پکارنے یا آواز دینے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسے اے، ارے وغیرہ۔

(۱) نظر بولیا کہ اے بن کی پری، اے نادر سندری، اے دنیا کے سرگ کی اپچھری، اے گندنتی کن بھری توں دل لائی ہے۔

وجہی (ص ۱۲۱۔ سب رس)

(۲) ارے سن رے دل، کام کیا جلتے دلے کام نبھانا مشکل۔

وجہی (ص ۵۸۔ سب رس)

(۲) حروف تاسف

حروف تاسف وہ حروف ہیں جو دکھ، درد، غم اور افسوس کے موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔ حروف تاسف یہ ہیں:

آہ، ہائے ہائے، ہیہات۔ جیسے؛

(۱) آہ یو کیا ہوا واہ یو کیا ہوا۔

وجہی (ص ۲۵۵۔ سب رس)

www.taemeernews.com

(۲) ماہ محرم سوز سوں آیا اہلِ دل تیز سوں
عالم روتا یک ریز سوں کیا کام کیتا ہائے ہائے
غواصی (ص ۲۰۴ - کلیات)

(۳) کروں کیا میں، ہے صد ہیہات ہیہات
نہ میری اختیاری ہے مرے ہات
ابن نشاطی (ص ۱۵۹ - پھولبن)

(۳) حروف تعجب

حروف تعجب، وہ کلمے ہیں جو اچنبھے کے وقت زبان سے نکلتے ہیں۔
حروف تعجب یہ ہیں:
اللہ اللہ، سبحان اللہ۔ جیسے:

(۱) دو کیا رحمت ترا ہے اللہ اللہ
کہا لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللہ
ابن نشاطی (ص ۷ - پھولبن)

(۲) یو عجب کتاب ہے سبحان اللہ
وجہی (ص ۹ - سب رس)

(۳) سبحان اللہ یو عشق اگر قطرے میں جوش مارتا ہے تو دریا کوں قطرے سوں ملاتا ہے۔
شمس العشاق (ص ۹۹ - مخطوطہ تاج الحقائق)

(۴) حروف تحسین و آفرین

حروف تحسین و آفرین وہ کلمے ہیں، جو تعریف کے موقع پر استعمال

www.taemeernews.com

کیئے جاتے ہیں۔ حروف تحسین و آفرین یہ ہیں
شاباش، واہ واہ جیسے:

(۱) نظر جاسوس کوں شاباش، شاباش کہا۔
وجہی (ص ۴۲ - سب رس)

(۲) اپنی عقل سوں اگر دوسرے کی عقل ملے تو واہ واہ اب تو بھی کیا خوب، عاقل لوکاں بہت ہیں مطلوب۔
وجہی (ص ۱۵۶ - سب رس)

"کر" اور "سو" کا مخصوص استعمال

الف۔ "کر" کا استعمال

اردو میں "کر" صرف علامت معطوف کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ دکنی میں بھی یہ کلمہ علامت معطوف کے طور پر استعمال ہوتا ہے لیکن علامت معطوف کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ "کر" "کہکر" اور "سمجھ کر" کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ کبھی کبھی "کر کے" بھی اسی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ دکنی مصنف اس موقع پر "ککر" بھی استعمال کرتے ہیں جو صاف طور پر "کہکر" کا مخفف ہے۔ آج کل اضلاعِ تلنگانہ کی بول چال میں، جو کبھی سلطنت گولکنڈہ کا علاقہ تھا، اس مفہوم کو "بول کے" سے ادا کیا جاتا ہے۔ حیرت ہے کہ گولکنڈہ کے قدیم مصنفین نے "بول کے" کا بہت کم استعمال کیا ہے۔

ذیل میں "کر" کے مختلف استعمال کو مثالوں کے ذریعہ واضح کیا جاتا ہے۔ جیسے:

www.taemeernews.com

(۱) نکو جانو جھنڈاں کوں ہیں جھاڑ کرے
کہ پاتال لوگ آئے ہیں پھاڑ کرے
(وجہی (ص ۲۳۔ قطب مشتری)

پہلے مصرع میں "کر" "کہکر" کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور دوسرے مصرع میں "کرے" علامت معطوف ہے۔

(۲) ساقی ہمارے گئے وہاں جو ملک ہے ملبار کرے
(ہاشمی (ص ۶۵۔ دیوان)

"کر" بہ معنی کہکر۔

(۳) چپ چاند بولتا کرے عالم میں چل پڑے گا
(ہاشمی (ص ۸۔ دیوان)

"کر" بہ معنی کہکر۔

(۴) یہ کل کائنات سب ایک وجود ہے، ایک کرے جان دو کرے جان۔
(شمس العشاق (ص ۱۵۹۔ تاج الحقائق)

"کر" بہ معنی کہکر

(۵) کرم مجھ پر کرے گی کرے پیچھے تل اس کے جاجیوں تیوں۔
(ہاشمی (ص ۹۵۔ دیوان)

اس مصرع میں بھی "کر" "کہکر" ہی کی جگہ استعمال ہوا ہے لیکن اس کا مفہوم "سمجھ کر" ہے۔

(۶) ملوں گی کرے کے کیوں بولوں تمہیج باتاں میں ہمرکم ہوں۔
(ہاشمی (ص ۱۶۔ دیوان)

"کرکے" بہ معنی کہکر۔

www.taemeernews.com

(۷) اسی تے گھر کنے اپنے نکو بیٹھو لکر بولے

ہاشمی (ص ۴۶ ۔ دیوان)

یہاں "لکر" "کہکر" کا مخفف ہے:

(۸) شراب تو خوب ہے ولے سنتی اُسے برا بول کر ڈراتے۔

وجہی (ص ۳۲ ۔ سب رس)

یہاں وجہی نے "کر" "کرکے" یا "لکر" کی جگہ "بول کے" استعمال کیا ہے۔

ب۔ "سو" کا استعمال۔

"سو" ضمیر موصول "جو" کا صلہ ہے۔ لیکن "کر" کی طرح دکنی میں اس کا استعمال بھی مختلف طرح سے ہوتا ہے۔ طریقۂ استعمال کے ساتھ اس کے مفہوم میں تبدیلی ہوتی ہے۔ کبھی یہ ضمیر موصول کے صلہ کے طور پر آتا ہے، کبھی صفت کو ظاہر کرتا ہے، کبھی بطور شرط استعمال ہوتا ہے اور کبھی حرف ربط کا کام دیتا ہے۔ جیسے:

(۱) جکچھ یو پیدا ہوا سو غیب میں تھے پیدا ہوا ہے۔

شمس العشاق (ص ۱۸۷ ۔ مخطوطہ ترقی)

(۲) دور تھا سو اُسے اپنے نزدیک بلایا۔

وجہی (ص ۴۴ ۔ سب رس)

اوپر کی مثالوں میں "سو" ضمیر موصول "جو" کے صلہ کے طور پر آیا ہے۔

پانی نئیں سو چشمہ پر گئے تو کیا پیاس جاتی ہے۔

وجہی (ص ۲۹ ۔ سب رس)

اس مثال میں "سو" صفت کو ظاہر کرتا ہے۔

www.taemeernews.com

(۴) گناہ کرنے کو نیش چھوڑنے سوِ ثواب کرنے کوں چھوڑیگا۔

وجہی (ص ۱۳۱۔ سب رس)

اس مثال میں "سو" بطور شرط استعمال ہوا ہے۔

(۵) مسلماناں سوِ یو امید ہے مجھ

سخنداناں سوِ یو امید ہے مجھ

ابن نشاطی (ص ۱۷۴۔ پھولبن)

اس مثال میں "سو" "سے" کے لئے استعمال ہوا ہے۔

www.taemeernews.com

مرکب الفاظ

مرکب الفاظ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) کسی لفظ کے شروع یا آخر میں ایک یا ایک سے زیادہ حروف کا اضافہ کرکے نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ لفظ کی ابتدا میں جو حروف بڑھائے جاتے ہیں، انھیں سابقے کہتے ہیں۔ جیسے:

اوکل، بے خبر، اپ روپ۔ ان میں "او" "بے" اور "اپ" سابقے ہیں۔

لفظ کے آخر میں جن حروف کا اضافہ کیا جاتا ہے، انھیں لاحقے کہتے ہیں۔ جیسے:

بڑپن، گل دان، گلستان۔

ان میں "پن"، "دان" اور "ستان" لاحقے ہیں۔ سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے جو الفاظ بنتے ہیں، انھیں **مرکب ارتباطی** کہتے ہیں۔

(۲) مرکب الفاظ کی دوسری قسم **مرکب امتزاجی** ہے۔ مرکب امتزاجی دو لفظوں کے ملنے سے بنتا ہے۔ جیسے:

گل بار، قبول صورت، روشن ضمیر وغیرہ۔

(مولوی عبدالحق نے مرکب الفاظ سے پہلے مشتق الفاظ کی علیحدہ بحث کی ہے۔ جس میں اسم کیفیت، اسم فاعل، اسم آلہ

www.taemeernews.com

اور اسم ظرف وغیرہ کی مثالیں دی ہیں۔ لیکن اسماء کی یہ شکلیں مرکب الفاظ کے تحت بھی آتی ہیں اس لئے یہاں الجھاؤ سے بچنے کے لئے صرف مرکب الفاظ پر اکتفا کیا گیا ہے۔)

مرکب ارتباطی اور مرکب امتزاجی کی مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں:

(۱) **مرکب ارتباطی:**

الف۔ سابقوں کی مدد سے بننے والے

(۱) اپار۔ جیسے

بھلے اور برے کوں دیا رزق اپار
کہ جیوں تیز برسے بدل ٹھار ٹھار

(وجہی ص ۳۔ قطب مشتری)

(۱) امولک۔ جیسے:

اگر غوطے لک برس غواصی کھائے
تو یک گوہر اس دھات امولک نہ پائے

(وجہی ص ۱۷۔ قطب مشتری)

تر۔ ترلوک۔ جیسے

جیوں ہات سجن ہار توں ادتار نور توں
یک ٹھار نہ ہر ٹھار توں ترلوک کا ایمان توں

(محمد قلی ص ۲۰۔ کلیات۔ ج ۱)

اپ۔ اپ روپ۔ جیسے:

جس دھر جو دیکھتا ہوں آسامنے کھڑا ہوئے
اپ روپ، روپ نادر ناگاہ مرتضیٰ کا

(غواصی ص ۱۲۸۔ کلیات)

www.taemeernews.com

او۔ اودھرم۔ جیسے:

بعضے عجیب لوگاں ہیں اودھرم، انوکوں خدا کی بی نیں شرم۔

وجہی ص ۱۵۔ سب رس

بے۔ بے خبر۔ جیسے:

عشق بدمست، ہے ہوشیار ہے بے خبر [illegible]

وجہی [illegible]

نِ۔ نڈر۔ جیسے:

عشق نڈر ہے عشق بادشاہ ہے عشق [illegible] ڈر۔

وجہی ص ۹ سب رس

پر۔ پردیس۔ جیسے:

ہو نکر سوں کل رہی ہوں جو جیوں کوئی [illegible]

ساقی [illegible] جو چلنے [illegible] پردیس [illegible]

[illegible]

پر۔ پرذات۔ جیسے:

[illegible]

ہندو زن سے ملنا [illegible]

مقیمی ص ۱۰۲ چندر بدن و مہیار

پچھو۔ پچھو رستہ، جیسے:

[illegible] جنگ میں [illegible] پچھو رستہ

[illegible] پکڑ جھمکن [illegible]

نصرتی ص [illegible] کلیات [illegible]

www.taemeernews.com

س ۔ سروپ، سلکھن ۔ جیسے:

کندن رنگ پتلی کو نلی ہور سروپ روپوں نویلی
سلکھن سندری آلی لچھن دیداں پری ہے

محمد قلی (ص ۲۳۸ ۔ کلیات ج ۱)

ک ۔ کجات ۔ جیسے:

تری بات نا سن سنوں کس کی بات
اری دائی ہیں نیں ہوں ایسی کجات

(ب) لاحقوں کی مدد سے بننے والے:

ی ۔ کڑوائی ۔ جیسے:

اس کڑوائی ہیں کون رکھے مٹھائی۔

وجہی (ص ۵۲ ۔ سب رس)

ی ۔ کھٹائی ۔ جیسے:

بغیر کھٹائی کچی ہیں مٹھائی نیں کرجان
کرانب خوب پکے باج رس نہیں کرتا

غواصی (ص ۱۰۶ ۔ کلیات)

ی ۔ آشنائی ۔ جیسے:

مگر آشنائی توں دھرتی رہے
کہ ریتی صفت اس کی کرتی رہے

وجہی (ص ۷۰ ۔ قطب مشتری)

www.taemeernews.com

ـس۔ کڑواس۔ جیسے:

مسجد تھا مول پر پیٹ میں بت تھا نہ تھا تو کاہے کوں
باتاں مٹھیاں کرکے چلے جو دل ہیں یو کڑواس تھا

ہاشمی (ص ۴ ۔ دیوان)

پن۔ بال پن۔ جیسے:

توں رہنما ہے ہے استاد القیاء کا
کیتا ہے بال پن ہیں کی بدسوں لکھ تماشے

شاہی (ص ۱۱۲ ۔ کلیات)

پن۔ نہن پن۔ بڑپن۔ جیسے:

دل ابکے دا چہرا نا چدری سٹو یو نہن پن
نیں تو بڑا یو بڑپنا تمنا نکل پڑے گا

ہاشمی (ص ۸ ۔ دیوان)

پنا۔ بھائی پنا۔ جیسے:

یو وقت بھائی پنے ہور یاری کا وقت ہے۔

وجہی (ص ۲۴ ۔ سب رس)

گی۔ پریشانگی، سرگردانگی، حیرانگی۔ جیسے:

لٹ کوں اس کی پریشانگی پر، اس کی حیرانگی پر، اس کی سرگردانگی پر مہر آئی۔

وجہی (ص ۸۷ ۔ سب رس)

www.taemeernews.com

گی۔ دیوانگی، فرزانگی۔ جیسے:

عجب عاشقاں کی ہے دیوانگی

کہ نیں جس کے سر لاکھ فرزانگی

نصرتی (ص ۲۸۹۔ گلشن عشق)

کی۔ ڈھولکی۔ جیسے:

گانا تو کان کا سننا، بیار ڈومنیاں سوں

تو گئی ہے کو بڑی ہیں جو ڈھولکی بجی ہے

ہاشمی (ص ۲۹۰۔ دیوان)

ڑی۔ شوخڑی۔ جیسے:

آتے کنکر تسبیح لگی کیا وڑے، وڈوں ہونٹاں مٹیاں کی

شوخڑی بیبیاں کیتیں۔

واری۔ پھلواری۔ جیسے:

تمام پھلواری تمام پھولوں کی باس۔

وجہی (ص ۴۴۳۔ سب رس)

بن۔ پھولبن۔ جیسے:

دسیا ہر ئیک صفحا جوں حسن ہو

لگیا یو نظم جوں کے پھولبن ہو

www.taemeernews.com

گاہ ـــ درگاہ ۔ جیسے :

اس گنبد دوار تھے لک ٹھار درجے سوں بلند
دیتا رہے تج شاہ کا درگاہ ہور دربار آج
غواصی (ص ۴۳ ۔ کلیات)

خانہ ـــ فیل خانہ ۔ جیسے :

ہتھی منگل ہیں صریح اس کے فیل خانے کے
جو گڑ گڑاتے ہیں جو بن کے بادلاں کے دل
غواصی (ص ۶۷ ۔ کلیات)

دان ۔ گل دان ۔ جیسے :

اس عید اچھے تھے سکل عیداں حساباں میں رہن
حلقہ غلا ہیں کان با پکڑے ہیں گلداں عید کا
محمدؐ قلی (ص ۱۳ ۔ کلیات ۔ ج ۔ ۱)

ستاں ـــ گلستاں ۔ جیسے :

عجب زینت زمیں تج تھے عجب رونق زماں پایا
عجب نشو نما تج تھے گلاں ہور گلستاں پکڑے
غواصی (ص ۷۷ ۔ کلیات)

زار ـــ لالہ زار ۔ جیسے :

جس کے سینے میں بھریا ہوئے محبت تیرا
کیوں نہ شگفتہ اچھے آج وو جیوں لالہ زار
غواصی (ص ۵۲ ۔ کلیات)

www.taemeernews.com

یلا — چھبیلا۔ جیسے

ہے تن پر پسیر ہن اجلے چھبیلے
کمر باندیا ہے یک باریک سیلے

ابن نشاطی (ص ۲۹۔ پھولبن)

یلا — رنگیلا۔ جیسے:

متا مدکے متیاں میں توں رنگیلا رنگ رتیاں میں توں۔
کہ ہے چھتر پتیاں ہیں توں چھتر چھتر پتی گیانی

غواصی (ص ۹۸۔ کلیات)

ی۔ گیانی۔ جیسے:

چھتر شاہ گنونت گیانی ہے توں
تو حکمت میں لقمان ثانی ہے توں

وجہی (ص ۱۰۵۔ قطب مشتری)

وار۔ بخت وار۔ جیسے:

پڑے ہات جاں اس بخت وار کا
سنا ہوئے ماٹی سو اس ٹھار کا

وجہی (ص ۱۲۔ قطب مشتری)

ونت — گن ونت۔ جیسے:

عجب جس ونت شاہنشاہ ہے تو
عجب گنونت ظل اللہ ہے تو

غواصی (ص ۱۹۵۔ کلیات)

www.taemeernews.com

وان ۔ نگہ وان ۔ جیسے

توں ابراہیم کا فرزند نبی تج دوستاں سوں مل
جو اسمٰعیل کوں حق پیا یا سوں تج فرزند نگہ وان ہے

محمد قلی (ص ۱۲۰ کلیات ۔ ق ۔ ۱)

ناک ۔ دردناک ۔ جیسے:

کہیا ہے تداں مت ایس کر ہلاک
کتی ہوں مجہ احوال سن دردناک

نصرتی (ص ۲۲۰ گلشن عشق)

آور ۔ زور آور ۔ جیسے:

اس وار کی جھنکار تے ہوتا اگر کئی یک ہنر بڑے
تج بات زور آور بدل پڑتے گئے ایک تال بد

شاہی (ص ۱۱۹ کلیات)

بھرا ۔ گن بھرا ۔ جیسے:

چتر گن بھرا دو عطارد نجیں
رہیا مشتری شاہ کے محل تیں

وجہی (ص ۔ قطب مشتری)

وار ۔ ادب وار ۔ جیسے:

باپ کی رضا میں چلتا ہے سو وو ادب وار ہے

وجہی (ص ۱۲۲ سب رس)

www.taemeernews.com

پاڑو ــ باٹ پاڑو۔ جیسے:

دنیا باٹ مایا سو ایمان ہے
وہاں باٹ پاڑو سو شیطان ہے

(وجہی ص ۔ قطب مشتری)

بر ــ پیمبر۔ جیسے:

کروں میں لے قلم ہات ابتدا نعت
سچے حق کے پیمبر کا ادا نعت

(ابن نشاطی ص ۷۔ پھولبن)

شناس ــ حق شناس۔ جیسے:

آج نہ اس دھات کا جگ منے کوئی حق شناس
آج نہ اس سار کا شاہ کہیں حق گزار

(غواصی ص ۹۳۔ کلیات)

انگیز ــ حیلہ انگیز۔ جیسے:

کیا پھر شاہ سوں وو حیلہ انگیز
کیا یوں مکر کی وو آگ کوں تیز

(ابن نشاطی ص ۱۰۵۔ پھولبن)

پوش ــ خطا پوش۔ جیسے:

ایسا مراد بخش خطا پوش بادشاہ
کس ملک میں ظہور اچھوں نیں کہاں کیا

(غواصی ص ۳۴۔ کلیات)

www.taemeernews.com

گیر ــ دستگیر۔ جیسے

خدا اس وقت آ دستگیر ہوتا ہے۔

وجہی (ص ۱۲۴۔ سب رس)

خواہ ۔ دل خواہ ۔ جیسے:۔

بہانا صید ماہی کا کیا شاہ
منگایا ایک کشتی خوب دل خواہ

ابن نشاطی (ص ۱۰۰۔ پھولبن)

کش ۔ دلکش ۔ جیسے:

دلکش جمع چن چن کے کئے ہر یک غزل دلکش مری
لکھ کر رکھی ہے ہات نے ہونسوں بنا زر کا بیاض

ہاشمی (ص ۹۹ ۔ دیوان)

نواز ــ دل نواز ــ جیسے:

فراشاں کیے واں تے صد رال کے ساز
گلستاں دکھانے لگے دل نواز

نصرتی (ص ۲۴۸ ۔ گلشن عشق)

آمیز ۔ رنگ آمیز ۔ جیسے:

چھڑکتی رنگ آمیز خون جگر
ستی ہر ورق کو زرافشان کر

نصرتی (ص ۲۲۷ ۔ گلشن عشق)

www.taemeernews.com

باف ــ زرباف۔ جیسے :

حریر و بافتہ سالو سری صاف
مشجر، نافتہ، دارائے زرباف

ابن نشاطی (ص ۴۹ - پھولبن)

گر۔ سحر گر۔ جیسے :

مجھ سحر گر کے سحر سیں سن بات کیش سب سحر گر
اُس سحر گر کے سحر کن ہے سحر بنگالی عبث

ہاشمی (ص ۴۷ دیوان)

پرور ــ شاہ پرور۔ جیسے :

کھولیا ہے حق جس دیس تھے تج شاہ پرور فتح کا
روشن ہو خوش اس دیس تھے پایا صفا گھر فتح کا

غواصی (ص ۳۵ - کلیات)

بردار۔ فرماں بردار۔ جیسے :

یو سب سارے فرماں بردار ہیں۔

وجہی (ص ۱۱۹ - سب رس)

وند۔ ہنر وند۔ جیسے :

ہنر وند اپیں ہے کر کر کتے کی چپ کر ڑھاتے مجھ
تمیں جیو پر رہجے ہیں سو ہنر ور دو ہنر اجڑ رو

ہاشمی (ص ۲۰۹ - دیوان)

www.taemeernews.com

بشش ۔ بخشش ۔ جیسے :

دے بخشش مجھ ولائت شاعری کا
توں کشور کر عطا مجھ ماھری کا

ابن نشاطی (ص ۶ ۔ پھولبن)

یش ۔ آرائش جیسے :

آرائش بزم کوں دینے دیا تشریف بانان کوں
ابر شربت کے مٹکاں کر درختاں تیئں پلایا ہے

شاہی (ص ۱۰۴ ۔ کلیات)

بان ۔ باغبان ۔ جیسے :

کئے جگ مجھے اے ہاشمی دھن باغ توں ہے باغباں
لیا تا ہے چھند کے پھول بھر ہریک غزل گلدان کر

ہاشمی (ص ۷۲ ۔ دیوان)

ساز ۔ کارساز ۔ جیسے :

کنور جان تس مخلص و کارساز
ہلوں بولتا یوں اپس من کے راز

نصرتی (ص ۱۹۳ ۔ گلشن عشق)

زاد ۔ آدمی زاد ۔ جیسے :

تو صورت میں ہے گرچہ آدمی زاد
ولے سیرت میں ہے ابلیس کے ناد

ابن نشاطی (ص ۱۲۰ ۔ پھولبن)

www.taemeernews.com

(۲) مرکب امتزاجی۔

گل ہار۔ جیسے:

باہاں میریاں مشتاق ہیں تج باہنہ کے گل ہار کے
باہاں منے بانا سکے تج باہنہ کے گل ہار عیش

محمد قلی (ص ۳۰۴۔ کلیات۔ ح ۱)

خوش حال۔ جیسے،

سدا خوش حال تھے سب لوگ واں کے
تھے خاطر جمع واں کے ساکناں کے

ابن نشاطی (ص ۲۶۔ پھولبن)

گل رخ۔ جیسے،

بھنور پھولاں پو بیٹھے سو دسے یوں
کہ مکھ پر گل رخاں کے خال ہے جیوں

ابن نشاطی (ص ۹۲۔ پھولبن)

جگ اجال۔ جیسے:

کہے شہ کہ نزدیک ہے کام اتال
کہ تج سوں ملے دھن چندر جگ اجال

وجہی (ص ۹۹۔ قطب مشتری

جگ ادھار۔ جیسے:

ہر یک بن کے درجک کے تیئں جگ ادھار
خزاں قفل کیتا ہے کیلی بہار

وجہی (ص ۳۔ قطب مشتری)

www.taemeernews.com

دل شکار - جیسے :

دل ربا، شوخ چشم، دل شکار

وجہی (ص ۸۹ - سب رس)

دل فریب - جیسے :

ادک پاکے زربفت صدراں سوں زیب

محلاں ہوئے جلوہ گر دل فریب

نصرتی (ص ۲۸۶ - گلشن عشق)

من ہرن - جیسے :

جو شہ کوں خبر ہوئی کہ آتی ہے دراں

سلکھن، سکھی، چھند بھری من ہراں

وجہی (ص ۹۴ - قطب مشتری)

قبول صورت - جیسے :

یو دھن قبول صورت ہے کر ہوئی ہے یکندر جگ میں بانہدا

جیسے قبول صورت کتی دیسیج ہیں گن اس میں لاک

ہاشمی (ص ۱۱۵ - دیوان)

خوش آواز - جیسے :

لئی روز باجیں گے ککر جپ کا ٹیکوں امرت پیا

امرت ہے لب تس پر ترا دوئی وا کالبس ہے خوش آواز

ہاشمی (ص ۸۴ - دیوان)

www.taemeernews.com

روشن ضمیر۔ جیسے:

سچ پن وہ درویش روشن ضمیر
ستم کی کیا کدنہ دیکھ اس کے دھیر
لصرتی (ص ۷۶۔ گلشن عشق)

نیک بخت، شیریں گفتار۔ جیسے:

نیک بخت، برخوردار، شیریں گفتار۔
وجہی (ص ۳۴۔ سب رس)

گل فام۔ جیسے:

سر لیا شوریدگی بلبل کے سار
رُخ ترا ایس خوب اے گلعذار فام
غواصی (ص ۱۲۵۔ کلیات)

www.taemeernews.com

نحو

نحو وہ علم ہے، جس میں جملوں کی ترتیب، مطابقت اور باہمی تعلق، ان کی ساخت اور ان کی معنوی حیثیت سے بحث ہوتی ہے۔

اس میں دو باتیں اہم اور اصولی ہیں۔ ۱۔ ترتیب: جملے میں پہلے فاعل پھر مفعول اور آخر میں فعل آتا ہے۔ فعل ناقص، مبتدا اور خبر کے بعد آتا ہے۔ صفت، موصوف سے پہلے آتی ہے۔ متعلق فعل عام طور پر فعل سے پہلے آتا ہے۔ حروف نفیائیہ جملے کی ابتدا میں آتے ہیں۔ اور حروف تخصیص اپنے کلمے کے ساتھ آتے ہیں۔

(۲) **مطابقت** ۔ جملے میں بلحاظ جنس و تعداد، فعل لازم اپنے فاعل کا تابع ہوتا ہے۔ فعل متعدی اُردو میں اپنے مفعول کا تابع ہوتا ہے۔ لیکن دکنی میں وہ اپنے فاعل کے تابع ہوتا ہے۔ ضمیر اپنے مرجع کے تابع ہوتی ہے۔ صفت اپنے موصوف کے تابع ہوتی ہے۔ اردو میں علامت اضافت جنس میں اپنے مضاف کے مطابق آتی ہے۔ دکنی میں جنس میں مطابقت کے علاوہ جمع مونث کی صورت میں علامت اضافت کی بھی جمع بنائی جاتی ہے۔

دو یا دو سے زیادہ کلموں کے مجموعہ کو، جس سے ادھورا یا پورا مطلب سمجھ میں آجائے، مرکب کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:۔

www.taemeernews.com

۱۔ مرکب ناقص ۲۔ مرکب تام۔

کلموں کے ایسے مجموعہ کو، جس سے پورا مطلب سمجھ میں نہ آئے مرکب ناقص کہتے ہیں جیسے ؛ غفلت کے کان سوں

مرکب ناقص کی قسمیں یہ ہیں :۔

۱۔ مرکب اضافی۔ وہ مرکب ہے، جو مضاف الیہ اور مضاف سے بنے

جیسے : خدا کا کہنا، سلیمان کا تخت۔

۲۔ مرکب توصیفی۔ وہ مرکب ہے، جو صفت اور موصوف سے بنے۔

جیسے : مرید صادق، بڑا ثواب

۳۔ مرکب عددی۔ وہ مرکب ہے جو عدد اور معدود سے بنے۔

جیسے : پانچ تن، ستر ہزار پردے۔

۴۔ مرکب امتزاجی۔ وہ مرکب ہے جو دو اسموں سے ملکر بنے۔

جیسے : گل ہار ؛ عالم پناہ

۵۔ مرکب ظرفی۔ وہ مرکب ہے، جو ظرف اور مظروف سے بنے

جیسے : گلدان، دریا کا پانی۔

۶۔ مرکب عطفی۔ وہ مرکب ہے جو حروف عطف سے ترکیب پائے

جیسے ؛ گل و بلبل۔ صبر و شکیب۔

۷۔ مرکب بدل۔ وہ مرکب ہے، جو بدل اور مبدل منہ سے بنے۔

جیسے ؛ شیریں کا عاشق فرہاد۔

۸۔ مرکب بیانی۔ وہ مرکب ہے، جو بیان اور مبین سے مل کر بنے

جیسے : میراں جی خدا نما۔

۹۔ مرکب تابع۔ وہ مرکب ہے جس میں ایک کلمہ دوسرے کلمے

www.taemeernews.com

کے ساتھ معنی دار یا بے معنی ہو۔ جیسے : ترچ پکار گھن پن ۔

۱۰۔ مرکب تاکیدی ۔ وہ مرکب ہے جس میں تابع، متبوع کی تاکید کرے ۔

جیسے :۔ خیال صور نظر دونوں ۔

۱۱۔ مرکب اشارہ ۔ وہ مرکب ہے، جو اشارے اور مشارٌ الیہ سے بنے ۔

جیسے :۔ یہ آدمی ، وو لوگاں

کلموں کا ایسا مجموعہ، جس سے پورا مطلب سمجھ میں آئے مرکب تام یا جملہ کہلاتا ہے ۔ جیسے :۔

۱۔ تماں لگن بھلا آدمی ہے واں لگن خدا ہے ۔

وجہی (ص ۴۶ ۔ سب رس)

۲۔ بندیاں کوں خبر دینا صدق نبوت ہے ۔

خواجہ بندہ نواز (ص ۲۶ ۔ معراج العاشقین)

جملے کے اجزا

ہر جملے میں دو اہم جز ہوتے ہیں ۔ (۱) مسند الیہ (۲) مسند
جس شخص یا چیز کی نسبت کچھ کہا جاتا ہے ، اس کو مسند الیہ کہتے ہیں اور جو کچھ کسی شخص یا چیز کے متعلق کہا جائے اُسے مسند کہتے ہیں ۔
مسند الیہ اور مسند کے درمیان جو نسبت ہوتی ہے ، اس کو اسناد کہتے ہیں ۔

جیسے : ۱۔ جبرائیل عرض کیا ۔

خواجہ بندہ نواز (ص ۲۸ ۔ معراج العاشقین)

www.taemeernews.com

۲۔ خدا یو بات بولیا۔

(وجہی (ص ۱۲۔ سب رس)

۳۔ پیدا کرن ہارا ایک خدا ہے۔

(وجہی (ص ۴۸۔ سب رس)

۴۔ دنیا دغا باز ہے

(وجہی (ص ۶۵۔ سب رس)

اوپر کے جملوں میں "جبرائیل"، "خدا"، "پیدا کرن ہارا" اور "دنیا" مسندالیہ ہیں اور "عرض کیا"، "یو بات بولیا" "ایک خدا ہے" اور "دغا باز ہے" مسند۔

جب جملے میں مسندالیہ اسم اور مسند اسم یا صفت ہو، تو مسندالیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں۔ جیسے مثال (۳) میں "پیدا کرن ہارا" مبتدا ہے۔ "ایک خدا" (اسم) خبر ہے۔ اور "ہے" فعل ناقص۔ مثال (۴) میں "دنیا" مبتدا ہے۔ "دغا باز" (صفت) خبر اور "ہے" فعل ناقص۔

حسب ذیل کلمے مسندالیہ ہوتے ہیں:۔

۱۔ اسم۔ جیسے: عاد خان نے قبول کئے ہیں

(وجہی (ص ۴۲۔ سب رس)

۲۔ صفت۔ جیسے: جاہل کیسے کہتا ہے۔

(وجہی (ص ۱۲۔ سب رس)

۳۔ ضمیر۔ جیسے:۔ اُنے پیدا کیا ہے۔

(وجہی (ص ۱۰۶۔ سب رس)

www.taemeernews.com

۴۔ مصدر۔ جیسے :۔ جھوٹ بولنا بہوت نقصان ہے۔
شمس العشاق (ص ۱۵۵۔ تاج الحقائق)

۵۔ شبہ فعل۔ جیسے :۔ سمجھن ہارا یہاں دغا کھاتا۔
وجہی (ص ۲۰۹۔ سب رس)

۶۔ مرکب ناقص کی بعض قسمیں :۔
مرکب اضافی۔ جیسے بادشاہاں کا کام دل جوڑنا ہے۔
وجہی (ص ۴۳۱۔ سب رس)
مرکب توصیفی۔ جیسے : خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔
حفیظ قتیل (ص ۷۷۔ میراں جی خدا نما)
مرکب عددی جیسے : چار جنے۔ چار باتاں بولتے۔
وجہی (ص ۲۷۳۔ سب رس)
مرکب امتزاجی جیسے : عشق بادشاہ عالم پناہ نے فرمایا تھا
وجہی (ص ۱۹۰۔ سب رس)
مرکب عطفی۔ جیسے : عشق حور زور ا لگیا سو چھٹتا کیوں؟
مرکب تاکیدی۔ جیسے : خدا اپے بولیا ہے۔
وجہی (ص ۱۰۲۔ سب رس)
مرکب اشارہ۔ جیسے : یو ملک یوراج آیا۔
وجہی (ص ۱۵۶۔ سب رس)

جن کلموں سے مسند الیہ کی توضیح و تخصیص ہوتی ہے ان کو متعلقات مسند الیہ کہتے ہیں۔
مسند الیہ کے متعلقات مندرجہ ذیل ہوتے ہیں۔

www.taemeernews.com

۱۔ اسم ۔ جیسے : کام کا آدمی ہزار میں ڈھونڈے تو ایک ملتا۔

وجہی (ص ۱۴۲ ۔ سب رس)

۲۔ صفت : جیسے جیشی نیچے نظر کے نظر پڑے

وجہی (ص ۴۸ ۔ سب رس)

۳۔ ضمیر۔ جیسے تیری دانائی مشہور ہے

وجہی (۱۵۷ ۔ سب رس)

۴۔ فعل معطوف ۔ جیسے ، خیال صور نظر دعا دے کر چلے ۔

وجہی (ص ۱۲۵ ۔ سب رس)

۵۔ شبہ فعل ۔ جیسے : نظر ہنستا کھیلتا بندے تے بھار آیا ۔

وجہی (ص ۱۶۰ ۔ سب رس)

۶۔ مرکب اشارہ ۔ جیسے : یو آشنائی کی صورت مجھے بہت بھائی

وجہی (ص ۹۲ ۔ سب رس)

جملے کی تقسیم

جملے کی تقسیم دو طرح سے ہوتی ہے ۔ (۱) ساخت کے اعتبار سے (۲) معنی کے اعتبار سے ۔

۱۔ ساخت کے اعتبار سے

بناوٹ کے لحاظ سے جملے کی تین قسمیں ہیں ۔ ۱۔ مفرد جملہ ۲۔ مرکب جملہ ۳۔ ملتف جملہ ۔

۱۔ **مفرد جملہ** ؛ ۔ مفرد جملہ وہ جملہ ہے جس میں ایک فاعل اور

www.taemeernews.com

ایک فعل یا ایک مسندالیہ اور مسند ہو۔

جیسے: ۱۔ رقیب دیکھتا ہے۔

وجہی (ص ۴۰۔ سب رس)

۲۔ نبی علیہ السلام۔ جبرئیل کوں پوچھے۔

خواجہ بندہ نواز (ص ۲۸۔ معراج العاشقین)

۳۔ یہ کلام ربّانی ہے۔

جانم (ص ۲۔ کلمۃ الحقائق)

۲۔ مرکب جملہ :۔ مرکب جملہ وہ ہے جو دو یا دو سے زیادہ مفرد جملوں سے مل کر بنے۔ ہر ایک جملہ اپنے مستقل معنی دیتا ہے یعنی دوسرے کا تابع نہیں ہوتا۔

جیسے: پیدا کیا سات آسمانان کے ھور روشن کیا چاند، اجت تاریاں سوں۔ حقیقا قتیل (ص ۵۶۔ میراں جی خدا نما)

مرکب جملے کی قسمیں

مرکب جملے کی مندرجہ ذیل چار قسمیں ہیں :۔

۱۔ جملہ معطوفہ ۲۔ جملۂ ترزیدیہ ۳۔ جملہ استدراکیہ۔
۴۔ جملہ معللہ۔

۱۔ جملہ معطوفہ

جملہ معطوفہ وہ مرکب جملہ ہے۔ جس کے اصل جملے حرف عطف جمع کے ذریعہ ملا دیئے جائیں۔

www.taemeernews.com

جیسے: ۱۔ اس میں ہرن کوں پکائے، حور چاروں مل کر ہرن کوں کھائے

(خواجہ بندہ نواز (مخطوطہ ۵۴۲ ۔ شکار نامہ)

۲۔ احرام اس کا باندھوں گا اور پکڑوں گا صیام ۔

(محمد قلی (ص ۱۶۸ ۔ کلیات ۔ ج ۔ ۲)

۳۔ عاشقاں جلتے ہیں پروانہ نمن ۔

کرتے ہیں بے رحمی و منگتے جواب

(محمد قلی (ص ۱۴ ۔ کلیات ۔ ج ۔ ۲)

اوپر کے جملوں میں حور، اور یا و کے ذریعہ اصل جملے ملا دیے گئے ہیں ۔

علامت معطوف "کر" بھی دو جملوں کے درمیاں آکر انھیں جوڑنے کا کام دیتی ہے ۔

جیسے: ہوس نے ماں دکھا کر اپنے انداز

کے چمکار کر بازاں کو پرواز

(ابن نشاطی (ص ۷۰ ۔ پھولبن)

جملہ معطوفہ میں کبھی حرف عطف محذوف ہوتا ہے ۔

جیسے: ہمیں عاشق فدائی، فدا ہونا ہمارا اختشام ۔

(وجہی (ص ۲۱ ۔ سب رس)

۲۔ جملہ تردیدیہ

جملہ تردیدیہ وہ مرکب جملہ ہے، جس کے دو یا دو سے زیادہ اصل جملے حروف تردید کے ذریعہ ملائے جائیں اور ان میں سے کوئی ایک

www.taemeernews.com

مراد ہو۔

جیسے : ۱۔ یا دیوانہ ہے یا حضرت پر ایماں نہیں لیایا ہے۔

وجہی (ص ۱۴۱۔ سب رس)

۲۔ یو تینوں جھاڑاں نا مغرب میں نا مشرق میں۔

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۲۲۔ معراج العاشقین)

۳۔ نہ وہاں صاحب جانیا جاتا ہے نا نفر

وجہی (ص ۲۰۵۔ سب رس)

۴۔ نہ چپ رہے تو ٹک دل کوں آرام ہو۔

نہ رونے تے بھی کچھ رواں کام ہو

نصرتی (ص ۱۱۔ گلشن عشق)

اوپر کی مثالوں میں حروف تردید نا اور یا دو جملوں کو ملاتے ہیں لیکن معنوں کے لحاظ سے جدا کرتے ہیں۔

۳۔ جملہ استدراکیہ

جملہ استدراکیہ وہ مرکب جملہ ہے، جس میں حروف استدراک کے ذریعہ کسی شبہ کو دور کرنے کے لیے دو بیانوں کا مقابلہ کیا جاتا ہے

جیسے : ۱۔ موتی یا پنج ہے، ولے صورت میں فرق پڑیا۔

وجہی (ص ۲۵۔ سب رس)

۲۔ نیں سمایا آسمان میں، مگر سمایا ہوں موناں کے دل میں

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۳۱۔ معراج العاشقین)

۳۔ علم الیقین میں آتا، امّا عین الیقین میں دستا نہیں۔

جانم (ص ۴۸۔ کلمۃ الحقائق)

www.taemeernews.com

۴۔ نوز کوں فنا نیں ، بلک ہر وقت ہر ساعت نوز کوں تازگی زیادہ ہوتی ہے ۔

حفیظ قتیل (ص ... میراں جی)

اوپر کی مثالوں میں حروف وصل ، مگر اما اور بلک دو اصل جملوں کو جوڑنے کے لئے استعمال ہوئے ہیں ۔ اور دو بیانوں کا مقابلہ کرکے شبہ کو دور کرتے ہیں ۔

۴۔ جملہ مُعلّلہ

جملہ معلّلہ وہ مرکب جملہ ہے جس میں اصل جملے حروف علت کے ذریعہ جوڑے جائیں اور دوسرا جملہ پہلے جملے کی علت واقع ہو ۔

جیسے ۱۔ ہر رنج کوں راحت ہے کیا واسطے کہ یو عشق ہے ۔

وجہی (ص ۹۸ ۔ سب رس)

۲۔ میں تمنا پیدا کیا صور کام فرمایا اس بدل ایسا صفت خدا کا ہے ۔ حفیظ قتیل (ص ۵۶ ۔ میراں جی خدا نما)

اوپر کے مرکب جملوں میں کیا واسطے کہ ، اس بدل ، حروف علّت ہیں جو دو اصل جملوں کو جوڑ رہے ہیں ۔

۳۔ **ملتف جملہ :۔** ملتف وہ جملہ ہے جس میں ایک اصل جملہ ہو اور اس کے ساتھ ایک یا ایک سے زیادہ تابع جملے آئیں ۔

جیسے ۱۔ انو بولے کہ یو ڈونگر ہے زہد و زرق کا آشیانا ر

وجہی (ص ۵۱ ۔ سب رس)

www.taemeernews.com

۲۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں "شرع میں اللہ کوں دیکھنا خوب ہے۔ خواجہ بندہ نواز (ص ۳۰ معراج العاشقین)

۳۔ عمزا بولیا کہ میرے بھائی کا ناؤں نظر، عجب مرد ہے باخبر

وجہی (ص ۹۰۔ سب رس)

۴۔ دو پروانہ کال ہے، جم یو پانی پیوے

وجہی (ص ۵۷۔ سب رس)

اوپر کی مثالوں میں "کہ" اور "جو" سے پہلے کے جملے اصل جملے ہیں اور بعد کے جملے تابع جملے ہیں۔

تابع جملوں کی قسمیں

ملتف جملوں میں اصل جملوں کے ساتھ ایک یا ایک سے زیادہ تابع جملے ہوتے ہیں۔ تابع جملوں کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ بیانیہ ۲۔ وصفیہ ۳۔ تمیزیہ۔

۱۔ جملہ بیانیہ

جملہ بیانیہ وہ تابع جملہ ہے، جو اصل جملے کا بیان واقع ہو۔

جیسے: ۱۔ وہاں ایک جنا پیدا ہوا صور بولیا کہ میرا تقسیم دیو۔

خواجہ بندہ نواز (مخطوطہ ن ۲۴ ۵ رسالہ شکار نامہ)

۲۔ نظر پوچھیا کہ تمیں کون ہیں؟ کیا نام دھرتے ہیں۔

وجہی (ص ۸۸ سب رس)

۳۔ خدا کہیا، سب شے کوں تبدیل ہے، خدا کی ذات

www.taemeernews.com

تبدیل نیں ۔

حفیظ قتیل (ص ۷۵ میراں جی خدانما)

۴۔ نظر کوں پوچھی، توں کون کدھر تے آیا ۔

وجہی (ص ۸۶ سب رس)

۵۔ جبرائیل کہیا کہ ابراہیم اس بار سب بکریاں دیگا تو پکاروں گا ۔

شمس العشاق (ص ۱۵۱ مخطوطہ تاج الحقائق)

اوپر کی مثالوں میں سب جملے ملتف ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک جملہ جو "کہ" سے پہلے آیا ہے اصل جملہ ہے اور بعد کا جملہ تابع جملہ ہے اور جو کہ اصل جملے کا بیان واقع ہوا ہے ۔

بعض دفعہ علامت "کہ" محذوب بھی ہوتی ہے ۔ جیسا کہ مثال (۳) اور مثال (۴) سے ظاہر ہے ۔

۲۔ جملۂ وصفیہ

جملہ وصفیہ وہ تابع جملہ ہے، جو اصل جملے کے کسی اسم کی صفت کا کام دے ۔ یہ جملہ عموماً ضمیر موصول "جو" یا "جے" سے شروع ہوتا ہے جیسے : ۱۔ مردوہ، جو کوئی نہ کر سکے سو کرے ۔

وجہی (ص ۱۲۷ ۔ سب رس)

۲۔ جو کوئی بولیا اسے شیطان بولتے ہیں ۔

خواجہ بندہ نواز (مخطوطہ ل ۲۴۵ شکار نامہ)

۳۔ جے کوئی محمدؐ کی امت بعیب نا ہوئے گا سو مشرک

خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۲۳ ۔ معراج العاشقین)

www.taemeernews.com

۴۔ سبے کوئی یوں بوجھے ہیں، انو کے نزدیک خدا کتاب ہوا کیا
حفیظ قتیل (ص ۶۲ - میراں جی خدانما)

بعض اوقات ضمیر موصول محذوف بھی ہوتی ہے۔

جیسے: سمجھنے کا پہنچ سو سمجھا کیوں جاتا ہے؟
وجہی (ص ۲۱ - سب رس)

اوپر کے جملے میں "جو" محذوف ہے۔

۳۔ جملہ تمیزیہ

جملہ تمیزیہ وہ تابع جملہ ہے جو اصل جملے کے لیے متعلق فعل کا کام دے اور یہ تابع جملہ عام طور پر وقت، جگہ، طور، سبب یا شرط کے لحاظ سے اصل جملے سے تعلق رکھتا ہے۔

جملہ تمیزیہ کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ جملہ تمیزیہ زمانی ۲۔ جملہ تمیزیہ مکانی ۳۔ جملہ تمیزیہ طوریہ ۴۔ جملہ تمیزیہ معللہ ۵۔ جملہ تمیزیہ شرطیہ۔

۱۔ جملہ تمیزیہ زمانی

جملہ تمیزیہ زمانی وہ تابع جملہ ہے جو اصل جملے کے لیے متعلق فعل زماں کا کام دے۔

جیسے: ۱۔ جو لگ توں ہے تو لگ تیری شیطانی تیرے ساتھ ہے
شمس العشاق (ص ۸۱ - مخطوطہ تاج الحقائق)

۲۔ جو لگن آپس میں اپنے باقی ہے، تو لگن اس میں سن کی مشتاقی ہے
وجہی (ص ۲۳۲ - سب رس)

www.taemeernews.com

۳۔ بزو حیث شوخی سوں آکر کھڑی جب
سو او حیث نظر میری اس پر پڑی تب
محمد قلی (ص ۱۶۸۔ کلیات ۔ ج ۔۱)

اوپر کے جملوں میں جو لگ، جو لگن، جب متعلق فعل زمان ہیں ان کے مقابلہ میں اصل جملوں میں تو لگ، تو لگن اور تب استعمال ہوئے ہیں۔

۲۔ جملۂ تمیزیہ مکانی

جملۂ تمیزیہ مکانی وہ تابع جملہ ہے جو اصل جملہ کے لئے متعلق فعل مکاں کا کام دے۔

جیسے: ۱۔ جدھر تول دیکھتا ہے ادھر خدا تج ہے۔
وجہی (ص ۱۰۲۔ سب رس)

۲۔ جاں معشوق کا ناز ہے، واں عاشق کا گداز ہے۔
وجہی (ص ۲۳۔ سب رس)

۳۔ جہاں بیٹھی دہاں گاتی ذرہ شکتی نئی مرداں سوں۔
پڑا ہے ناؤں دو جگ میں چنچل گاؤں ملالی کا
ہاشمی (ص ۲۱۔ دیوان)

اوپر کی مثالوں میں تابع جملوں میں جدھر، جاں اور جہاں استعمال ہوئے ہیں جو متعلق فعل مکاں ہیں۔ ان کے مقابلہ میں اصل جملوں میں ادھر، واں اور دہاں استعمال ہوئے ہیں۔

www.taemeernews.com

۳۔ جملہ تمیزیہ طوریہ

جملہ تمیزیہ طوریہ وہ تابع جملہ ہے جو اصل جملے کا متعلق فعل ہو اور فعل کے طور کو ظاہر کرے۔

جیسے ۱۔ لوگاں توں جیسا ہے ویسا نہیں دیکھتے۔
حفیظ قتیل (ص ۵۹۔ میراں جی خدا نما۔)
۲۔ تم ہمیں جیوں دکھلائے تیوں تمھیں دیکھو۔
خواجہ بندہ نوازؒ (ص ۲۳۔ معراج العاشقین)

اوپر کی مثالوں میں جیسا اور جیوں متعلق فعل کا کام دے رہے ہیں۔ اور فعل کے طور کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ اصل جملوں میں ویسا اور تیوں استعمال ہوے ہیں۔

۴۔ جملہ تمیزیہ مُعلّلہ

جملہ تمیزیہ مُعلّلہ وہ تابع جملہ ہے جو اصل جملے کا متعلق فعل ہو اور علت یا سبب کو ظاہر کرے۔

جیسے:۔ ۱۔ تیری حقیقت تمام تج پر کھلے گی، کیا واسطہ کہ یو عالم کثیف وہ عالم لطیف۔ شمس العشاق (ص ۷، ۹۔ مخطوطہ تاج الحقائق)
۲۔ جوں دیوے کے گلے میں یوں دیکھنا پیر کا، ہشا ہدا خدا کوں اس بدل کہتے ہیں کہ پیر کی بندگی کرو۔
حفیظ قتیل (ص ۷۹۔ میراں جی خدا نما)

اوپر کے جملوں میں کیا واسطہ کہ اور اس بدل متعلق فعل ہیں اور

www.taemeernews.com

سبب یا علت کو ظاہر کر رہے ہیں۔

۵۔ جملہ تمیزیہ شرطیہ

جملۂ تمیزیہ شرطیہ وہ تابع جملہ ہے جو اصل جملے کا متعلق فعل ہو اور شرط کو ظاہر کرے۔

جیسے :- ۱۔ اگر اس میں تے ایک پردہ اٹھ جاوے تو اس کی آنچ
تے میں جلوں۔

خواجہ بندہ نواز؟ (ص ۱۲۔ معراج العاشقین)

۲۔ گنج قارون اگر اچھے گا تو بی دیتے دیتے سرے گا۔

وجہی (ص ۵۴۔ سب رس)

۳۔ جو آوے سورج نکتے سنگار سوں
تو ہر بال تے راگ نیہہ اچاوے

محمد قلی (ص ۳۶۔ کلیات۔ ح۔ ۱)

اوپر کی مثالوں میں تابع جملوں میں اگر اور جو آئے ہیں اور ان کے مقابلہ میں اصل جملوں میں "تو" استعمال ہوا ہے۔

جملے کی تقسیم (بلحاظ معنی)

معنی کے لحاظ سے جملے کی دو قسمیں ہیں ۱۔ جملہ خبریہ ۲۔ جملہ انشائیہ۔

۱۔ جملہ خبریہ

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس میں کسی واقعے کی خبر دی جائے اور

www.taemeernews.com

اس میں جھوٹ یا سچ کا احتمال ہو۔

جیسے: ۱۔ اس بازار میں چار کمانیاں تھیاں

خواجہ بندہ نواز (مخطوطہ ن ۴۴ د۔ شکار نامہ)

۲۔ جاسوس نظر پھرتے پھرتے ایک شہر میں آیا۔

وجہی (ص ۴۴۔ سب رس)

۲۔ جملہ انشائیہ

جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس میں جھوٹ یا سچ کا احتمال نہ ہو اور اس میں تمنا، استفہام، شرط، مسرت، افسوس، ندا وغیرہ کے معنی پائے جائیں۔

جیسے: ۱۔ بھلے آدمی کاش کہ دنیا میں نا آتے۔

وجہی (ص ۴۸۔ سب رس)

۲۔ کیا خدا ظاہر صورت پکڑ کر آتا ہے؟

وجہی (ص ۱۹۔ سب رس)

۳۔ اگر جیو تے ڈرتا تو کی عشق بازی کرتا۔

وجہی (ص ۳۹۔ سب رس)

۴۔ شاباش! بہوت سمج سوں بات کرتا ہے۔

وجہی (ص ۵۳۔ سب رس)

۵۔ شہ کے غم سوں دل ہے نالاں ہائے ہائے

چک برستے جو ابالاں ہائے ہائے

شاہی (ص ۲۰۷۔ کلیات)۔

www.taemeernews.com

۴۔ ارے بھائی! اٹھتے بیٹھتے، جاگتے سوتے موت کوں یاد کرو۔

شمس العشاق (ص ۱۲۵، مخطوطہ تاج الحقائق)

جملہ کا تجزیہ

تحلیل صرفی

تحلیل صرفی وہ طریقہ ہے جس میں کلموں کی شکلیں بیان کی جاتی ہیں اور ان کا آپس میں تعلق ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس میں کلموں کی بابت مندرجہ ذیل باتیں بیان کی جاتی ہیں۔

اسم۔ قسم (خاص یا عام) جنس (مذکر یا مونث) تعداد (واحد یا جمع) حالت (فاعلی، مفعولی، اضافی، ندائی، خبری اور طوری) اور تعلق۔

صفت۔ قسم، موصوف، جنس، تعداد، تعلق۔

ضمیر:۔ قسم صیغہ (متکلم، حاضر، غائب) جنس، تعداد، حالت، اسم کے ساتھ تعلق۔

فعل:۔ ۱۔ قسم (لازم، متعدی، ناقص، مرکب میں امدادی یا ارتباطی)

۲۔ معروف یا مجہول۔ مثبت یا منفی

۳۔ زمانہ (ماضی، حال، مستقبل، مضارع، امر، نہی)

www.taemeernews.com

۴۔ صیغہ (جنس، تعداد، حالت) تعلق۔

تمیزِ فعل ۔ قسم۔ جنس، تعداد، حالت۔

متعلق فعل، قسم۔ تعلق (فعل کے ساتھ)

حروف ۔ قسم۔ تعلق (کلمے کے ساتھ)

مثال

دنیا دو دیس کی مہمان، ٹھیک پہچان۔

(وجہی (ص ۱۲۹ ۔ سب رس)

دنیا:۔ اسم عام، واحد مونث، حالت، فاعلی۔

دو:۔ صفت عدد معین معمولی، واحد مذکر۔

دیس:۔ اسم عام، واحد مذکر، حالت اضافی۔ مضاف الیہ

کی:۔ حرف، علامت اضافت

مہمان:۔ اسم عام، واحد مذکر، مضاف۔

ٹھیک:۔ متعلق فعل، کیفیت و حالت

پہچان:۔ فعل متعدی مثبت، معروف، امر، صیغہ واحد مذکر

ترکیب نحوی

ترکیب نحوی وہ طریقہ ہے، جس میں جملے کے اجزا الگ الگ کرکے ان میں باہمی تعلق ظاہر کیا جاتا ہے۔

مفرد جملے میں مندرجہ ذیل باتیں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ مسندالیہ ۔ ۲۔ مسندالیہ کے متعلقات ۳۔ فعل

www.taemeernews.com

۴۔ مفعول یا خبر۔ ۵۔ مفعول یا خبر کے متعلقات ۶۔ متعلق فعل

۷۔ ترکیب جملہ۔

مرکب اور ملتف جملوں میں مندرجہ بالا امور کے علاوہ جملے کی قسم اور کلمۂ عطف کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتابوں سے مدد لی گئی :۔

۱۔ قواعدیں

۱۔ ہندوستانی زبان کی قواعد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جان.ٹی. پلیٹس

۲۔ ہندوستانی زبان کی قواعد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جان شکسپیئر

۳۔ دریائے لطافت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سید انشاء اللہ خان انشا

۴۔ قواعد المبتدی ۔۔۔۔۔۔۔۔ مولوی کریم الدین

۵۔ مصباح القواعد ۔۔۔۔۔۔۔۔ فتح محمد خان جالندھری

۶۔ قواعد اردو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولوی عبد الحق

۷۔ اردو صرف و نحو ۔۔۔۔۔۔۔ مولوی عبد الحق

۲۔ لسانیات

1. SUNITI KUMAR CHATTERJI .... INDO ARYAN AND HINDI.

2. Dr. P. D. GUNE ...... AN INTRODUCTION TO COMPARATIVE PHILOLOGY

www.taemeernews.com

3. Dr. S. M. QADRI ZORE ...... HINDUSTANI PHONETICS.

4. 9. J. S. TARAPOREWALA ...... ELEMENTS OF THE SCIENCE OF LANGUAGE

۵۔ لسان و مطالعہ لسان .... مترجمہ حمید اللہ خاں یوسف زئی

۶۔ پنجاب میں اردو ...... — حافظ محمود شیرانی

۷۔ ہندوستانی لسانیات ..... ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور

۸۔ نقوش سلیمانی .... سید سلیمان ندوی

۹۔ آریائی زبانیں .... سدھیشور ورما

۱۰۔ اردو زبان کا ارتقاد .... ڈاکٹر شوکت سبزواری

۱۱۔ زبان اور علم زبان ..... پروفیسر عبدالقادر سروری

۳۔ تاریخ ادب

۱۔ گل رعنا .... عبدالحی

۲۔ محبوب الزمن (تذکرہ شعرائے آصفی)۔ عبدالجبار خاں آصفی

۳۔ تاریخ ادب اردو رام بابو سکسینہ

۴۔ اردوئے قدیم شمس اللہ قادری

۵۔ اردو شہ پارے ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور

۶۔ یورپ میں دکنی مخطوطات ... نصیر الدین ہاشمی

۷۔ دکن میں اردو نصیر الدین ہاشمی

۸۔ اردو کی نشوونما میں صوفیائے کرام .... مولوی عبدالحق
کا کام۔

www.taemeernews.com

۹ قدیم اردو .... مولوی عبدالحق
۱۰۔ دکنی ادب کی تاریخ .... ڈاکٹر زور
۱۱۔ داستان تاریخ اردو ...... پروفیسر حامد حسن قادری۔

۴۔ ادبیات

الف۔ مطبوعات

۱۔ معراج العاشقین ...... خواجہ بندہ نواز رح
۲۔ کلیات محمد قلی قطب شاہ .... مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور
۳۔ کلیات عبداللہ قطب شاہ ... مرتبہ پروفیسر سید محمد
۴۔ نصرتی .... مرتبہ مولوی عبدالحق
۵۔ سب رس .... وجہی
۶۔ قطب مشتری .... وجہی
۷۔ دیوان ہاشمی .... مرتبہ ڈاکٹر حفیظ قتیل
۸۔ مثنوی چندربدن و مہیار ..... مقیمی، مرتبہ محمد اکبر الدین صدیقی
۹۔ علی نامہ .... نصرتی، مرتبہ عبدالمجید صدیقی
۱۰۔ کلیات غواصی .... مرتبہ ڈاکٹر محمد بن عمر
۱۱۔ گلشن عشق .... نصرتی، مرتبہ پروفیسر سید محمد
۱۲۔ پھول بن ... ابن نشاطی، مرتبہ پروفیسر عبدالقادر سروری۔
۱۳۔ کلیات بحری .... مرتبہ حفیظ سید
۱۴۔ میراں جی خدا نما۔ ڈاکٹر حفیظ قتیل

www.taemeernews.com

۱۵۔ کلیات ولی .... مرتبہ احسن مارہروی

۱۶۔ سراج سخن .... مرتبہ پروفیسر عبدالقادر سروری

۱۷۔ کلیات شاہی .... مرتبہ زینت ساجدہ

ب ۔ مخطوطات

۱۔ شکار نامہ .... خواجہ بندہ نوازؒ

۲۔ نوسرہار .... اشرف

۳۔ واحد باری .... اشرف

۴۔ تاج الحقائق .... میراں جی شمس العشاقؒ

۵۔ مغز مرغوب .... میراں جی شمس العشاقؒ

۶۔ توصیف نامہ .... ملا فیروز

۷۔ ارشاد نامہ .... برہان الدین جانم

۸۔ پنج گنج .... برہان الدین جانم

۹۔ کلمۃ الحقائق .... برہان الدین جانم

۱۰۔ گفتار برہان .... برہان الدین جانم

۱۱۔ وصیت الہادی .... برہان الدین جانم

۱۲۔ رموز السالکین .... شاہ امین الدین اعلیٰ

۱۳۔ رسالہ قربیہ .... شاہ امین الدین اعلیٰ

۱۴۔ رسالہ وجودیہ .... شاہ امین الدین اعلیٰ۔

۱۵۔ شرح، شرح تمہیدات عین القضات ۔ میراں جی خدا نما

۱۶۔ مرغوب القلوب .... میراں جی خدا نما

۱۷۔ شمائل الاتقیاء .... میراں یعقوب

www.taemeernews.com

۱۸۔ چارتن .... شاہ داول
۱۹۔ گفتار شاہ امین .... امین الدین بیجاپوری
۲۰۔ چکی نامہ .... فاروقی
۲۱۔ چکی نامہ .... خداوند یاری خدانما۔
۲۲۔ معراج نامہ .... بلاقی